حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ



حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب قبلہ نجفی فاضل عراق

ہمارے شعبہ تبلیغ کی پانچویں پیشکش

تحقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ حنفیہ

اس رسالہ میں مولوی عبدالستار تونسوی - مولوی اللہ یار خاں چکڑالوی
مولوی فیض احمد اویسی - الان الہند لکھنو اور چار یاری مذہب کے
دیگر بلا اجرت وکلاء کے فقہ جعفریہ پر کیے گئے تمام الزامات کا
ٹھوس جواب دیا گیا ہے نیز امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے
بھانت بھانت کے فتووں پر بھی کسی قدر جرح کی گئی ہے

از قلم حقیقت رقم
حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی رفاضل عراق
سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن
لاہور

ہمارے ادارہ تبلیغ کی دیگر مطبوعات

مؤلفہ حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین صاحب نجمی فاضل عراق

جاگیر فدک جس میں مسئلہ فدک پر چار یاری مذہب کے وکلا کے تمام عذر و بہانوں کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بی بی کی صداقت و سچائی کو قرآن و سنت کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے۔ کتاب لاجواب ہے۔ صفحات ۵۰۰ قیمت پچیس روپے

ماتم اور صحابہ اس کتاب میں نوحہ۔ نوحہ گریہ۔ ماتم۔ خونی ماتم۔ فاقہ۔ سر میں خاک ڈالنا۔ سیاہ لباس پہننا۔ شبیہ ذوالجناح۔ علم مبارک اور عزاداری امام مظلوم پر چار یاری مذہب کے دیگر تمام اعتراضات کا قرآن و سنت کی روشنی میں ٹھوس جواب دیا گیا ہے۔ صفحات ۲۵۰ قیمت دس روپے

سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم اس کتاب میں اہلسنت کے اس مفروضہ کا ٹھوس جواب دیا گیا ہے کہ عمر صاحب مولا علیؑ کا داماد تھا۔ مولوی محمد صدیق تاندلیانوی اور چار یاری مذہب کے دیگر بلا اجرت وکلا کا قرضہ پرافٹ سمیت لوٹایا گیا ہے۔ صفحات ۴۰۴ قیمت اکیس روپے

کلمہ طیبہ اس رسالہ میں علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل کے جزو ایمان ہونے پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ صرف

قول مقبول فی وحدۃ بنت الرسول زیر طبع ہے

منتظمین شعبہ نشر و اشاعت

اظہر حسن خاں۔ محمد افضل حیدری

فہرست

غرض تالیف

ایک رسالہ "آئینہ شیعہ نما" مولفہ فیض احمد اویسی سنی۔ ایک رسالہ "حقیقت فقہ جعفریہ" مولفہ عبدالستار تونسوی سنی اور ایک رسالہ "نفاذ شریعت" مولفہ امان اللہ ملک ایل ایل بی ایڈووکیٹ گجرات پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان تینوں رسالوں میں غریب شیعوں پر ہر قسم کا کیچڑ اور گندگی اچھالی گئی ہے اور فقہ جعفریہ کو غلط انداز میں پیش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے اور ملک نعمان و مروان کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ شیعوں کے فقہ جعفریہ کے نفاذ کا مطالبہ حقیقت میں اسلام کی مخالفت ہے۔ پس ہم معاویہ خیلوں کو یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ شیعہ قوم دین اسلام کی مخالف نہیں ہے بلکہ فقہ نعمان کی مخالف ہے۔ نیز پاکستان میں سنی بھائیوں نے جس اسلام کو تین حصوں میں بانٹا ہوا ہے دیوبندی اسلام بریلوی اسلام۔ وہابی اسلام۔ اس تقسیم کا نتیجہ یہ ہے کہ خود سنی بھائی ایک دوسرے کے اسلام کے دشمن ہیں یہ سب مل کر ایک اسلام کیوں نہیں اختیار کرتے۔ شیعان حیدر کرار نا جیوں کی پرواہ چڑھائی ہوئی فقہ سے بیزار ہیں ہم شیعوں کا اسلام فقہ جعفریہ ہے اور یہی سچا اسلام ہے اس فقہ جعفریہ کو

بدنام کرنے کی خاطر ہمارے سنی دوستوں نے چند رسالے تحریر کئے ہیں اور ہمارے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ رواداری کا ثبوت اپنی تحریر میں نہیں دیا دفاع کا حق ہر انسان کو ہے۔ لہذا دفاع کی خاطر ہمیں بھی مجبوراً قلم اٹھانا پڑا اور اس رسالہ میں ہم نے سنی فقہ کے پول کھولے ہیں۔ اور حنفیوں کے امام اعظم نعمان کے بھانت بھانت کے فتوؤں پر جرح کی ہے اور ہمارا مقصد صرف بدزبان ملاؤں کو لگام دینا ہے کسی سنی بھائی کی دلآزاری مقصود نہیں ہے یہ رسالہ ورسی مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر ذرا جلدی میں تحریر کیا ہے اگر کہیں کوئی خامی نظر آئے تو امید ہے کہ قارئین نظر انداز فرمائیں گے۔

اس رسالہ کی تحریر میں ہمارے معاون خصوصی عزیزم احمد حسن خان آف محمد علی والا رہے ہیں دعا ہے کہ خداوند کریم عزیز کو اپنی توفیقات خاصہ سے نوازتا رہے

خادم فقہ جعفریہ

غلام حسنین نجفی

سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام۔ ماڈل ٹاؤن

ایچ بلاک لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

دور حاضر میں جب پاکستان کی غرض تخلیق کو پورا کرنے کے لیے اسلامی نظام نافذ کرنے کا نعرہ بلند کیا گیا تو شیعہ سُنی اس نعرے میں متحد تھے لیکن جب مقصد پورا ہوتا نظر آیا تو سنی بھائیوں نے اسلامی نظام کی بجائے فقہ نعمان کو پیش کیا۔ چونکہ چودہ سو برس کی تاریخ گواہ ہے کہ شیعان حیدر کرار کے نزدیک اسلامی نظام سے مراد فقہ جعفریہ ہے لہٰذا شیعوں نے مطالبہ کیا کہ سُنی بھائی فقہ نعمان پر عمل کریں اور ہم فقہ جعفریہ پر عمل کریں گے۔ بجائے اس کے کہ سنی بھائی افہام و تفہیم سے کام لیتے دو عدد رسالے مذمت فقہ جعفریہ میں لکھ کر شیعوں کے دکھے ہوئے زخموں کو اور دکھا دیا۔ لہٰذا ہم طلبہ جامع المنتظر نے ان رسالوں کے جواب دینے کی خواہش استاذنا المکرم سے کی۔ تاکہ چوہا خواب میں بھی اپنے آپ کو اونٹ تصور نہ کرے اور سُنی یہ نہ سمجھیں کہ بس ہم نے شیعوں کو تحقیق کی چکی میں پیس ڈالا ہے۔ علامہ صاحب قبلہ کے ہم شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنی تدریسی مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر مخالف کے اعتراضات کا ٹھوس جواب دیا ہے اور فقہ نعمان کے بھانت بھانت کے فتووں پہ کچھ جرح بھی کی ہے

ہمارا مقصود قطعاً سُنی عوام کی دلآزاری نہیں ہے بلکہ ان کے علماء کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ "ننگی نہا دُھڑا ں کی اور نچوڑنا کی" آپ جس فقہ کے پاسبان ہیں وہ جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی ہے آپ پہلے اس کی مرمت کریں شیعان حیدر کرار سے الجھنے کی کوشش مت کریں۔

نوٹس۔ یہ رسالہ صرف شیعہ بھائیوں کے لئے تحریر کیا گیا ہے دوسرے مذاہب اسے نہ ہی خریدیں اور نہ ہی پڑھیں کیونکہ یہ جوابی کارروائی ہے اور اس کو پڑھنے کیلئے حوصلہ چاہیئے کیونکہ

ع کہیں ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

ناشر: خادم فقہ جعفریہ۔ اظہر حسین خاں آف محمد علی والا ضلع سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ لاھلہا

فقہ کی تعریف

الفقہ فی الاصطلاح ھو العلم بالاحکام الشرعیۃ الفرعیۃ عن ادلتھا التفصیلیۃ (معالم الاصول)

ترجمہ: تفصیلی دلیلوں سے احکام شرعیہ فرعیہ کو جاننا

تفصیلی دلیلوں سے مراد قرآن اور سنت ہے۔ اور سنت سے مراد قول رسولؐ عمل رسول اور تقریر رسول ہے۔ اور ان تینوں کے بیان میں جو الفاظ مسلمانوں تک پہنچے ہیں ان کو حدیث و روایت کہتے ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک سنت وہ معصوم ہے جن کا بیان شیعوں کے بارہ اماموں میں سے کسی ایک نے فرمایا ہے چونکہ اہل سنت کے خلفاء اپنے ملک میں شیعوں پر اور ان کے اماموں پر ظلم کرتے رہے ہیں لیکن امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانے میں بنو امیہ اور بنو عباس کی آپس میں خلافت کے بارے میں لڑائی ہو گئی پس شیعوں کو کچھ آزادی مل گئی اور انہوں نے مذکورہ دونوں اماموں کی خدمت میں پہنچ کر سنت رسولؐ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کیں۔ اور ان دونوں اماموں سے احادیث کی زیادہ مقدار روایت کی گئی ہے۔ چونکہ احادیث کے الفاظ سے جو احکام سمجھے جاتے ہیں انہی کو علم الفقہ کہتے ہیں اور احادیث تو زیادہ مقدار میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ذریعے سے شیعوں تک پہنچی ہیں۔ پس انہی کی مناسبت سے شیعہ فقہا اپنی فقہ کو فقہ جعفریہ کہتے ہیں ورنہ [illegible] کو فقہ علویہ، فقہ حسینیہ، فقہ [illegible]، فقہ سجادیہ

الی آخرہ کہا جا سکتا ہے۔ شیعوں میں بارہ اماموں کو مجتہد اور فقیہ نہیں کہا جاتا کیونکہ مجتہد یا فقیہ وہ ہوتا ہے جس کا علم کچھ مقدار یقینی اور کچھ مقدار ظنی ہوتا ہے۔ نیز ان کا علم کسبی ہوتا ہے اور خطا سے معصوم بھی نہیں ہوتے۔ اور امام کا علم تمام کا تمام یقینی ہوتا ہے۔ اور وہبی ہوتا ہے اور امام خطا سے بھی پاک ہوتا ہے۔ شیعہ راویوں نے اپنے اماموں سے جب سنت رسول کو احادیث و روایات کی صورت میں بیان کیا تو بعد میں انہی احادیث سے شیعوں کے یہاں کتب احادیث مرتب ہوئیں۔ شیعوں میں حدیث کی کتابیں بہت ہیں لیکن ہم صرف چند کا تذکرہ بطور مثال پیش کرتے ہیں

۱۔ کافی شریف: یہ چھ جلدوں میں ہے اور اس میں سولہ ہزار ایک سو ننانوے حدیث درج ہے اس کے مؤلف شیخ ابو جعفر محمد ابن یعقوب کلینی ہیں۔ ان کی وفات ۳۲۹ھ میں ہوئی ہے

۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ: اس میں نو سو چوالیس احادیث درج ہیں۔ اس کے مؤلف شیخ ابو جعفر محمد بن بابویہ قمی ہیں۔ انہوں نے ۳۸۱ھ میں وفات پائی ہے۔

۳۔ تہذیب الاحکام: اس میں تیرہ ہزار پانچ سو نوے احادیث درج ہیں

۴۔ الاستبصار: اس میں پانچ ہزار پانچ سو گیارہ احادیث درج ہیں۔

ان دونوں کے مؤلف شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی ہیں۔ اور انہوں نے ۴۶۰ھ میں وفات پائی ہے۔

۵۔ وسائل الشیعہ: یہ بچاس جلدوں میں ہے اس کے مؤلف شیخ حر عاملی ہیں۔

۶۔ بحار الانوار: یہ ستائیس جلدوں میں ہے اس کے مؤلف علامہ محمد باقر مجلسی ہیں۔

۷۔ الوافی: ۳ جلد۔ اس کے مولف جناب محسن فیض کاشانی ہیں۔

۸۔ مستدرک الوسائل۔ ۳ جلد۔ اس کے مؤلف مرزا حسین نوری ہیں۔

۹۔ کمال الدین۔ علی ابن بابویہ اس کے مؤلف ہیں۔

۱۰۔ الخصال۔ اس کے مولف شیخ صدوق ہیں۔

نوٹ: ان احادیث کی کتابوں سے جو علماء احکام شرعیہ کا مخصوص شرائط کے ساتھ استنباط کرتے ہیں ان کو فقہاء و مجتہدین کہا جاتا ہے اور ان احکام کو علم الفقہ کہا جاتا ہے۔ شیعوں میں فقہ کی کتابیں بہت ہیں یہاں چند کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ جواہر الکلام۔ ۴۴ جلد۔ مؤلف رئیس الفقہا شیخ محمد حسن نجفی۔

۲۔ مفتاح الکرامہ۔ مؤلف آقا رضا ہمدانی

۳۔ ذخیرۃ الاحکام۔ مؤلف فاضل استرآبادی

۴۔ الحدائق الناضرہ۔ مؤلف شیخ یوسف بحرانی

۵۔ ریاض المسائل

۶۔ مسالک الافہام۔ مؤلف شہید ثانی زین الدین علی بن احمد

۷۔ المبسوط۔ مؤلف شیخ طوسی

۸۔ الخلاف۔ مؤلف شیخ طوسی

۹۔ المقنع۔ مؤلف شیخ صدوق قمی

۱۰۔ المقنعہ۔ مؤلف شیخ مفید بن محمد

۱۱۔ شرح مختصر النافع۔ مولف ابن فہد حلی احمد بن محمد

۱۲۔ التذکرہ۔ مؤلف علامہ حلی حسن بن یوسف

۱۳۔ تبصرہ۔ مؤلف علامہ حلی حسن بن یوسف

۱۴۔ منتہی۔ مؤلف علامہ حلی حسن بن یوسف

۱۵۔ قواعد الاحکام۔ مؤلف علامہ حلی حسن بن یوسف

۱۶۔ المختلف۔ مؤلف علامہ حلی

۱۷۔ التحریر۔ مؤلف علامہ حلی

۱۸۔ السرائر۔ مؤلف محمد بن ادریس

۱۹۔ معتبر۔ مؤلف ابوالقاسم جعفر بن حسن محقق حلی۔

۲۰۔ الکافیہ۔ مؤلف ابی الصلاح حلبی۔

۲۱ - البیان } مولف
۲۲ - دروس } شہید اول
۲۳ - ذکریٰ } شمس الدین محمد
۲۴ - الفیہ }

۲۵ - الوسیلہ - مؤلف محمد بن علی بن حمزہ
۲۶ - شرح لمعہ دمشقیہ - مولف شہید ثانی
۲۷ - غنیہ - مولف سید ابی المکارم بن زہرہ
۲۸ - المراسم - مولف سالار بن عبد العزیز دیلمی
۲۹ - مہذب - مؤلف قاضی بن البراج
۳۰ - المہذب - مولف ابن فہد حلی
۳۱ - الموجز - مولف ابن فہد حلی
۳۲ - جامع المقاصد - مولف محقق
ثانی شیخ علی کرکی۔
۳۳ - الفقہ - مولف کاظم طباطبائیؒ
۳۴ - مستمسک العروہ - مولف سید محسن حکیم
۳۵ - مفتاح کتب اربعہ - مولف
سید مہدی موسوی
۳۶ - جامع الفروع - مولف آقا حسین بروجردی
۳۷ - الفتاوی الواضحہ - مولف سید باقر صدر

۳۸ - الفقہ الاسلامی - مؤلف
سید باقر شیرازی
۳۹ - الفقہ الصادق - مولف
محمد صادق روحانی
۴۰ - وسیلۃ النجاۃ - مؤلف
ابو الحسن اصفہانی
۴۱ - ذخیرۃ المعاد - مولف شیخ زین الدین
۴۲ - ارشاد المبتدین - مولف سید محمد تقی
۴۳ - مناسب الانوار - مولف
شیخ اسد اللہ کاظمینی
۴۴ - دُرّ ثمین - شیخ مرتضیٰ انصاری
۴۵ - المکاسب - مرتضیٰ انصاری
۴۶ - العروۃ الوثقیٰ - کاظم یزدی
۴۷ - تنقیح العروہ
مولف ابو القاسم خوئی مدظلہ
۴۸ - تحریر الوسیلہ - مولف
آقا روح اللہ خمینی مدظلہ
۴۹ - شرائع الاسلام - مؤلف محقق حلی
۵۰ - منہاج الصالحین - مؤلف محسن حکیم مدظلہ

ذرائے ۔ شیعوں نے جو کتابیں ۔ احادیث ۔ تفاسیر ۔ فقہ ۔ تاریخ ۔ علم رجال علم اصول الفقہ ۔ علم النحو ۔ علم صرف ۔ علم منطق ۔ علم فلسفہ ۔ علم بلاغت علم عروض ۔ علم تجوید ۔ علم اشتقاق ۔ علم طب ۔ علم ادب کی لکھی ہیں اگر کوئی شخص ان کی تفصیلات معلوم کرنا چاہے تو آغا بزرگ طہرانی کی کتاب الذریعہ الی تصانیف الشیعہ کو پڑھے ۔ مذکورہ کتاب گیارہ جلدوں میں شیعہ کتب کی ایک چھوٹی سی فہرست ہے ۔

مولانا عبدالستار تونسوی کے نظریات کا جواب

ا ۔ مولانا موصوف نے اپنے رسالہ حقیقت فقہ جعفریہ کے صفحہ نمبر ۳ پر یوں گلفشانی کلام کی ہے کہ شیعہ فقہ جعفریہ کی آڑ میں اسلامی نظام کے نفاذ کی مخالفت کر رہے ہیں ۔

جواب :-

تونسوی صاحب کو لمبی داڑھی کے ساتھ جھوٹ بولنے اور مکر و فریب کرنے سے شرم ہی نہیں آتی ۔ شیعوں نے کبھی بھی اسلامی نظام کی مخالفت نہیں کی ۔ بات دراصل یہ ہے کہ اسلامی نظام دراصل اس وقت چھ صورتوں میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے ۔

ا ۔ فقہ جعفریہ ۲ ۔ فقہ حنفیہ ۳ ۔ فقہ مالکیہ

۴ ۔ فقہ حنبلیہ ۵ ۔ فقہ شافعیہ ۶ ۔ مسلک اہلحدیث

دنیا میں اس وقت تمام مسلمان مذکورہ چھ فرقوں میں تقسیم ہیں اور سب کے

سب اسلام کے دعوے دار ہیں اور ہر فرقہ اسلام کو اپنی فقہ اور مسلک کی صورت میں پیش کرتا ہے اور دوسروں کے پیش کردہ اسلام پر تنقید کرتا ہے بلکہ مخالفت کرتا ہے۔ پس ہم شیعان حیدر کرار اس اسلام کے مخالف نہیں جسے پیغمبر اسلام نے پہنچایا ہے۔ کیونکہ اہل البیت ادری بما فی البیت۔ گھر والے زیادہ جانتے ہیں کہ اس گھر میں کیا ہے۔

پیغمبر اسلام نے جو اسلام پہنچایا تھا آنجناب کے اہلبیت اس اسلام کو دوسرے لوگوں سے بہتر جانتے تھے اور اہلبیت ہی نے وہ اسلام ہم شیعوں تک پہنچایا ہے۔ پس صحیح اسلام ہمارے پاس ہے اور حنفی حضرات جس اسلام کو فقہ حنفیہ کی شکل میں پیش کرتے ہیں ہم اس کو اسی طرح قبول نہیں کرتے جس طرح مالکی۔ شافعی۔ حنبلی اور اہلحدیث اسے قبول نہیں کرتے

خلاصہ

ہم اسلام کے مخالف نہیں ہیں ہم فقہ نعمان کے مخالف ہیں اور تونسوی کا یہ کہنا کہ اسلامی نظام کے اعلان سے شیعہ رؤساء، علماء، وکلاء مجتہدین حضرات کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ یہ تونسوی کی مکاری ہے۔ جواباً ہم بھی کہتے ہیں کہ نفاذ فقہ جعفریہ کے مطالبہ سے تونسوی جیسے مناظر اور ایمان اللہ لک جیسے ایل ایل بی اور اس کے استاد مولوی اللہ یار خاں کے گھر مرگ عثمان ہو گئی ہے۔

تونسوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۶ پر اپنے صداقت دشمن سے اس طرح ابدا نیوتی اگلے ہیں کہ شیعوں کے عقیدہ میں ابوبکر اور عثمان وغیرہ نے نبی کریم کے بندین کو بگاڑ دیا تھا اور جناب امیر نے ان بگڑے ہوئے دین کی اصلاح کرنا

ضروری نہیں سمجھا۔ پس شیعوں کو اسی بگڑے ہوئے دین پر چلنا چاہیئے۔

جواب۔

تونسوی صاحب کیوں تجاہل عارفانہ کرتے ہو۔ چودہ سو برس سے شیعہ سنی کا یہی تو جھگڑا ہے۔ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام میں سے ابوذرؓ سلمانؓ مقدادؓ۔ عمارؓ۔ بلالؓ۔ ابو ایوب انصاریؓ وغیرہ نے نبی کریمؐ سے جو احادیث معتبر طریق سے نقل کی ہیں وہ حجت ہیں اور حضرت علیؑ سے لیکر امام مہدیؑ تک آئمہ اہلبیتؑ نے جو احادیث نبوی بیان فرمائی ہیں اور صحیح اسناد سے ہم تک پہنچی ہیں وہ حجت ہیں

خلاصہ

مذکورہ ہستیوں نے اسلام کی جو تشریح کی ہے اور جو شکل و صورت پیش کی ہے ہم اسی کو صحیح اسلام اور دین محمدی سمجھتے ہیں۔ اور اہل سنت کے بزرگوں نے مثلاً ابو ہریرہ، ابو بکر۔ عمر۔ عثمان۔ نعمان۔ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ بخاری مسلم۔ غزالی۔ رازی۔ ابن تیمیہ۔ ابن عربی اور ابن کثیر وغیرہ نے جو شکل و صورت اسلام کی پیش کی ہے چودہ سو برس کی تاریخ گواہ ہے کہ شیعہ اسے کسی قیمت پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ جناب امیرؑ نے شیخین کے بگڑے ہوئے اسلام کی اصلاح فرمائی تھی۔ البتہ آنجناب نے اپنی رعایا کو اس پر چلنے کیلئے مجبور نہیں کیا تھا اور یہی انصاف ہے کہ حاکم اپنی رعایا کو اپنے عقیدہ پر چلنے کے لئے مجبور نہ کرے اور نہ ان کا قتل عام کرے۔

۳۔ تونسوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۸ پر یہ گوہر افشانی بھی کی ہے کہ شیعوں کو ان کے اماموں نے تقیہ کا حکم دیا تھا۔ پس شیعہ تقیہ میں رہیں اور خفیہ مذہب

مطالبہ نہ کریں۔

جواب

تقیہ کوئی بری بات نہیں ہے کیونکہ اہلسنت ، کی بخاری شریف میں لکھا ہے قال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ کہ تقیہ قیامت تک جائز ہے۔ نیز نبی کریم اور ابوبکر بھی تین دن تک تقیہ کر کے غار میں چھپے رہے تھے۔ نیز سنیوں کا امام اعظم ابو حنیفہ بھی تقیہ کر کے زید ابن علی کی طرفداری کرتا تھا۔ ثبوت تاریخ خمیس صفحہ ۲۲۴ جلد ۲

نیز بخاری شریف ذکر اسلام عمر میں لکھا ہے کہ اسلام لانے کے بعد عمر صاحب بھی گھر میں تقیہ کر کے بیٹھ گئے تھے۔ نیز عثمان صاحب بھی موت سے پہلے چند دن تقیہ کر کے گھر میں بیٹھے رہے۔ نیز معاویہ بھی فتح مکہ سے پہلے چند دن تقیہ میں رہا۔ نیز معاویہ اور حجاج کے زمانے میں اہلسنت کے بڑے بڑے بزرگ تقیہ میں رہے۔ پس شیعوں کو ان کے اماموں نے اس وقت تقیہ کا حکم دیا تھا۔ جب اہلسنت کے خلفاء اور حکام ان پر ظلم کرتے تھے اور ان کو قتل کرتے تھے۔ پس شیعوں نے اپنی جان بچانے کی خاطر تقیہ کیا اور اس میں کیا حرج ہے۔ اب جبکہ شیعوں کو جان کا خطرہ نہیں رہا تو تقیہ کی ضرورت بھی نہیں پس شیعوں کا یہ جائز مطالبہ ہے کہ ہم اپنے امور زندگی میں فقہ جعفریہ پر عمل کریں گے اور دیگر مذاہب اسلام اپنی اپنی فقہ پر عمل کریں۔

۴۔ تونسوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۹ پر یہ فریب کاری بھی کی ہے کہ شیعوں نے انگریز کے زمانہ میں یا پاکستان بننے کے بعد لیاقت علی خاں سے شیعہ نواز بھٹو تک فقہ جعفریہ کا مطالبہ کیوں نہ کیا۔

جواب۔ بھٹو صاحب کا نام اہلسنت ملوانوں کے دل پر نشتر کا کام کرتا ہی

رہے گا۔ تونسوی کو مکروفریب سے شرم کرنی چاہیے۔ انگریز کے زمانے میں جبکہ تعداد اسلام عدالت میں قبول تھا وہ طلاق، نکاح، میراث کے احکام تھے۔ اور شیعوں کے لیے ان تینوں امور میں فقہ جعفریہ کے مطابق اور سنیوں کے لیے فقہ حنفیہ کے مطابق فیصلے ہوتے تھے۔ اور ہمارا اس دعوے پر عدالت کا ریکارڈ گواہ ہے۔ اب جبکہ عدالتی امور میں اہلسنت چاہتے ہیں کہ فقہ حنفیہ رائج ہو تو ہم ملوں کا یہ جائز مطالبہ ہے کہ ہمارے لیے تمام عدالتی کاروائی فقہ جعفریہ کے مطابق کی جائے۔

۵۔ تونسوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۸ پر یہ فریب کاری بھی کی ہے کہ فقہ جعفریہ نہ تو رسول اللہ سے منسوب ہے اور نہ ہی جناب علیؑ سے لے کر امام محمد باقرؑ تک کسی امام سے منسوب ہے بلکہ صرف امام جعفر صادق کی طرف منسوب ہے اور یہ جھوٹ ہے۔

جواب

ہم تو مولوی عبد الستار کو پڑھا لکھا آدمی سمجھتے تھے لیکن موصوف کا رسالہ پڑھنے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ موصوف یا تو علم اصول فقہ اور علم فقہ سے ناواقف ہیں یا جان بوجھ کر ملک میں شیعہ سنی فساد برپا کرنا چاہتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ فقہ کے احکام احادیث سے لئے جاتے ہیں اور شیعوں کی حدیث کی کتابیں وہ ہیں کہ نبی کریمؐ اور حضرت علیؑ سے لیکر امام مہدی تک تمام معصوموں کی حدیثیں تحریر ہیں اور فقہ جعفریہ کو فقہ نبویہ، علویہ، حسنیہ، حسینیہ، سجادیہ کہنا درست ہے۔ اگر تونسوی کی یوں تسلی نہیں ہوتی تو ہم عرض کرتے ہیں کہ فقہ حنفیہ نہ ہی

رسول اللہ سے منسوب ہے اور نہ ہی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و یزید سے منسوب ہے۔ یہ فقہ صرف ابو نعمان ابوحنیفہ کی طرف منسوب ہے اور حضرت نعمان کی فقہ وہ ہے جس میں کتے کا چمڑہ بھی پاک سمجھا جاتا ہے۔ پس ایسی فقہ کو ہم نہیں مانتے۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے ہم اس فقہ پر عمل کریں گے جو ہمارے بارہ اماموں کے ارشادات کی روشنی میں درست ہے۔

۶ - تونسوی صاحب نے اپنے رسالہ کے صـ۱۵ میں یہ پُر فریب چال بھی چلی ہے کہ فقہ جعفریہ کو امام صادق نے نہ ہی دیکھا تھا اور نہ ہی اس پر عمل کیا تھا۔ اور نہ ہی اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

جواب۔

تونسوی صاحب جان بوجھ کر تجاہل عارفانہ کرتے ہیں۔ فقہ وہ علم ہے اور احکام ہیں جو نبی کریم اور آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی احادیث کی روشنی میں حاصل کیے جاتے ہیں۔ فقہ جعفریہ نبی کریم اور آئمہ اہلبیت کے ارشادات کی روشنی میں حاصل کی گئی ہے۔ پس فقہ جعفریہ کے وہی احکام ہیں جن پر نبی کریم اور آئمہ اہلبیت نے خود بھی عمل فرمایا ہے اور اپنے شیعوں کو اس پر عمل کرنے کا حکم بھی دیا ہے

اگر تونسوی صاحب کی تسلی نہ ہوئی تو پھر ہم یوں عرض کریں گے کہ فقہ حنفیہ کا بانی نعمان (ابوحنیفہ) امام اعظم ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ لہذا فقہ حنفیہ کو نہ ہی رسول اللہ نے دیکھا اور نہ ہی اس پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ پس فقہ نعمان جھوٹ کا پلندہ ہے اور جس طرح فقہ نعمان کو اہلسنت کے دوسرے مذہب تسلیم نہیں کرتے اسی طرح ہم شیعان حیدر کرار بھی فقہ حنفیہ کو

ہیں مانتے۔

۔۔۔ تونسوی نے اپنے رسالہ کے صد ۱۲ میں بے حیائی کی بھی کی ہے کہ مدینۃ طیبہ
۔۔۔ آنحضرت کے مبارک دور سے فقہ اہلسنت پر عمل رہا ہے اور امام جعفر
۔۔۔ اذاں نماز، روزہ، عبادات ومعاملات تمام امور زندگی میں انکی فقہ پر عمل پیرا
۔۔۔ رہے ہیں۔

جواب۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ ــــ عبدالستار تونسوی صاحب جھوٹ
۔۔۔ نے تمام باڈر کراس کر گئے ہیں۔ کیونکہ اہلسنت کی کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ
۔۔۔ کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ نعمان صاحب ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں مر گئے
۔۔۔ اور امام مالک ۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں مر گئے اور امام شافعی ۱۵۰ھ
۔۔۔ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۴ھ میں مر گئے اور امام احمد حنبل ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے
۔۔۔ اور ۲۴۱ھ میں مر گئے۔ پس نبی کریم کے مدینہ طیبہ میں آنے کے بعد ۸۰ھ تک
۔۔۔ اہلسنت کے کسی امام کا دنیا میں وجود ہی نہیں تھا لہذا ان کی چاروں فقہ کو نہ
۔۔۔ ہی نبی کریم نے دیکھا ہے اور نہ ہی ان پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن یہ غلط
ہم تونسوی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس بات پر ہم سے مناظرہ
کر لیں اور ثابت کریں کہ اہل مدینہ رسول اللہ کے مبارک دور سے حنفیوں
کی فقہ پر عمل پیرا تھے۔

کتاب تتمۃ المنتہی صد ۳۳۶ میں لکھا ہے کہ عباسی خلیفہ ابوالعباس
احمد قادر باللہ حنبل کا سن وفات ۴۴۳ھ ہے اس زمانہ میں اہل اسلام کا اختلاف

دعوی کیا تھا جو کہ گیا تھا کہ اسلام ایک مذاق بن گیا۔ پس قہر بالله نے دانشور
کی ایک میٹنگ بلائی اور اختلاف کی روک تھام کے لیئے یہ طے کر دیا کہ تمام
مذاہب کے رؤسا کو جمع کیا جائے اور انہیں ایک ایک لاکھ درہم بیت المال
میں جمع کرانے کا حکم دیا جائے تاکہ ان کا مذہب سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے
حنفی ۔ مالکی ۔ شافعی ۔ اور حنبلی لوگوں نے ایک ایک لاکھ درہم دے کر اپنے
اپنے مذہب کو رجسٹرڈ کروا لیا۔ اس زمانے میں شیعوں کے بڑے عالم اور مجتہد
علی ابن الحسین سید مرتضیٰ علم الہدیٰ تھے۔ انہوں نے ۸۰ ہزار درہم دینے کی
پیشکش کی تھی لیکن حکومت کی مطلوبہ رقم پوری نہ ہونے کی وجہ سے فقہ جعفریہ
کو سرکاری طور پر تسلیم نہ کیا گیا۔

خلاصہ

تونسوی صاحب عوام کو چکر نہ دیں شیعہ اسلام کے مخالف نہیں ہیں
بلکہ فقہ نعمان کے مخالف ہیں۔ شیعوں کے تین امام رسول اللہ کے زمانے میں
موجود تھے۔

۱۔ حضرت علیؑ ۲۔ حضرت امام حسنؑ ۳۔ حضرت امام حسینؑ

اور ان تینوں کی پرورش رسول اللہ نے کی۔ ان کے خون اور گوشت کو نبیؐ نے
اپنا خون اور گوشت فرمایا۔ ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کی نافرمانی
کو اپنی نافرمانی۔ ان کی محبت کو ایمان اور ان کے بغض کو نفاق سے تعبیر فرمایا۔
اور فقہ حنفیہ کے بانی نعمان صاحب تو نبی کریمؐ سے تقریباً ستر سال بعد پیدا ہوئے
ہیں۔ اہل سنت کی کتاب شذرات الذہب صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے

نعمان لہٗ دار کبیر، نعل تخت ... صناع

کہ نعمان صاحب ایک بہت بڑا گھر تھا اور اس گھر میں نعمان کا ٹھیکہ بھی کا

بہت بڑا کاروبار تھا

معلوم ہوا کہ حضرت نعمان بہت بڑے جولاہے تھے۔ پس کہاں ایک بہت

جولاہا اور کہاں دین اسلام۔ جولاہا مسلمان تو ہو سکتا ہے لیکن امت محمدی کا

امام نہیں ہو سکتا۔ چونکہ نعمان صاحب جولاہے تھے لہذا چار حرف پڑھنے کے بعد

ایسے بے تکے فتوے دیئے کہ شرم سے تمام عالم اسلام کی گردن جھک گئی ہے۔ یہ

ری نعمان کا ہی فقہ اکبر میں ہے کہ ووالدانہ ... ماتا علی الکفر کہ نبی

کریم کے والدین (معاذ اللہ) کفر کی حالت میں مرے ہیں۔

پس ہم ایسے بے ادب امام کی فقہ نہیں مانتے۔ طبقات الشافعیہ میں لکھا

ہوا ہے کہ کوئی ہاشمی حضرت علیؑ پر کسی غیر کو ترجیح نہ دے گا اور آنجناب سے

کسی کو افضل نہ سمجھے گا۔ اور ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں پاکستان کا کوئی سید

امام اعظم (جولاہے) کو امام جعفر صادق علیہ السلام (جو کہ نبی کریم کے فرزند ہیں) پر

ترجیح نہیں دے گا۔

۸۔ تونسوی صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۲ میں یہ چال بھی چلی ہے کہ امام جعفر

صادقؑ کی وہی فقہ ہے جو انہوں نے اپنے شاگردان رشید ابو حنیفہ، مالک اور دیگر

اکابر اہلسنت کو تعلیم فرمائی تھی۔ پس یہی فقہ حنفیہ حقیقت میں فقہ جعفریہ ہے۔

جواب۔

تونسوی صاحب! کیا آپ کا ذہنی توازن تو خراب نہیں ہو گیا؟ اگر امام

جعفر صادقؑ آپ کے تمام بزرگوں کے استاد ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اہلسنت کے امام بخاری اور مسلم نے اپنی حدیث کی کتابوں میں ان سے حدیث کیوں نہیں لی یا آپ کی فقہ کی کتابوں میں امام جعفر صادقؑ کے فرامین کیوں مذکور نہیں اور اس فقہ حنفیہ کو فقہ جعفریہ کا نام کیوں نہیں دیا جاتا۔ فقہ حنفیہ کو فقہ جعفریہ کہنا یہ چودھویں صدی میں آپ کا ڈھکوسلا اور سفید جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین

۹۔ تونسوی صاحب نے اپنے رسالہ کے صد۱۲ میں اس فریب سے بھی کام لیا ہے کہ شیعہ کی کتب حدیث یا کتب فقہ نہ ہی امام جعفر صادقؑ نے خود تحریر فرمائی ہیں اور نہ ہی اپنے شاگردوں کو لکھوائی ہیں پس شیعہ اپنی فقہ کو فقہ جعفریہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔

تونسوی صاحب! نبی اور امام خود کتابیں نہیں لکھتے اور نہ ہی کسی کو پاس بٹھا کر لکھواتے ہیں بلکہ لوگ انبیاء اور آئمہ کے ارشادات سنتے ہیں اور پھر عامۃ الناس خود ہی انہیں لکھتے ہیں اور وہ فرامین حدیث کہلاتے ہیں اور ان سے جو احکام سمجھے جاتے ہیں وہ احکام فقہیہ کہلاتے ہیں اور آپ کی الٹی منطق نے تو اہلسنت کے تمام مذہب کا جنازہ نکال دیا ہے کیونکہ آپ کی کتب احادیث یا کتب فقہ نہ تو رسول اللہ نے لکھی اور نہ لکھوائی ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ اہلسنت کی تمام کتابیں جھوٹ کا پلندہ ہیں اور اہلسنت کے کسی مذہب کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے مذہب کو نبی کریمؐ یا کسی صحابی کی طرف منسوب کر سکے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو مزید سنیئے۔

آپ کے مذہب کی پہلی مایہ ناز کتاب موطأ ہے جسے آپ کے امام مالک نے تحریر کیا ہے۔ مالک ۹۳ھ میں پیدا ہوا تھا اور ۱۷۹ھ میں مر گیا تھا۔ پس یہ کتاب رسول کریمؐ کے تقریباً سو سال بعد لکھی گئی ہے جس وقت کہ تمام صحابی بھی مر گئے تھے پس یہ کتاب جھوٹ کا پلندہ ہے۔

آپ کی دوسری مایہ ناز کتاب صحیح بخاری ہے جسے محمد بن اسماعیل نے لکھا ہے اور یہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوا ہے اور ۲۵۶ھ میں وفات پائی ہے۔ لہذا یہ کتاب نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو سال بعد لکھی گئی ہے۔ پس بخاری شریف بھی جھوٹ کا پلندہ ہے کیونکہ اس کے صحیح ہونے کی نہ ہی نبی کریمؐ نے اور نہ ہی کسی اور صحابی نے تصدیق کی ہے۔

آپ کی تیسری مایہ ناز کتاب صحیح مسلم ہے جسے مسلم بن حجاج نے تحریر کیا ہے یہ ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور ۲۶۸ھ میں وفات پائی ہے پس یہ کتاب بھی نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو چالیس برس بعد لکھی گئی ہے پس یہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔

آپ کی چوتھی مایہ ناز کتاب سنن ابی داؤد ہے جسے سلیمان بن اشعث نے لکھا ہے۔ یہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور ۲۷۵ھ میں وفات پائی ہے پس یہ کتاب بھی نبی کریمؐ سے تقریباً دو سو پچیس برس کے بعد لکھی گئی ہے لہذا یہ کتاب بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔

تونسوی صاحب! ہماری طرف سے آپ کو چیلنج ہے کہ آپ ثابت کریں کہ آپ کی کوئی کتاب خواہ حدیث کی ہو خواہ فقہ کی ہو نبی کریمؐ کے زمانے میں یا

خلفا کے زمانے میں تحریر کی گئی ہو۔ عبدالملک کے زمانے سے پہلے جو کہ ۲۶ھ میں خلیفہ بنا ہے۔ آپ ثابت نہیں کر سکتے کہ آپ کے مذہب کا کوئی ٹوٹا پھوٹا رسالہ بھی حدیث میں تحریر ہوا ہو بلکہ آپ کے نامور ناز خلیفے ابوبکر و عمر حدیث لکھنے کے سخت مخالف تھے۔ اور انہوں نے لکھی ہوئی حدیثوں کو اسی طرح جلایا ہے جیسے کہ آپ کے عثمان صاحب نے قرآن پاک جلایا ہے

تونسوی اور ملک صاحب نے اپنے رسالوں میں دل کی بھڑاس یوں بھی نکالی ہے کہ شیعہ مذہب کی کتب احادیث کے راوی جھوٹے ہیں پس فقہ جعفریہ جھوٹ کا پلندہ ہے

جواب۔

مثل مشہور ہے کہ چھاج کو چھلنی کیا طعنہ دے گی جبکہ خود اس میں بے شمار چھید ہیں۔ ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں کہ اہلسنت کی کتب احادیث کے راوی جھوٹے ہیں پس فقہ حنفیہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔ بلکہ راوی کی شان اور ہے اور خلیفے اور امام کی شان اور ہے۔ اور اہلسنت کے امام اور خلیفے بھی قابل اعتبار نہیں ہیں۔ نمونہ کے طور پر ہم بعض کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۱۔ اہل سنت کا پہلا مایۂ ناز خلیفہ اور راوی ابوبکر ہے۔ بخاری شریف کتاب الخمس گواہ ہے کہ اس نے نبی کریم کی بیٹی کا حق غصب کر کے رسول اللہ کو اذیت دی ہے اور جس نے نبی کو اذیت دی ہے اس پر قرآن پاک میں لعنت کا ذکر ملتا ہے۔ نیز ادب المفرد کتاب الدعا میں حضورؐ نے فرمایا۔ یا ابا بکر الشرک فیکم اخفیٰ من دبیب النمل۔ کہ شرک تم میں چیونٹی کی چال

سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔ بحر موطا امام مالک کتاب الجہاد میں ہے کہ
حضورؐ نے ابوبکر کے بارے میں فرمایا۔ ما ادری ما تحدثون بعدی
کہ نہ معلوم آپ میرے بعد کیا کیا بدعات کریں گے۔ بحر مسلم شریف کتاب البغی
میں ہے کہ حضرت عمر نے اقرار کیا ہے کہ جناب امیرؑ اور جناب عباس ابن عبدالمطلب
ابوبکر کو کاذبا۔ آثما۔ خائنا۔ غادرا۔ جھوٹا۔ گنہگار۔ خیانت کار اور دغاباز جانتے
تھے۔ فقہ حنفیہ کے مایہ ناز راوی ابوبکر کے بھی وارے وارے جاؤں۔ کیا شان
ہے راوی کی۔ اگر مذکورہ صفات والے [illegible] کر خلفاء کی لسٹ میں گنجائش نکل
سکتی ہے تو حنفیوں کو بھی حضرت شداد کو قبول کرنا ہے۔

۲۔ اہلسنت کا دوسرا مایہ ناز خلیفہ اور راوی عمر فاروق ہے۔ مسلم شریف باب
ترک الوصیۃ میں ہے کہ عمر صاحب نے نبی پاک کے بارے میں کہا تھا کہ معاذاللہ
تم معاذاللہ نبی پاک کو ہذیان ہو گیا ہے (یعنی وہ بک رہا ہے) یہ عمر صاحب
قائل نزل اللہ نبی اور حدیبیہ میں نبوت پہ شک کرنے والا ہے۔ خیبر اور احد میں جہاد
سے بھی بھاگنے والا ہے۔ اس خلافت کے بھی وارے وارے جاؤں جس میں
مایہ ناز خلیفہ عمر ہے اور اس فقہ کے بھی قربان جاؤں جس کی حدیثوں کا راوی عمر
صاحب ہے

کتاب الملل والنحل جلد اول ذکر بارہ اختلافات میں لکھا ہے کہ حضورؐ پاک نے
لعنت مونت فرمایا تھا۔ لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ
کہ جو لشکر اسامہ کے ساتھ نہ جائے اس پہ اللہ کی لعنت ہو۔ ابوبکر اور عمر بھی
اس لشکر میں تھے اور ساتھ نہیں گئے تھے۔ بلکہ واپس آگئے تھے۔

خنفیہ چلے چلے ! جن لوگوں پر نبی لعنت فرمائے وہ ﷺ خلیفہ بے حنیفے بھی ہیں راوی اور امام بھی ہیں۔ چشم بد دور (نستالا نظر نہ سکے) انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ فقہ جعفریہ والے ایسے راویوں کو چھوڑ دیں جن پر امام نے لعنت فرمائی ہو اور فقہ حنفیہ والے ایسے خلیفوں کو چھوڑ دیں جن پہ نبی نے لعنت فرمائی ہے۔ اور پھر حساب کر کے دیکھیں کہ گھاٹے میں کون ہے؟

۳۔ اہلسنت کے ایک اور نایہ ناز خلیفہ اور راوی عثمان صاحب بھی ہیں بخاری شریف باب جمع القرآن میں لکھا ہے کہ اس شخص نے قرآن جلا دئے تھے اور اسی خدمت دین کے صلے میں اصحاب نبی نے اسے قتل کر دیا تھا اور بی بی عائشہ نے بھی اس کے قتل کا حکم دیا تھا۔

۴۔ اہلسنت کی حدیثوں کی ایک اور نایہ ناز راویہ بی بی عائشہ بھی ہے کتاب اضواء علی السنۃ المحمدیہ صفحہ ۲۰۲ میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ نے بی بی عائشہ سے کہا تھا تشغلک عنہ المراۃ والمکحلۃ کہ شیشے اور سرمے کی کارروائی نے نبی کی حدیثیں یاد کرنے سے آپ کو باز رکھا ہے۔

سبحان اللہ کیا شان بیان کی ہے ابوہریرہ نے بی بی عائشہ کی۔ معلوم ہوا کہ حنفیوں نے خذوا شطر دینکم عن ھذہ الحمیرا کہ آدھا دین حمیرا سے لو۔ یہ ایک ڈھکوسلا بنا رکھا ہے۔ کیونکہ بی بی عائشہ کو ہار سنگار اور میک اپ سے فرصت ہی کہاں ملتی تھی۔ جواب کیسے کتنے بھی اسی بی بی کو ہی بھونکے تھے اور عثمان صاحب کے قتل کا فتوے صادر فرما کر

انہیں بھی اسی نے ذبح کروایا ہے

۵۔ اہلسنت کی فقہ کا ایک اور مایہ ناز راوی طلحہ بھی ہے۔ تفسیر فتح القدیر سورہ احزاب میں لکھا ہے کہ اسی طلحہ نے آرزو کی تھی کہ نبی مر گئے تو میں بی بی عائشہ سے نکاح کروں گا۔ ماں سے نکاح کرنے والا راوی فقہ نعمان کو مبارک ہو

۶۔ اہلسنت کی احادیث کا ایک راوی عبداللہ ابن مسعود بھی ہے۔

تفسیر اتقان میں لکھا ہے کہ یہ قرآن پاک کی آخری دو سورتوں کا منکر تھا۔ پس قرآن پاک کا منکر راوی فقہ نعمان کو ہی مبارک رہے

۷۔ فقہ حنفیہ کا ایک اور مایہ ناز راوی عبداللہ ابن عباس بھی ہے۔

مروج الذہب ذکر عبداللہ بن زبیر میں لکھا ہے کہ ابن عباس متعہ کو جائز جانتا تھا اور حنفی لوگ متعہ کو زنا سمجھتے ہیں پس زنا کو جائز جاننے والا راوی فقہ نعمان کو مبارک ہو۔

۸۔ فقہ حنفیہ کا ایک اور مایہ ناز راوی عبداللہ ابن زبیر بھی ہے۔

الامامت والسیاست، ذکر جمل میں لکھا ہے کہ حواب کے مقام پر جھوٹی گواہی اسی نے دلوائی تھی۔ پس یہ جھوٹ کا کاروباری راوی سنی بھائیوں کو مبارک ہو۔

۹۔ اہلسنت کا ایک اور مایہ ناز راوی ابوہریرہ بھی ہے

کتاب اضواء علی السنۃ المحمدیہ ذکر ابوہریرہ میں لکھا ہے کہ اسے ابوبکر و عمر و عثمان اور حضرت علی علیہ السلام جھوٹا سمجھتے تھے اور ایک مرتبہ حضرت عمر نے جھوٹی حدیثیں بیان کرنے کی بابت اس کی ٹھکائی بھی کی تھی۔ چار یاروں کی نظر میں کذاب راوی فقہ نعمان کو مبارک ہو۔

۱۰۔ اہلسنت کا ایک مایۂ ناز راوی انس بن مالک بھی ہے۔
کتاب اضواعلی السنتہ المحمدیہ ذکر ابوہریرہ میں لکھا ہے کہ نعمان صاحب انس بن مالک کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ حنفی بھائیو! مبارک مبارک۔

۱۱۔ اہلسنت کی فقہ کا ایک راوی عمرو بن عاص بھی ہے۔
تذکرہ خواص الامہ میں لکھا ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چار آدمیوں نے دعوے کیا تھا کہ یہ ہمارا نطفہ ہے پس ایسا پاکیزہ نسب راوی فقہ نعمان کو مبارک ہو۔

۱۲۔ اہلسنت کا ایک مایۂ ناز راوی ابوموسیٰ اشعری بھی ہے۔
کتاب الاستیعاب ذکر ابوموسیٰ اشعری اور عبداللہ بن قیس بن سلیم میں ہے کہ یہ حضرت علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔ پس دشمن علیؑ راوی فقہ نعمان کو مبارک

۱۳۔ سنی بھائیوں کا ایک راوی عبداللہ بن عمرؓ بھی ہے۔
بخاری شریف کتاب الفتن میں لکھا ہے کہ اسی عبداللہ نے یزید کی بیعت کی تھی۔ پس یزید ملعون کی بیعت کرنے والا راوی فقہ حنفیہ کو مبارک

اگر ضرورت پڑی تو ہم طبقہ ثانی کے رواۃ مثلاً مجاہد۔ عکرمہ حسن بصری۔ عطا ابن رباح وغیرہ کے بھی پول کھولیں گے۔

ابو حنیفہ، نعمان، امام اعظم کی پوزیشن

مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس نے نعمان کو کافر لکھا ہے۔
اور نیز ابن جوزی نے اپنی کتاب المنتظم میں نعمان کی مذمت کی ہے۔
امام غزالی نے بھی ایک کتاب المنخول نامی نعمان کی مذمت میں تحریر کی
ہے اور خطیب بغدادی نے تو تاریخ بغداد میں حد ہی کر دی ہے۔ ہم
صرف تاریخ بغداد جو اہلسنت کی معتبر کتاب ہے اہلسنت کے معتبر امام
اعظم نعمان کی مذمت نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور اگر ہمارے
حنفی بھائیوں کی تسلی نہ ہوئی تو پھر ایک مستقل کتاب نعمان پر لکھیں گے۔

بانی فقہ حنفیہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی کی شان کتب اہل سنت کی روشنی میں

دین اسلام کو سب سے زیادہ نقصان ابو حنیفہ نے پہنچایا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۶ ذکر نعمان
مؤلف، حافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی۔

عن اسحاق بن ابراھیم الحنینی قال قال مالک

ما ولد فی الاسلام مولود أضرّ علی اہل الاسلام
من ابی حنیفہ

ترجمہ۔ اسحق بن ابراہیم کہتا ہے کہ حضرت مالک فرماتے تھے کہ
کوئی بچہ اسلام میں ایسا نہیں پیدا ہوا کہ جس نے ابوحنیفہ سے
زیادہ اسلام کو نقصان پہنچایا ہو۔

نوٹ۔ مناظر اہلسنت عبدالستار تونسوی کو مبارک ہو۔ علامہ صاحب آپ
کے عقیدہ میں سنیوں کے چاروں امام برحق ہیں۔ پس آپ کے امام مالک کی
زبانی آپ کے امام اعظم کی مذمت بھی برحق ہے۔

ابوحنیفہ کا فتنہ ابلیس کے فتنہ سے سخت تھا

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۶

عن مالک بن انس قال کانت فتنۃ ابی حنیفہ
اضرّ علی ہذہ الامۃ من فتنۃ ابلیس

ترجمہ۔ مالک بن انس فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ کا فتنہ اس امت کے
لئے ابلیس کے فتنہ سے زیادہ نقصان دہ تھا۔

نوٹ۔ اہل سنت کے مناظر اعظم!! ملاحظہ فرمایا آپ نے، کہ آپ کے
امام صاحب کی آپ کے بزرگوں نے کیا تعریف کی ہے۔

ابو حنیفہ کا فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۱۹۶

عن عبدالرحمٰن بن مہدی یقول ما اعلم فی الاسلام فتنۃ بعد فتنۃ الدجال اعظم من رأی ابی حنیفۃ۔

ترجمہ۔ عبدالرحمان کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اسلام میں دجال کے فتنہ کے بعد ابو حنیفہ کی رائے سے کوئی بڑا فتنہ ہو۔

نوٹ۔ تونسوی صاحب مبارک ہو۔ یہ ہیں آپ کے مائیہ ناز امام جن کی فتنہ سامانیاں آپ بیچارے پاکستانی مسلمانوں پر ٹھونسنا چاہتے ہیں۔

ابو حنیفہ نے اسلامی مسلمین کے پیچ ڈھیلے کیے ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۹۸

اہل سنت کی کتاب تاریخ صغیر ص ۱۷۱

عن سفیان ثوری اذ جاءہ نعی ابی حنیفہ فقال الحمد للہ الذی اراح المسلمین منہ لقد کان ینقض عری الاسلام عروۃ عروۃ ما ولد فی الاسلام

مولود اشأم علی اھل الاسلام منه

ترجمہ۔ سفیان ثوری کو جب ابو حنیفہ کی موت کی خبر پہنچی تو اس نے شکر خدا کیا اور کہا کہ ابو حنیفہ اسلام کی رسی کے پیچ و پیلے کرتا تھا اور اسلام میں ابو حنیفہ سے زیادہ بدبخت کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا

نوٹ۔ تونسوی صاحب مبارک ہو ؂

گر قبول افتد زہے عزو شرف

نبی پاک نے ابو حنیفہ کے فتووں پر عمل کرنے سے منع کیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل سنت کی کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۴۰۲

محمد بن حماد یقول رأیت النبی فی المنام فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی النظر فی کلام ابی حنیفة واصحابہ انظر فیھا واعمل علیھا قال لا۔ لا۔ لا

ترجمہ۔ محمد بن حماد کہتا ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ کو دیکھا اور عرض کی کہ حضورؐ ابو حنیفہ کے مسئلوں پر کیا عمل کرنا جائز ہے۔ حضورؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔ نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔

ابو حنیفہ کی کتاب الحیل کی شان

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد صفحہ ۴۲۵ ج ۱۳

ابن مبارک کہتا ہے کہ جو شخص ابو حنیفہ کی کتاب الحیل پڑھ لے تو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر سکتا ہے۔

مولوی ابن مبارک کہتا ہے۔ ما ادری وضع کتاب الحیل الا شیطان کہ کتاب الحیل کسی شیطان نے بنائی ہے۔

ابن مبارک کہتا ہے کہ جس نے کتاب الحیل بنائی ہے وہ ابلیس سے زیادہ شریر ہے اور جو شخص کتاب الحیل کو پڑھے اس کی عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

نوٹ۔ تو سنی صاحب دیکھا کہ آپ کے امام کی مایہ ناز تصنیف کی آپ کے بزرگوں نے کیسی مٹی پلید کی ہے۔ کیا اسی امام کی فقہ پر ناز کرتے ہو۔ وار سے وار سے جاواں۔

ابو حنیفہ کی کتابیں نہ پڑھی جاتی تھیں نہ پڑھا جاتا تھا

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد صفحہ ۴۲۵ ج ۱۳

ابن مبارک کہتا ہے وہ مجلس کہ جس میں نبیؐ پر کبھی درود نہیں پڑھا گیا وہ مجلس ابو حنیفہ کی تھی۔

اور قیس ابن ربیع کہتا ہے کہ ابو حنیفہ اجہل الناس تھا۔

حق ابو حنیفہ کے فتویٰ کی مخالفت میں ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد ص۴۵۷ ج۱۳

عمر بن قیس کہتا ہے جس نے حق ڈھونڈنا ہو وہ کوفہ میں آئے۔ ابو حنیفہ کا فتویٰ معلوم کرکے اس کی مخالفت کرے

اور اسی کتاب کے ج۱۳ ص۴۰۹ میں لکھا ہے کہ ابو بکر بن عیاش کہتا ہے سود اللہ وجہ ابی حنیفہ کہ خدا ابو حنیفہ کے چہرے کو سیاہ کرے

نیز اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ اسود بن سالم کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کا نام لینا مسجد میں جرم ہے۔

نیز ص۴۱۳ پر لکھا ہے کہ سفیان ثوری کہتا ہے کہ ابو حنیفہ ضال اور مُضِل تھا۔ یعنی وہ خود گمراہ تھا اور دوسروں کو گمراہ کرتا تھا۔

نیز ہارون بن یزید کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کے پیروکار نصاریٰ کے مشابہ ہیں۔

نیز امام شافعی کہتا ہے میں نے ابو حنیفہ کے پیروکاروں کی ایک کتاب دیکھی جس میں ۱۳۰ ورق تھے۔ اس میں سے ۸۰ قرآن وسنت کے خلاف تھے

نوٹ۔ مناظر اعظم تونسوی صاحب! دیکھا اپنے مایۂ ناز امام کی تعریف اسے غور سے پڑھنا انشاء اللہ چمن خاطر میں بہار آجائے گی۔

ابوبکر کی گواہی کہ ابو حنیفہ نے دین محمدؐ کو بدل دیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۳

محمد بن عامر الطائی بیان کرتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دمشق سے دو بوڑھے نکلے ہیں۔ ایک نے دوسرے کے بارے میں کہا کہ تو نے دین محمدؐ کو بدل دیا ہے۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ یہ ابوبکر ہے اور دوسرا دین کو بدلنے والا ابو حنیفہ ہے۔

نیز اسی صفحہ میں لکھا ہے۔ کہ ابن ابی شیبہ کہتا ہے کہ ابو حنیفہ یہودی ہے۔ نیز اسی صفحہ میں ہے۔ علی بن جریر نے ابن مبارک کو بتایا کہ کوفہ میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو ابو حنیفہ کو نبی سے زیادہ عالم جانتے ہیں۔

نیز صفحہ ۴۱۳ میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری کہتا تھا کہ ابو حنیفہ نہ قابل اعتماد تھا اور نہ دیانتدار تھا۔

نیز صفحہ ۴۱۸ میں لکھا ہے کہ خود امام احمد بن حنبل فرماتے تھے کان ابو حنیفہ یکذب کہ ابو حنیفہ جھوٹ بولتا تھا۔

اور صفحہ ۴۲۲ پر لکھا ہے کہ عمرو بن علی ابو حفص کہتا ہے کہ ابو حنیفہ حافظ حدیث نہیں تھا۔

اور صفحہ ۴۲۱ میں لکھا ہے کہ احمد بن شعیب نسائی کہتا ہے کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی حدیث میں معتبر نہیں ہے۔

نوٹ :- مناظر اعظم لدھیانوی صاحب! شیعوں کو چھیڑنے سے پہلے اپنے مذہب کی کتاب تاریخ بغداد کی تیرھویں جلد میں اپنے امام اعظم کی شان ملاحظہ کر لیتے تو آپ کے لئے بہتر تھا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ابو حنیفہ کے جنازہ پر عیسائیوں کے پادری

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد صفحہ ۴۲۳

بشیر ابن ابی اظہر نیشاپوری کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا ہے اور اس پر سیاہ چادر ہے اور اس کے ارد گرد عیسائیوں کے پادری تشریف فرما ہیں میں نے پوچھا کہ یہ جنازہ کس کا ہے۔ بتایا گیا کہ ابو حنیفہ کی میت ہے۔ میں نے یہ خواب ابو یوسف کو سنایا۔ اس نے کہا بھیا برائے مہربانی کسی اور کو نہ سنانا۔

ابو حنیفہ کا دعویٰ کہ اگر نبی کریم زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد صفحہ ۳۹۰ ج ۱۳

قال ابوحنیفہ لو ادرکنی النبی وادرکتہ لاخذ بکثیر من قولی

ترجمہ۔ ابو حنیفہ کہتا تھا کہ اگر میں اور نبی کریم ایک زمانے میں جمع ہوتے تو بہت سے مسئلوں میں حضورؐ میرے فتوے کو لیتے۔

نوٹ۔ ملاحظہ اعظم تونسوی صاحب! دیکھا آپ نے کہ آپ کے امام نے وہ دعویٰ کیا ہے جو مرزائیوں کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی نہیں کیا تھا۔ گویا ابوحنیفہ مرزا صاحب سے بھی چار قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔

ابوحنیفہ کے نزدیک مومن کی شان

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد صفحہ ۳۷۴ ج ۱۳

سفیان ثوری اور شریک اور حسن بن صالح اور ابن ابی لیلیٰ نے مل کر کسی آدمی کو اس مسئلہ کی خاطر ابو حنیفہ کے پاس بھیجا کہ

ما تقول فی رجل قتل اباہ و نکح امہ و شرب الخمر فی راس ابیہ فقال مومن۔

کہ اس مرد کے بارے میں تیرا کیا فتویٰ ہے جو اپنے باپ کو قتل کرے اور اپنی ماں سے نکاح کرے۔ اور اپنے باپ کی کھوپڑی میں شراب پیئے۔ ابوحنیفہ نے کہا میرے نزدیک وہ مومن ہے

نوٹ۔ تونسوی صاحب! آپ نے حقیقت فقہ جعفریہ پر رسالہ لکھ کر اپنے حنفی بھائیوں کی رسوائی کا سامان مہیا کیا ہے۔ آپ اس امام کی فقہ کے پیروکار

ہیں جن کے نزدیک ماں سے زنا کرنے والا بھی مومن ہے۔ فقہ حنفیہ بلکے بلکے جس میں باپ کا قاتل بھی مومن اور اس کے سر کی کھوپڑی میں شراب پینے والا بھی مومن ہے۔ ایسی رذیل فقہ سے ہماری تو ہزار توبہ

ابو حنیفہ کے نزدیک جوتے کی پوجا

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی کتاب تاریخ بغداد صت ۳۷۲ ج ۱۳

یحیٰ ابن حمزہ کہتا ہے کہ میں نے ابو حنیفہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی مرد خدا کی خاطر کسی جوتے کو پوجے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

نوٹ۔ مناظر اعظم تونسوی صاحب! ایسے امام کی فقہ آپ کو مبارک!

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت امام اعظم کا ابو بکر کے ایمان کے بارے میں فتویٰ

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد صت ۳۷۳ ج ۱۳

لبا اسحاق الفزاری یقول سمعت ابا حنیفہ یقول ایمان ابوبکر الصدیق و ایمان ابلیس واحدٍ

ترجمہ ابا اسحاق کہتا ہے میں نے ابو حنیفہ سے سنا تھا کہ وہ کہتا

تھا کہ ابوبکر صدیق کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہے۔

نوٹ:- اہل سنت کے مناظر اعظم تونسوی صاحب! آپ نے فقہ جعفریہ کی مذمت میں رسالہ لکھ کر تمام اہلسنت کو شرمندہ کرنے کا سامان مہیا کیا ہے۔ آپ نے حقیقت فقہ جعفریہ کی مذمت میں رسالہ لکھ کر غریب شیعوں کی غیرت کو للکارا ہے۔ شیعہ بے غیرت نہ تھے کہ چپ بیٹھے رہتے۔ پس ہم نے دفاعی کاروائی کی خاطر قلم اٹھایا ہے اور آپ کی فقہ اور آپ کے اماموں کے کچھ پول کھول دیئے ہیں اور آئندہ کے لئے انتظار کریں۔

علامہ صاحب دراصل آپ کو جو درد زہ شروع ہوا ہے وہ مرتے دم تک آپ کے ساتھ رہے گا اور آپ کی کھجلی کے لئے کسی افلح کی ضرورت ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ ملک میں فتنہ وفساد برپا کیا ہے ورنہ شیعہ سنی علماء نے باہم یہ طے کیا تھا کہ یہ دونوں مذہب اپنی اپنی فقہ پر عمل کرنے میں آزاد ہوں گے لیکن آپ جیسے شرپسند عناصر نے دونوں مذہبوں کو آپس میں لڑانا خدمت دین اسلام سمجھ رکھا ہے۔ افسوس ہے تمہاری ناکام کوششوں پر۔

آپ نے اپنے رسالہ میں شیعہ راویوں پر تنقید کر کے یہ سوچا کہ بس ہم نے شیعوں کو تحقیق کی چکی میں پیس ڈالا ہے لیکن ہم نے آپ کے مایۂ ناز امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی کے وہ پول کھول دیئے ہیں کہ اگر آپ میں کچھ بھی شرم وحیا ہو تو ڈوب کر مر جائیں۔ اگر ہمت ہے تو آئیے میدان تحریر میں اور ابوحنیفہ کی صفائی پیش کریں۔ لیکن آپ کیا صفائی پیش کریں گے۔

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

امام اعظم کا چالیس سالہ وضو

اہلسنت کی کتاب البدایہ والنھایہ جلد ع۱۰ صـ۱۰۷ میں لکھا ہے۔

ابو حنیفہ مکث اربعین سنۃ یصلی الصبح بوضوء العشاء

کہ امام اعظم چالیس برس تک صبح کی نماز عشا کے وضو سے پڑھتے رہے تھے۔
کیا بات ہے واللہ

اس چالیس سال کے عرصہ میں امام صاحب کی اولاد کیسے پیدا ہوئی۔ یا اس عرصہ میں جو اولاد ہوئی ہے وہ دوپہر کے وقت کی کاشت کاری اور تخم ریزی ہے۔ یہ واقعہ تاریخ خمیس صـ۲۴۷ ج ۲ میں بھی لکھا ہے۔

نیز تاریخ خمیس صـ۲۴۷ ج ۲ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابو حنیفہ نے خواب میں کئی مرتبہ رسول اللہ کی قبر کو کھودنے کی ناکام کوشش کی ہے اور نعمان کے چچوں نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ آپ دولت علم سے مالامال ہوں گے۔ کیا گندہ خواب اور کتنی گندی تعبیر ہے۔

ابو بصیر کی صفائی

مک اور تونسوی نے رجال کشی سے نقل کیا ہے کہ ابو بصیر نے امام کی شان میں ایک جسارت کی تو ایک کتا آیا اور اس کے منہ میں پیشاب کر گیا۔

جواب۔

بالکل درست ہے۔ اگر کوئی امام کی شان میں گستاخی کرے تو اس کے منہ میں کتے کو پیشاب کرنا چاہیے اور جو شخص نبی کریمؐ کی عقل اور دماغ کی شان میں گستاخی کرے اس کے منہ میں خنزیر کو پیشاب کرنا چاہیے۔

جناب عثمان نے قرآن جلائے تھے۔ بخاری شریف باب جمع القرآن ملاحظہ ہو۔

پس اسی بے ادبی کی وجہ سے عثمان صاحب جب اصحاب نبی کے ہاتھوں قتل ہوئے تو تاریخ اعثم کوفی ذکر وفات عثمان میں لکھا ہے کہ کتے اس کی ٹانگ لے گئے۔ ٹانگوں کا جرم یہی تھا کہ میدان جنگ میں رسول کو چھوڑ کر بھاگ جاتی تھیں۔ اور جن کتوں نے ٹانگ اٹھائی تھی انہوں نے عثمان صاحب کی اور بھی بہت کچھ خاطر کی تھی جس کے بیان سے آدمی کو شرم آتی ہے۔

نیز الامامۃ والسیاسۃ میں یہ لکھا ہے کہ بی بی عائشہ جب مقام حواب پر پہنچی تھیں تو چونکہ امام حق سے لڑنے کے لئے جا رہی تھی۔ پس حواب کے کتوں نے اس کے اونٹ کو گھیر لیا۔ ساتھیوں کی وجہ سے بچ بچاؤ ہو گیا ورنہ خیر نہیں تھی

نیز بخاری شریف جلد ۲ صہ ۵۲ کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ ایک سنی صحابی نے رسول کے زمانہ میں صبح کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا اس کے کان میں شیطان پیشاب کر گیا ہے۔

اور آج بھی امان اللہ تک جیسے ایل ایل بی جو صبح کی نماز نہیں پڑھتے ان کے کان میں بھی شیطان پیشاب کرتا ہے۔

نیز بخاری صہ ۱۲۱ ج ۱ کتاب الوضو میں امام زہری کا قول لکھا ہے کہ

کے کتے جو جھوٹے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ نبی کریم کے زمانے میں حضور کی مسجد میں کتے پیشاب کرتے تھے اور حضور اس کو پاک نہیں کرواتے تھے۔

پس اہلسنت کے مذہب میں تو کتے کا پیشاب ابھی پاک ہو گیا۔ مولوی عبدالستار تونسوی کو چاہیئے کہ انہی کتوں کے پیشاب سے وضو کریں۔ تونسوی اور لکاس نے جس واقعہ کو نقل کیا ہے وہ ابوبصیر المقفوف ہے اور شعیب عقرقوفی اس سے روایت کرتا ہے اور یہ ابوبصیر شیعوں کے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہے اور جو معتبر ہے وہ ابوبصیر لیث بن بختری ہے۔

زرارہ کی صفائی

اما السفینۃ فکانت لمساکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبھا وکان ورآءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصباً"

ترجمہ (جناب خضرؑ نے فرمایا) کہ کشتی غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے میں نے اس کو اس لئے عیب دار کیا) کہ جو کشتی صحیح حالت میں ہوتی تھی ایک بادشاہ اس کو چھین لیتا تھا۔

نوٹ:- معلوم ہوا کسی شئے کی حفاظت کی خاطر اس کو عیب دار کیا جا سکتا ہے جیسا کہ خضر نبیؑ نے ان غریبوں کی کشتی کو عیب دار کر دیا تھا تاکہ وہ ظالم بادشاہ نہ چھینے۔ اسی طرح زرارہ آل نبیؑ سے بہت عقیدت رکھتا تھا اور حکام وقت کی نگاہوں میں کھٹکتا تھا اور زرارہ کو سخت خطرہ تھا

کہ کہیں ظالم بادشاہ اس کو قتل نہ کر دے۔ پس امام نے زرارہ کی مذمت فرمائی اور اس کی شخصیت کو دوسروں کی نگاہوں میں عیب دار کر دیا۔

نیز سورۃ یوسف میں ہے جناب یوسفؑ نے اپنے بھائی کی حفاظت کی خاطر اس پر چوری کا الزام لگا دیا تا کہ اس جرم کے الزام کے سبب اسے مصر میں رہنا پڑے۔

نیز بخاری شریف کتاب بدء الخلق ص۱۲۱ ج۔۲ میں لکھا ہے کہ ابراہیم نبی نے تین باتیں خلاف واقعہ فرمائی ہیں۔ اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی بیوی کو بہن کہا تھا اور غرض یہ تھی کہ بیوی کی عزت اس ظالم بادشاہ سے محفوظ رہ جائے۔

معلوم ہوا کہ حفاظت جان و ناموس کی خاطر خلاف واقعہ بیان دیا جا سکتا ہے پس زرارہ کی حفاظت جان کی خاطر امام نے خلاف واقعہ بیان دیا۔ اور اگر تونسوی و لک صاحب کا مقصد یہ ہے کہ خواہ مخواہ شیعوں کو تنگ کیا جائے تو ہم یوں عرض کریں گے کہ کتاب الملل والنحل ص۱۲ ج۔۱ ذکر بارہ اختلاف میں ہے کہ حضورؐ نے ابوبکر و عمر کو حکم دیا تھا کہ وہ لشکر اسامہ کے ساتھ جائیں اور یہ بھی فرمایا کہ لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ کہ خدا اس پر لعنت بھیجے جو لشکر اسامہ میں نہ جائے۔ اور ابوبکر و عمر لشکر اسامہ کو چھوڑ کر واپس مدینے میں آ گئے تھے۔

تونسوی اور لک صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہم ایسے راوی کو چھوڑ دیتے ہیں جس پر امام نے لعنت فرمائی ہے اور آپ ایسے خلیفوں کو چھوڑ دیں جن پر

نبی کریمؐ نے لعنت فرمائی ہے۔

نورہ والی روایت کی صفائی

ملک صاحب نے فروع کافی سے ایک روایت نقل کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے حمام میں نورہ لگایا اور چادر اتاری۔

ہم عرض کرتے ہیں کہ حمام میں نورہ لگانے کی الگ جگہ ہوتی ہے جس میں آدمی کھڑا ہو تو اس میں صرف سر نظر آتا ہے پس اگر امام نے وہاں چادر اتاری ہے تو کیا حرج ہے۔ لیکن اہلسنت کی کتاب بخاری شریف کتاب الوضو صنہ ج ۱ میں لکھا ہے کہ جناب موسیٰ کو ان کی قوم نامرد سمجھتی تھی۔ ایک دن حضرت موسیٰ ایک پتھر پہ کپڑے رکھ کر ننگا نہانے لگے اور وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا حضرت موسیٰ اس پتھر کے پیچھے بھاگے اور ننگے دھڑنگے۔ قوم کی محفل میں پہنچ گئے۔ قوم نے دیکھا کہ موسیٰ نامرد تو نہیں ہے۔ پھر موسیٰ نے کپڑے پہنے اور ڈنڈا لیکر اس پتھر کو مارنا شروع کر دیا بخاری شریف یلے یلے

نبی اللہ کو شرم نہ آئی کہ ننگا دھڑنگا بھاگتا ہوا قوم کی محفل میں آگیا۔ حمام میں بیٹھ کر نورہ لگانا اور بات ہے اور ننگا دھڑنگا دوڑتے ہوئے قوم میں آنا اور بات ہے۔ سنی بھائیوں کی مرضی ہے اگر قبول کر لیے پرائیں تو نبی کا ننگا دھڑنگا قوم میں دوڑنا قبول کر لیتے ہیں اور نہ قبول کرنا ہو تو نورہ والی روایت پر اعتراض کر دیں۔

نیز بخاری شریف صنلا ج ۱ کتاب الوضو میں لکھا ہے کہ ایوب نبی بھی ایک دن ننگے ہو کر غسل کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں سونے کی ایک ٹڈی گری تو

انہوں نے اسے تلاش کرنا شروع کر دیا۔ آواز قدرت آئی کہ الیاس کیوں لالچی ہو گیا ہے۔

نیز اہلسنت کی کتاب مروج الذہب ذکر معاویہ میں لکھا ہے کہ اہلسنت کے مایہ ناز بزرگ عمرو ابن عاص کو جنگ صفین میں جب حضرت علیؑ نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا تو عمرو جان بچانے کی خاطر منہ کے بل زمین پر لیٹ گیا اور مقام شرم کو ننگا کر دیا۔ جناب امیرؑ کو شرم آئی اور واپس لوٹ آئے۔

یہ عمرو بے شرم بھی فقہ حنفیہ کا مایۂ ناز راوی ہے۔

نکاح متعہ

پہلی انگیٹھی کس نے جلائی

مولوی اللہ یار کے شاگرد امان اللہ ایل ایل بی نے اپنے رسالہ لطائف شریعت میں شیعوں کو نکاح متعہ کے بارے میں بہت مطعون کیا ہے — ہم عرض کرتے ہیں کہ اہل سنت کی کتاب مروج الذہب صفحہ ۹ ج ۳ ذکر عبداللہ بن زبیر میں لکھا ہے کہ جناب عبداللہ بن عباس نے عبداللہ بن زبیر کو کہا تھا کہ نکاح متعہ تجھے کیوں چبھتا ہے۔ سَلْ أُمَّكَ تُخْبِرْكَ فَإِنَّ أَوَّلَ مُتْعَةٍ سَطَعَ مِجْمَرُهَا بَيْنَ أَبِيكَ وَأَبِيكَ کہ اے ابوبکر کے نواسے متعہ متعہ تو اپنی ماں سے پوچھ۔ پہلی انگیٹھی نکاح متعہ سے تیری ماں اسماء اور باپ زبیر میں گرم ہوئی تھی۔

جب نکاح متعہ خلیفہ ابوبکر کی بیٹی نے خود کیا ہے تو اہلسنت کو یہ مسئلہ چھیڑنے سے شرم کرنی چاہیئے۔ شاید یہ مسئلہ چھیڑ کر اپنی خلیفہ زادی کی داستانِ انگیختی چھپانا چاہتے ہیں۔

لک صاحب نے نکاح کی بابت جتنے الزام ذکر کئے ہیں وہ لقمے ہمارے چبائے ہوئے ہیں اور کئی دفعہ ہم ان اعتراضات کی دھجیاں اڑا چکے ہیں۔

فیض احمد اویسی۔ عبدالستار تونسوی اور امان اللہ لک ایل ایل بی نے فقہ جعفریہ کا اپنی نادانی کے باعث مذاق اڑایا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ بغل میں چھری اور نام غریب داس۔ یہ لوگ اپنے گمان میں پاکستانی مسلمانوں کے ہمدرد ہیں۔ واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون ۔ (اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرتے ہیں) لیکن حقیقت میں یہی لوگ شرپسند ہیں اور انہیں کی شان میں اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون کہ آگاہ رہو یہ لوگ فساد کرنے والے ہیں لیکن ان کو عقل نہیں ہے۔

چودہ سو برس کی تاریخ گواہ ہے کہ شیعہ فقہ نعمان کو تسلیم کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ پس ان تینوں کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ فقہ جعفریہ کی مذمت میں ان لوگوں نے بہتان تراشیاں کیں۔ انہوں نے فقہ جعفریہ کی مذمت میں رسالے لکھ کر شیعوں کی مذہبی غیرت کو للکارا ہے۔ شیعہ بے غیرت نہیں تھے کہ چپ بیٹھے رہتے دفاع کا حق ہر انسان کو ہے اور ہم بھی ایک قوم ہیں

اور اللہ کے فضل و کرم سے زندہ ہیں۔ ہم نے ایک تو جائز مطالبہ کیا تھا لیکن بجائے ہمارا مطالبہ پورا کرنے کے ہمارے جذبات کو ٹھیس لگائی گئی اور ہماری فقہ کا تمسخر اڑایا گیا۔ پس ہم نے بھی دفاع کی خاطر صرف ۲۰۰ نمونے فقہ حنفیہ سے ایسے پیش کیے ہیں جو فقہ نعمان کی دھجیاں اڑانے کے لیے کافی ہیں اور اگر حنفی اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو ہم انشاء اللہ فقہ نعمان کا مکمل طور پر پوسٹ مارٹم کریں گے۔

ہم نے فقہ حنفیہ کی مذمت میں جتنے حوالہ جات پیش کیے ہیں وہ اہلسنت کی معتبر اور مایہ ناز کتابوں سے پیش کیے ہیں

سنی فقہ میں شان خدا تعالیٰ

۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ خدا کرسی پر بیٹھتا ہے وان لہ اطیطا کاطیط الرحل الجدید اور وہ کرسی یوں چڑچڑاتی ہے جیسے نیا پالان۔

تاریخ بغداد ص ۵۲ ذکر الحسین بن ہبیبا

نوٹ۔ معلوم ہوا کہ سنیوں کا خدا جاہد کھا کھا کر ان ملاؤں کی طرح بڑا موٹا تازہ ہے جس کی وجہ سے کرسی بڑی مشکل سے اس کا بوجھ اٹھاتی ہے۔

۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ قیامت کے دن خدا دوزخ میں اپنی ٹانگ ڈالے گا اور جہنم بھر جائے گا۔ بخاری شریف کتاب التوحید ص ۱۱۰۷ ج ۹

نوٹ۔ فقہ نعمان بلے بلے۔ خدا کی اپنی تو کوئی ٹانگ نہیں ہے البتہ وہ مجرم جس کی ایک ٹانگ کٹنے مدینے میں لے گئے تھے جب تک اس ٹانگ کو خدا

جہنم میں نہ ڈالے گا جہنم کہتا رہے گا ہل من مزید

۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالٰی ربکشف عن ساق اپنی پنڈلی برہنہ کرے گا اور سب مومن سجدے میں جھک جائیں گے۔

بخاری شریف تفسیر سورۃ نون والقلم صفحہ ۱۵۹

نوٹ ۔ اللہ کی اپنی تو کوئی پنڈلی نہیں ہے یہ پنڈلی غالباً اسی مدینے والے مجرم کی ہے جب اللہ مومنوں کو دکھا کر اسے دوزخ میں ڈالے گا تو مومن خوش ہوں گے اور اللہ کے حضور میں سجدہ کریں گے۔

۴۔ سنی فقہ میں ہے کہ خیرہ وشرہ من اللہ تعالٰی کہ نیکی بدی اللہ طرف سے ہے۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۳

نیز سنی فقہ میں ہے کہ کفر اور نافرمانی یہ فعل خود اللہ بندوں میں پیدا کرتا ہے۔ عقائد نسفی صفحہ ۵۵

نوٹ ۔ فقہ نعمان تیرے قربان ۔ اگر برائی اور کفر بندے سے اللہ خود کراتا ہے اور پھر اس برائی اور کفر پہ قیامت کے دن سزا بھی دے گا۔ تو یہ ظلم سے نعوذ باللہ خدا نہ ہوا وہ تو چنگیز خاں ہو گیا

۵۔ سنی فقہ میں ہے کہ امام اعظم نعمان نے خواب میں سو مرتبہ خدا کو دیکھا تھا

الدر المختار صفحہ ۷ دیباچہ

نوٹ ۔ یہ خواب نعمانی خواب شیطانی ہے ۔ موسیٰ نبی اور ہمارے رسول نے تو خدا کو دیکھا نہیں اور نعمان صاحب پیغمبروں سے بھی آگے بڑھ گئے اور خدا کی زیارت کر لی ۔

۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ خدا کی آنکھیں دکھنے کو آئیں تو فرشتوں نے بیمار پرسی کی اور اللہ تعالیٰ نے طوفان نوح پہ اتنا رو یا کہ آشوب چشم ہو گیا۔

منقول از کلید مناظرہ ص ۲۹۶ بحوالہ الملل والنحل شہرستانی۔

نوٹ۔ بلے بلے فقہ نعمان جس نے ایسا خدا پیش کیا کہ جس کی آنکھیں بھی ہیں اور دکھتی بھی ہیں اس کو ہسپتال کی ٹیوب کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ کیا خرافات ہیں کاش یہ بھی بتلا دیا ہوتا کہ کس ہسپتال میں زیر علاج رہا۔

۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ داؤد جوارجی کہتا تھا کہ خدا کی داڑھی اور شرمگاہ کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو اور جو چاہو سو پوچھ لو۔ جسم۔ گوشت۔ خون اعضاء اور بال گھنگھریالے اور کالے رکھتا ہے۔

منقول از کلید مناظرہ ص ۲۹۵ بحوالہ الملل والنحل شہرستانی

نوٹ۔ سنیوں کا خدا ایک تو داڑھی نہیں رکھتا یعنی کھودا ہے اور دوسرے عورت و مرد والی شرمگاہ میں سے کوئی بھی نہیں رکھتا یعنی خسرا ہے۔ باقی سب ٹھیک ہے۔ ایسا خدا سنی بھائیوں کو مبارک رہے۔

سنی فقہ میں نبوت کی شان

۸۔ سنی فقہ میں ہے ان لبعض الناس ذہب الی اللہ کان کافرا قال السدی کان علی دین قومہ اربعین سنۃ کہ بعض سنیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی پاک ابتدا میں (معاذ اللہ) کفر پر تھے۔

اور سنی مولانا سدی کبیر جس کی شاہ عبدالعزیز نے اپنے تحفہ کے بدحہ ۱۹

میں اس کے اہلسنت ہونے کی تصدیق کی ہے۔ یہی سُدّی کہتا ہے
کہ حضورؐ چالیس برس تک اپنی کافر قوم کے باطل دین پر تھے۔

تفسیر کبیر ص۲۲۴ پ۳۰ آیت "ووجدک ضالا"

نوٹ۔ فقہ نعمان تیرا اللہ حافظ ہے۔ مذکورہ عقیدہ بالکل غلط ہے کیونکہ حضورؐ نے تو فرمایا ہے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی میں تھے۔

۹۔ سنّی فقہ میں ہے کہ والدا رسول اللہ ماتا علی الکفر۔ نعمان صاحب کا فتویٰ ہے کہ رسول اللہ کے ماں باپ کفر پر مرے ہیں۔

شرح فقہ اکبر ص۱۲۸ مطبع سعیدی کراچی

نیز۔ معارج النبوۃ۔ ذکر معراج میں ہے کہ حضورؐ نے شب معراج اپنے ماں باپ کو دوزخ میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا من مادر تو آمنہ وایں پدر تو عبداللہ۔ کہ میں تیری ماں آمنہ ہوں اور یہ تیرا باپ عبداللہ ہے۔

نوٹ۔ حضرت نعمان تیری فقہ پہ قربان۔ کیا شان رسالت بیان کی ہے اور قرآن کی مخالفت کی ہے اللہ فرماتا ہے وتقلبک فی الساجدین کہ اے حبیب تیرا نور سجدہ کرنے والے خدا پرستوں کی پشتوں سے منتقل ہوتا ہوا آیا۔ یہاں بھی غالباً اپنے لاڈلے اصحاب کے والدین کی دل پذیرائی مقصود تھی۔

۱۰۔ سنی فقہ میں ہے اہلسنت صغائر را سہواً تجویز می کنند کہ اہلسنت نبی کے لئے چھوٹے چھوٹے گناہ بھول کر کرنا جائز سمجھتے ہیں۔

تحفہ اثنا عشریہ کید ۲ ص ۳۱

نوٹ۔ جو بھول کر چھوٹا گناہ کر سکتا ہے وہ بھول کر بڑا گناہ بھی کر سکتا ہے گویا فقہ نعمان میں نبیوں کے لئے گناہ کرنا جائز ہے البتہ اتنی گنجائش رکھی ہے کہ نبی بھول کر غیر عورت سے زنا نہیں کرے گا لیکن بوسہ لے سکتا ہے۔ پس جو بھول کر بھی بیگانہ عورت کو چوم لے وہ نبی نہیں ہو سکتا۔

۱۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم بیگانی عورت کو چھیڑ چھاڑ کر سکتا ہے۔ کیونکہ حضورؐ نے جونیہ نامی عورت سے دست درازی کی اور فرمایا ھبی نفسک لی کہ تو مجھ کو تن بخشی کر اس نے جواب میں کہا ھل تھب الملکۃ نفسھا للسوقۃ کہ کیا کوئی ملکہ اور شہزادی بھی کسی بازاری مرد کو تن بخشی کرتی ہے۔

(نعوذ باللہ) بخاری شریف کتاب الطلاق ص ۲ ؍ ۷۹۰

نوٹ۔ فقہ حنفیہ ہائے ہائے۔ جس میں نبی کی شان کا کچھ لحاظ نہیں کیا۔ پیغمبر ایک بازاری تھا اور بغیر نکاح کے بیگانہ عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا تھا۔ شرم! شرم! شرم! فقہ نعمان نے تمام مسلمانوں کی شرم سے گردنیں جھکا دی ہیں

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۱۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم کا نسب (معاذ اللہ) درست نہیں تھا۔ کیونکہ

"کنانہ بن خزیمہ وکان خلف علی امرأۃ ابیہ بعدہ

کنانہ بن خزیمہ نے اپنے باپ کے بعد اپنی ماں سے شادی کی اور اس سے نضر بن کنانہ پیدا ہوا۔ کتاب المعارف لابن قتیبہ دینوری ذکر

نوٹ۔ فقہ نعمان کے متوالو ڈوب کر مرجاؤ۔ نضر بن کنانہ رسول اللہ کا دادا ہے۔ اور اگر اس کی ولادت صحیح نہیں تو (معاذ اللہ) حضور پاک کا نسب پاک نہ رہا اور یہ واقعہ تمہارے ابن قتیبہ نے لکھا ہے جس کے بارے میں شاہ عبدالعزیز نے اپنے تحفہ کید ۳۰ ص ۱۹ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ اہلسنت سے ہے۔ یہ عقیدہ کفر سے بھی بدتر ہے کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ میرا تمام نسب نامہ آدم سے عبداللہ تک بدکاری سے پاکیزہ ہے۔ یہ نعمانیوں کی چالاکی ہے کہ عمر صاحب کے نسب کی برائی چھپانے کی خاطر نبی کریم کے نسب پر نازیبا حملے کئے۔

۱۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ ایک روز نبی کریم قریش کے ساتھ کعبے کے لئے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور اپنے چچا عباس کے مشورے سے دھوتی کھول کر دوش پر رکھ لی اور اوپر پتھر اٹھایا بس گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے تھا ذی لعاذ ذلک عریاناً اور اس کے بعد پھر کبھی ننگے نہ ہوسکے

بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ ص ۵۳

نوٹ۔ بخاری شریف تیرے خرافات کے وارے صدقے جاؤں۔ کیا خود نبی کریم کو عقل نہیں تھی کہ میں دھوتی کھول کر دوش پر رکھ رہا ہوں اور ننگا ہو جاؤں گا۔ یہ فعل پیغمبر کے لئے ہرگز زیبا نہیں کہ وہ برہنہ ہو کر پتھر اٹھائے اور اس کے ارد گرد لوگ بھی دیکھنے والے ہوں۔ پھر بھی اہلسنت بھائیوں کی مہربانی کہ بعد میں تو رسول کی لاج رکھ لی اور لکھا کہ رسول پھر کبھی ننگے نہ ہوئے

۱۴۔ سنی فقہ میں ہے کہ بنو اسرائیل برہنہ ہو کر غسل کرتے تھے ہر ایک

دوسرے کو دیکھتے تھے۔ اور حضرت موسیٰ تنہائی میں الگ غسل کرتے تھے
قوم نے سوچا کہ موسیٰ ہم سے الگ ہو کر اس لئے غسل کرتا ہے کہ
اس کے خصیتین بڑھ گئے ہیں۔ پس ایک دن موسیٰ نے نہانے کی خاطر
کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے ففرا لحجر بثوبہ (اتفاق سے) وہ پتھر
کپڑے لے کر بھاگ گیا فجمح موسیٰ فی اثرہ اور موسیٰ ننگے دھڑنگے
اس کے پیچھے دوڑے۔ پس قوم میں پہنچ گئے۔ قوم نے دیکھا کہ حضرت
موسیٰ کے خصیتین ٹھیک ٹھاک ہیں زیادہ بڑے نہیں ہیں۔ پس موسیٰ
نے ڈنڈا اٹھایا اور اس پتھر کی خوب پٹائی کی۔

بخاری شریف کتاب الغسل صہ ۶۱

نوٹ۔ یہ روایت ابوہریرہ سے مروی ہے اور اس بدزبان نے فقہ نعمان
پر اس جیسے کئی خرافات بنا کر احسان کیا ہے۔ ابوہریرہ نے اس روایت کی
ویسے تو کافی تحقیق کی ہے البتہ یہ بتانا بھول گیا ہے کہ حضرت موسیٰ کے خصیتین
کا وزن کتنا تھا۔

۱۵ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم کو جبریل نے ابتدا میں تین مرتبہ اتنے زور سے
دبایا کہ حضور کا پسینہ نکل آیا

بخاری شریف باب التعبیر صہ ۲۹/۹

نیز بخاری شریف کتاب بدء الخلق صہ ۱۰۹/۴ میں لکھا ہے کہ ابتدا میں نبی کریم کا
سینہ چاک کیا گیا من النحر الی مراق البطن گلے سے شکم تک ثم غسل البطن
بماء زمزم اور پھر حضور کا باطن چاہ زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔

نوٹ :- بخاری شریف میں مذکورہ واقعہ جیسے کئی خرافات لکھے ہیں جو نبی تمام نبیوں کا سردار ہے اور جس کے صدقے میں دوسرے نبیوں کو نبوت ملی ہے اس کی شان میں ایسی باتیں لکھنا شان نبوت کی توہین ہے۔

۱۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ غلام رسول نام رکھنے سے پرہیز کیا جائے۔

فتاوی عزیزی باب تصوف ص۱۵۷

نوٹ :- مذکورہ نام سے سنی فقہ نے پرہیز کا حکم اس لئے دیا ہے کہ اس نام سے شرک کی بو آتی ہے اور سننے والوں کو شرک کا گمان ہوتا ہے اور ہم عرض کرتے ہیں کہ سنی بھائیوں کو زیادہ لمبی داڑھی سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے دیکھنے سے یہ گمان ہوتا ہے کہ کوئی سردار استنگھ آرہا ہے۔

۱۷ سنی فقہ میں ہے کہ زیادہ ہمبستری کرنا سنت رسولؐ ہے کیونکہ کان النبی یطوف علی نسائہ فی اللیلۃ الواحدۃ ولہ یومئذٍ تسعۃ نسوۃ نبی کریم ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں پہ پھر جاتے تھے اور حضورؐ کی اس وقت نو بیویاں تھیں۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب من طاف علی نسائہ فی غسل واحد ص۷۴

نوٹ - فقہ حنفیہ نے چلتے چلتے کیا شان رسالت بتائی - ایک طرف تو کہتے ہیں نبی ہم جیسا بشر تھا ۔ تو کیا ایک بشر ایک ہی رات میں نو عورتوں کی جنسی خواہش پوری کر سکتا ہے ۔ کیا پیغمبر اسلام لبوب کبیر کھاتے تھے یا معجون کچلہ استعمال کرتے تھے زیادہ ہمبستری کرنا معاذ اللہ یہ رسول کی شان نہیں

ہے بلکہ یہ توجہڑے کی شان ہے۔

سنی فقہ میں شانِ قرآن پاک

۱۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے اور وہ شفا حاصل کرنے کی نیت سے قرآن پاک کو لوکتب یا لبول اور یا لدم (علی جلد المیتۃ لا بأس به) پیشاب کے ساتھ یا خون کے ساتھ لکھے یا مردار کی کھال پہ لکھے تو کوئی گناہ نہیں۔

فتاوی قاضی محمد خان جلد ۸ ص ۲۸۷ کتاب الحظر

نوٹ۔ فقہ نعمان نے قرآن پاک کا تو جنازہ ہی نکال دیا ہے مذکورہ تینوں چیزیں نجس ہیں اگر ان نجس چیزوں سے قرآن پاک لکھنا جائز ہے تو پھر اور کون سی نجاست ہے جس سے قرآن نہیں لکھا جا سکتا۔ نعمان صاحب نے معاملہ کچھ الٹ ہی کر دیا ہے۔ پیشاب سے لکھنے کے قابل تو بخاری شریف تھی لیکن بخاری کو چھوڑ کر فتوی قرآن کے بارے میں صادر فرمایا ہے۔ کیا ابوبکر و عمر و عثمان کی تعلیمات یہی ہیں اور کیا فقہ نعمان یہی ہے کہ قرآن کی ہتک کی جائے جس کی شان میں اللہ تعالے فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون (بغیر طہارت کے قرآن کو مس بھی نہ کرو)

۱۹۔ سنی فقہ میں قرآن جلانا سنت عثمان ہے کیونکہ بخاری شریف میں لکھا ہے فامر بکل مصحف ان یحرق کہ عثمان نے حکم دیا تھا کہ سوائے ہمارے مصحف کے باقی سب قرآن جلا دیئے جائیں

بخاری شریف باب فضائل القرآن صفحہ ۱۸۴ پ ۲

نوٹ:- کیا خدمت اسلام ہے۔ ابوبکر و عمر نے تو حدیث کی کتابیں جلائیں اور عثمان صاحب نے قرآن پاک کو جلایا۔ اسی بے ادبی کرنے کی وجہ سے عثمان صاحب کو اصحاب نبیؐ نے ذبح کر ڈالا اور جیسا کہ اعثم کوفی میں لکھا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی ایک ٹانگ کتے لے بھاگے اور لطف کی بات یہ ہے کہ عثمان صاحب کی اس حرکت کو عثمانی گروہ اس کی فضیلت شمار کرتا ہے۔ سچ ہے کہ جب عقل تقسیم ہوئی تھی تو ملت عثمان کو کچھ نہیں ملی تھی۔

۷۰۔ سنی فقہ میں ہے کہ کسی ملوانے کا ہاتھ چومنا یا کسی بادشاہ کا ہاتھ چومنا تو ٹھیک ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں لیکن "تقبیل المصحف بدعۃ" قرآن پاک کا چومنا بدعت ہے۔

الدر المختار کتاب الحظر ص۵۵

نوٹ:- کیا خرافات ہے فقہ نعمان۔ ملوانے کا ہاتھ جو دن میں کئی مرتبہ پیشاب و پاخانہ کے مقامات پر پھرتا رہتا ہے اس کا چومنا تو کوئی گناہ نہیں لیکن اللہ کا پاک و پاکیزہ قرآن چومنا بدعت ہے۔ حنفیوں کو چاہیئے کہ ملوانوں کے ہاتھوں کے بجائے ان کے خصیتین بھی چومیں۔

۷۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ حضرت نعمان ابو حنیفہ نے کعبہ کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر پہلے پندرہ پارے عثمان کے ختم کیئے اور پھر دوسری ٹانگ کے سہارے کھڑے ہو کر باقی پندرہ پارے ختم کیئے

الدر المختار ص۴ دیباچہ

نوٹ:- ایک ٹانگ پہ کھڑے ہو کر قرآن ختم کرنا نہ حکم خدا ہے نہ

سنت رسول، نہ ہی سنت صحابی یا تابعی ہے بلکہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر ریاضت کرنا سنت بگلا ہے (جو کہ ایک پرندہ ہے)

حضرت بگلا گندے پانی کے کنارے ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر کیڑے پکڑنے کی خاطر سارا سارا دن ریاضت کرتا ہے۔ امام اعظم جولاہے کو یہ بگلا کی سنت ابتدی پسند آئی ہے ویسے بھی جولاہوں کو ایک ٹانگ پر کھڑے ہونے کا کافی تجربہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تانی کے دھاگوں کی مرمت کے لئے اکثر ایسے ہی کھڑے ہوتے ہیں۔

۲۲۔ سنی فقہ میں قرآن مکمل نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے لا یقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ کوئی شخص یہ دعوے نہ کرے کہ مجھے پورا قرآن ملا ہے کیونکہ قد ذھب منہ قرآن کثیر زیادہ قرآن تو ضائع ہو گیا ہے۔

تفسیر در منثور ص ۱۰۴ مطبوعہ مصر

نیز تفسیر اتقان ص ۸۸ میں لکھا ہے کہ عمر بن خطاب کہتا ہے کہ القرآن الف الف حرف وسبعۃ وعشرون الف حرف قرآن پاک کے دس لاکھ ستائیس ہزار حرف ہیں فمن قراٗہ کان لہ بکل حرف زوجۃ من الحور العین اور جو شخص ان حروف کو پڑھے گا تو ہر ہر حرف کے عوض اسے ایک حور جنت میں ملے گی۔

لو مٹے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ تین لاکھ تئیس ہزار چھ سو اکہتر حروف موجود قرآن پاک میں ہیں اور عمر صاحب کہتے ہیں کہ دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں۔ یعنی معلوم ہوا کہ بقایا سات لاکھ تین ہزار

دو سو انتیس حروف اماں عائشہ کی بکری کھا گئی ہے ۔ اور دو حصے قرآن بقول عمر صاحب اہلسنت کا ضائع ہو گیا ہے ۔ موجودہ قرآن تیس پاروں کا ہے جو تین لاکھ تیئیس ہزار چھ سو اکہتر حروف سے مرتب ہے ۔ بقول عمر صاحب اگر قرآن پاک کے دس لاکھ حروف تھے تو پھر قرآن پاک تقریباً نوے پاروں کا ہونا چاہیے تھا ۔ ہم سنی بھائیوں کو پرسہ دیتے ہیں کیونکہ بیچارے ان کے قرآن سے ساٹھ پارے ضائع ہو گئے ہیں ۔

نوٹ ۔ قرآن پاک میں حرفوں کی تعداد موجودہ زمانے میں دو لاکھ سنتاسٹھ ہزار تریپن (۵۳) ہے ۔ اس طرح ابن عباس کے عقیدہ کے مطابق بھی چھیالیس ہزار پانچ سو ستانوے حروف ضائع ہو گئے ہیں ۔

انور شاہ کشمیری دیوبندی نے اپنی مائیہ ناز کتاب فیض الباری علی صحیح البخاری صفحہ ۲۹۵ کتاب الشہادات میں اقرار کیا ہے کہ والذی تحقق عندی ان التحریف فیہ لفظی ایضاً اما انہ عن عمد منھم اولمغلطۃ کہ میرے نزدیک یہ چیز تحقیق سے ثابت ہے کہ قرآن میں لفظی تحریف بھی ہے اور یہ یا تو اصحاب نے جان بوجھ کر کی ہے یا غلطی سے ۔

پس نتیجہ یہ نکلا کہ سنی بھائیوں کے نزدیک قرآن مکمل نہیں ہے ۔ اور بقول ان کے عمر صاحب کے تقریباً ساٹھ پارے قرآن پاک کے ضائع ہو گئے ہیں اور کئی لاکھ حوران جنت کے نہ ملنے کا نقصان ہوا ہے ۔ لیکن ہمارے سنی دوست ، دھینٹ لیے ہوا کہ شیعوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ تمہارا

دوسو انتیس حروف ام عائشہ کی بکری کھا گئی ہے۔ اور دو حصے قرآن بقول عمر صاحب اہلسنت کا ضائع ہوگیا ہے۔ موجودہ قرآن تیس پاروں کا ہے جو تین لاکھ تئیس ہزار چھ سو اکہتر حروف سے مرتب ہے۔ بقول عمر صاحب اگر قرآن پاک کے دس لاکھ حروف تھے تو پھر قرآن پاک تقریباً نوے پاروں کا ہونا چاہیے تھا۔ ہم سنی بھائیوں کو پرسہ دیتے ہیں کیونکہ بیچارں کے قرآن سے ساٹھ پارے ضائع ہوگئے ہیں۔

نوٹ۔ قرآن پاک میں حرفوں کی تعداد موجودہ زمانے میں دو لاکھ سنتالیس ہزار تریپن (۵۳) ہے۔ اس طرح ابن عباس کے عقیدہ کے مطابق بھی چھپن ہزار پانچ سو ستانوے حروف ضائع ہوگئے ہیں۔

انور شاہ کشمیری دیوبندی نے اپنی مایۂ ناز کتاب فیض الباری علی صحیح البخاری صفحہ ۲۹۵ کتاب الشہادات میں اقرار کیا ہے کہ والذی تحقق عندی ان التحریف فیہ لفظی ایضاً اما انہ عن عمد منھم او لمغلطۃ کہ میرے نزدیک یہ چیز تحقیق سے ثابت ہے کہ قرآن میں لفظی تحریف بھی ہے اور یہ یا تو اصحاب نے جان بوجھ کر کی ہے یا غلطی سے۔

پس نتیجہ یہ نکلا کہ سنی بھائیوں کے نزدیک قرآن مکمل نہیں ہے۔ اور بقول ان کے عمر صاحب کے تقریباً ساٹھ پارے قرآن پاک کے ضائع ہوگئے ہیں اور کئی لاکھ حوران جنت کے نہ ملنے کا نقصان ہوا ہے۔ لیکن ہمارے سنی دوست ڈھیٹ لیے ہیں کہ شیعوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ تمہارا

سُنّی فقہ میں شانِ اصحاب

۲۵۔ نبی کریم فرماتے ہیں کہ حوضِ کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہو گا اور کستوری سے زیادہ اس میں خوشبو ہو گی اور اس کے کنارے ستاروں کی طرح چمکتے ہوئے ساغر ہوں گے اور میرے اصحاب کا ایک گروہ جب اس حوض پہ پہنچے گا تو ان کو حوض کوثر سے ہٹا دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا یا ربّ اصحابی اصحابی کہ لمے اللہ یہ میرے اصحاب ہیں۔ آوازِ قدرت آئے گی لَا عِلمَ لکَ ما احدثوا بعدکَ تجھے کیا معلوم کہ انھوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعات کیں۔ انّھم ارتدوا علیٰ ادبارھم القھقری کہ یہ تیرے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ بخاری شریف صفحہ ۱۲

نوٹ :- موطأ امام مالک۔ کتاب الجہاد میں لکھا ہے کہ نبی پاک نے ابوبکر کے ایمان پر مرنے کی تصدیق سے انکار فرمایا ہے ان الفاظ میں کہ ما ادری ما تحدثون بعدی مجھے معلوم نہیں کہ تم میرے بعد کیا کیا بدعات کرو گے۔

نیز بخاری شریف باب غزوہ حدیبیہ صفحہ ۱۲۵ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا طوبیٰ لکَ صحبت النبی خوش نصیب ہے تو کہ نبی کریم کی صحبت پائی ہے۔ براء نے کہا انک لا تدری ما احدثنا بعدہٗ کہ تجھے معلوم نہیں جو ہم نے نبی

کے بعد بدعات کی ہیں۔

ہم شیعوں کا بس یہی جرم ہے کہ ہم ایسے اصحاب کو بے نقاب کرتے ہیں جنھوں نے رسول اللہ کے بعد دین میں بدعات پیدا کیں اور اسلام کا نچوڑ نکال دیا اور شریعت کا قیمہ کیا اور دین خدا کو اس طرح تباہ و برباد کیا کہ خود اہلسنت بھی یقینی طور پر یہ نہیں بتا سکتے کہ رسول اللہ کس صورت و شکل کی نماز پڑھتے تھے۔ حالانکہ نماز تو ایک ایسا عمل تھا جسے ہر روز نبی کریم پانچ مرتبہ کر کے دکھاتے تھے۔ اور باقی احکام جو کبھی کبھی در پیش آتے تھے ان کا بتانا تو بہت مشکل ہے۔ پس دین کو خراب کرنے والے اصحاب سے ہم شیعہ بیزار ہیں خواہ سنی بھائیوں کو ہمارے اس رویے سے تکلیف ہی پہنچے۔

۲۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ اصحاب نبی میں ایک ایسا گروہ بھی تھا جن میں قوم لوط کی صفت پائی جاتی تھی۔ کنز العمال کتاب الفتن ص ۹۶ ج ۴

نوٹ۔ علامۃ المشائخ کے مطابق ہمارے اہلسنت کے کئی بزرگ گزرے ہیں۔ ہم صرف چند کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۱۔ ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ
۲۔ حکم بن عاص رضی اللہ عنہ
۳۔ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ
۴۔ ولید بن یزید بن عبدالمالک رضی اللہ عنہ
۵۔ امین بن ہارون رشید رضی اللہ عنہ
۶۔ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ
۷۔ قاضی یحییٰ بن اکثم رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

یہ صاحبان اس میدان کے بہت بڑے پہلوان تھے مذکورہ واقعہ کی

تحقیقات کے لیے مفردات راغب اصفہانی - تاریخ الخلفاء - تفسیر روح المعانی - تاریخ بغداد جلد ۱۲ ذکر یحیی ابن اکثم ملاحظہ فرمائیں -

۲۷ - سنی فقہ میں ہے کہ اصحاب حدیث سننے سے غافل رہتے تھے کیونکہ ابوہریرہ کہتا ہے کنت امرئ مسکینا میں ایک مسکین آدمی تھا اور پیٹ بھرنے کی خاطر ہر وقت نبی کے پاس رہتا تھا اور مہاجرین دوکانداری میں اور انصار زمینداری میں پھنسے ہوئے تھے -

بخاری شریف کتاب الاعتصام ص ۱۵۸ ج ۹

نوٹ - بقول ابوہریرہ جب مہاجرین و انصار نے نبی کریم سے فیض ہی حاصل نہیں کیا تو پھر ان کو دین اسلام کا محافظ کیسے سمجھا جا سکتا ہے

۲۸ - سنی فقہ میں ہے کہ تیس ۳۰ صحابیوں کو اپنے متعلق نفاق کا ڈر تھا - قال ابن ابی ملیکہ ادرکت ثلاثین من اصحاب النبی کلھم یخاف النفاق علی نفسہ راوی کہتا ہے کہ میں نے تیس صحابہ رسول کو پایا کہ جن کو اپنے اوپر نفاق کا ڈر تھا -

بخاری شریف ص ۱۴ کتاب الایمان

نوٹ - فقہ حنفیہ بلکہ بلکہ کیا اپنے بزرگوں کی تعریف فرمائی ہے کسی کے بارے میں لکھا کہ اس میں شرک تھا کسی کے بارے میں لکھا کہ اپنے دوستوں پر شک تھا اور پھر ایک ہی دم تھوک کے حساب سے کہہ دیا کہ ہمارے تیس بزرگ منافق تھے - حنفی دونوں کو منافقین

کی پیروی مبارک ہو

۲۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر نے عمر کو نصیحت کی تھی کہ اصحاب محمد پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ قد انتفخت اجوافہم وطمحت ابصارھم واحب کل امرء منھم لنفسہ ان کے پیٹ پھولے ہوئے ہیں اور آنکھیں خلافت کے لالچ میں اٹھی ہوئی ہیں اور ہر صحابی (خلافت) اپنے لیے چاہتا ہے

ازالۃ الخلفاء ماثر ابی بکر ص ۲۴ ج ۱

نوٹ۔ فقہ نعمان کہے کہ جن اصحاب نے ابوبکر کو دھکے سے خلیفہ بنایا تھا ابوبکر نے ان کو یہ صلہ دیا کہ ان کو لالچی کہا

۳۰۔ سنی فقہ میں ہے کہ تمام اصحاب ابوبکر پر ناراض ہو رہے تھے جب ابوبکر نے عمر کو خلیفہ بنایا۔ پھر ابوبکر۔ احب بگڑ گئے اور کہا فکلھم ورم انفہ اراد ان یکون ھذا الامر لہ کہ تم سب کو عمر کی خلافت سے سخت تکلیف ہے اور تم خلافت اپنے لیے چاہتے ہو۔

اسد الغابہ ذکر عمر ص ۱۷۴ ج ۴

سنی فقہ میں شان بی بی عائشہ

۳۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ انما الشوم فی ثلاث الفرس والمرأۃ والدار

ترجمہ۔ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت گھر اور گھوڑے میں اور عورت کی نحوست سے مراد یہ ہے کہ اس کی اولاد نہ ہو۔

فتویٰ عبدالحیٔ صد۲۶ باب الشوم

نوٹ۔ فقہ حنفیہ بلّے بلّے۔ جس عورت کی اولاد نہ ہو وہ منحوس ہے۔ باقی عورتوں کی تو خیر ہے لیکن بی بی عائشہ کا کیا کریں گے جو صحت مند ہونے کے باوجود اولاد کی نعمت سے محروم رہی۔

۳۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ لددنٰہ فی مرضہ، ہم نے حضور پاک کو ایک دوائی آنجناب کی بیماری میں زبردستی پلائی تھی۔ بخاری صد۱۲۷ ج ۳، کتاب الطب

نوٹ۔ بی بی عائشہ نے حضور پاک کو جو دوائی پلائی تھی اس میں زہر ملا ہوا تھا۔ تفسیر قمی میں وضاحت موجود ہے۔ پس سنی عورتوں کے بڑے مزے ہیں۔ اگر وہ شوہر کو زہر دیں تو سنت عائشہ پر عمل کیا ہے۔

۳۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ فاشارۃ نحو مسکن عائشہ فقال ھنا الفتنۃ ثلاثاً۔ حضور پاک نے عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ فرمایا کہ فتنہ یہاں سے نکلے گا۔

نوٹ۔ فقہ حنفیہ بلّے بلّے۔ کیا شان عائشہ بتائی ہے کہ جو فتنہ کی جڑ ہے مراد فتنہ سے یہ ہے کہ مصنوعی خلافت کا منصوبہ اسی گھر میں تیار ہوا تھا۔

۳۴۔ سنی فقہ میں ہے کہ فقالت عائشہ کنت العب بالبنات عند النبی اماں جی فرماتی ہیں کہ میں حضور کے پاس گڑیاں کھیلتی تھی

بخاری شریف صد۳۱ ج ۸، کتاب الادب

نوٹ۔ فقہ نعمان بلّے بلّے۔ کیا شان بتائی ہے بی بی عائشہ کی کہ جس

نے نبی کے گھر میں گڑیاں کھیل کھیل کر بیت اللبوۃ کو بت خانہ میں تبدیل کر دیا۔

۵۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ ایک روز رسول اللہ میرے گھر میں آئے اور میرے پاس دو کنیزیں گا رہی تھیں۔ حضور خاموش ہو کر لیٹ گئے۔ اور ایک دن عید کا روز تھا حضور نے مجھے بنو ارفدہ کا تماشا اور گتکا بازی دکھائی۔ اس طرح کہ میرا رخسار نبی کے رخسار کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

بخاری شریف ص۳۹ ج۲ باب فضل الجہاد

نوٹ۔ فقہ حنفیہ بلے بلے۔ جس میں نبیوں کے سردار کے گھر کی شان اس طرح دکھائی ہے جس طرح کسی مراثی کا گھر ہوتا ہے۔ کبھی تو حضورؐ عائشہ کو حبشیوں کا ناچ دکھاتے ہیں اور بنو ارفدہ کی گتکا بازی دکھلاتے ہیں اور کبھی حضورؐ کے گھر ڈھولک۔ دف۔ گھڑا۔ تھال بج رہا ہے۔ یہ سب خرافات ہیں فضیلت عائشہ نہیں۔

۵۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ فیباشرنی وانا حائض۔ کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور حضورؐ میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ بخاری شریف ص ج۱ کتاب الحیض

نوٹ۔ فقہ امام اعظم تیرے قربان نبی کی نو بیویاں تھیں اور سب کو ایک ہی دفعہ حیض نہیں آتا تھا۔ حضور پاک کو کیا مجبوری تھی کہ عائشہ ہی سے حضور اس کی حائض کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔

۳۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔ فرشتہ تجھے ریشمی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی خدا دھی دنت پس تو اس میں تھی۔

بخاری شریف جلد ۲ ص ۹۰ کتاب الرؤیا باب الحریر فی المنام

نوٹ۔ بی بی عائشہ کوئی مریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی اور اس سے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا پڑا۔ حضور پاک اور عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول اہلسنت وہ چھ سال کی لڑکی تھی۔ پس حضور پاک تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر دالا ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

۳۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ تزوجها دھی بنت ستہ سنین کہ حضور نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی اور میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف جلد ۱ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

جناب معاویہ بی بی عائشہ کے قاتل ہیں

۲۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ حبیب السیر جزو سیم جلد اول ص۵۸
در تاریخ حافظ ابرو از ربیع الابرار و کامل السفینہ منقول
است کہ در شہور سنہ ستہ و خمسین کہ معاویہ بن ابی سفیان
بجہت بیعت یزید بمدینہ رفتہ حسین ابن علی عبداللہ بن عمر
عبدالرحمن بن ابی بکر۔ عبداللہ بن زبیر را ازنجا نید صدیقہ رضی اللہ
عنہا زبان ملامت و اعتراض بروئے بکشاد و معاویہ در خانہ
خویش چاہ کندہ سر آنرا بخاشاک پوشید و کرسی آبنوس بر زبر
آں نہاد۔ آنکہ صدیقہ را جہت ضیافت طلب داشت و برآں
کرسی نشاند تا درچاہ افتاد و معاویہ سرِچاہ را باہم مضبوط
کرد و ازمدینہ بمکہ رفت۔

ترجمہ

۵۶ھ میں معاویہ مدینے آیا بیعت یزید لینے کی خاطر امام
حسین علیہ السلام عبداللہ بن عمر عبدالرحمن بن ابی بکر اور
عبداللہ بن زبیر کو بیعت یزید کے بارے میں دکھ پہنچایا۔
بی بی عائشہ صدیقہ نے یزید کی بیعت لینے کے بارے میں
معاویہ کو ملامت اور توہ بھٹ کی۔ معاویہ نے کسی عزیز سے

دیا اور جب آنحوس کی کرسی اس پر رکھ دی تو بی بی عائشہ کی دعوت کی اور اس کو مہمان بنایا اور اسے اس کرسی پر بٹھایا بس بیٹھنے کی دیر تھی کہ اماں جی اس کنوئیں میں گر گئیں۔ معاویہ نے اس کنوئیں کو بند کرا دیا اور مدینہ سے مکہ چلا گیا۔

نوٹ: یہ ہیں معاویہ صاحب بڑی شان والے جس نے نبی کریم کی پیاری بیوی کا کوئی لحاظ نہ کیا اور بے دردی سے بیچاری کو کنوئیں میں زندہ دفن کر دیا۔ پس کوئی غیور مسلمان اپنی ماں کے قاتل معاویہ کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔

سُنی فقہ میں شان معاویہ

۴۴

معاویہ جناب علیؑ کو اصحاب نبیؐ سے گالیاں دلواتا تھا۔
مسلم شریف باب فضائل علیؑ ص ۲۴۴ ج ۲

نوٹ: مذکورہ بالا حدیث سے معاویہ نے جو طریقہ آل رسولؐ کو گالیاں دینے کا جاری کیا۔ یہ خلفاء اہلسنت یعنی بنوامیہ اور بنو مروان میں تقریباً اسی برس تک چلتا رہا۔ پس معلوم ہوا کہ گالیاں دینا اہلسنت کے مذہب میں کوئی بری بات نہیں ہے۔ نیز سنی کہتے ہیں کہ معاویہ مومنوں کا ماموں تھا اور ہم کہتے ہیں کہ کئی کافر بھی مومنوں کے ماموں تھے۔ نیز سنی کہتے ہیں کہ معاویہ کاتب وحی تھا اور ہم عرض کرتے ہیں کہ معاویہ تو فتح مکہ کے بعد ظاہرا مسلمان ہوا تھا اور فتح مکہ سے پہلے قرآن کیا اس کی ماں ہندہ کر لکھتی تھی۔ معاویہ

کا کاتب وحی ہونا سفید جھوٹ ہے۔

نیز شرح ابن ابی الحدید ذکر فدک میں لکھا ہے کہ ابوبکر نے بھی جناب فاطمۃ الزہرا اور جناب امیرؑ کو گالیاں دی ہیں۔ نیز معاویہ کی فضیلت میں امام بخاری کی کوئی حدیث نہیں ملی اسی لیے تو بخاری میں اس نے باب فضیلت معاویہ نہیں بنایا اور بقول امام نسائی کے معاویہ کے بارے میں حضورؐ کا یہ فرمان بھی ملتا ہے کہ خدا معاویہ کے پیٹ کو کبھی نہ بھرے اور یہ حضورؐ کی بددعا کا اثر تھا کہ معاویہ کھاتے کھاتے سیر نہیں ہوتا تھا کیں معاویہ بڑا ڈھنڈھل اور پیٹو تھا۔

سنی فقہ میں نشانِ خلافت

ام۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریمؐ نے حذیفہ نامی صحابی سے فرمایا تھا

یکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدایتہ قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس کہ میرے بعد ایسے امام اور خلیفے بنیں گے جو میری سنت اور فرمان پر عمل نہیں کریں گے ان کے دل شیطانی ہوں گے اور وہ بخود شکل انسانی میں ہونگے۔

حذیفہ نے عرض کی کہ اس صورت میں پھر ہم کیا کریں فرمایا کہ آپ صبر کریں اگرچہ وہ تمہاری پٹائی ہی کیوں نہ کریں

مسلم شریف کتاب الفتن ص ۱۲۰

مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن ۔۔ ۲ کنز العمال کتاب الفتن

فٹ ۔ حذیفہ نے نبی کریم کے بعد صرف ابوبکر و عمر و عثمان کا زمانہ پایا تھا اور حضور سے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد ایسے امام ہوں گے جن کے دل شیطانی ہوں گے ۔ فقہ نعمان تیرے قربان ۔ کیا تعریف کی ہے بزرگوں کی ۔ ایسی خلافت و امامت جس کے ایسے پیشوا ہوں کہ جن کے دل شیطانی تھے وہ حنفیوں کو مبارک رہیں ۔

۴۲ ۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم نے ابوبکر سے کہا تھا الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل کہ شرک تم میں چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے ۔ ادب المفرد للامام البخاری کتاب الدعا صد ۲۲۴

۴۳ ۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر نے اپنے پہلے خطبے میں فرمایا تھا کہ ان لی شیطاناً یعتر یینی کہ مجھ پر ایک شیطان مسلط ہے مجھ سے بچکر رہو ۔ صفوۃ الصفوۃ ذکر ابی بکر صد ۹۹

نوٹ ۔ فقہ نعمان بلے بلے ۔ شیطان تو کہتا ہے کہ میں اللہ کے مخلص بندوں کے قریب نہیں جاؤں گا اور ادھر ابوبکر صاحب فرما رہے ہیں مجھ پر شیطان مسلط ہے ۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ابوبکر صاحب خدا کے خالص بندے نہ تھے ۔

۴۴ ۔ سنی فقہ میں ہے کہ عمر صاحب نے اقرار کیا ہے کہ نبی پاک نے ابوبکر کو خلیفہ نہیں بنایا تھا کیونکہ جب عمر سے کہا گیا کہ تو اپنے بعد کسی کو خلیفہ بنا کر جا اس وقت عمر نے کہا وان اترک فقد ترک من ھو خیر منی رسول اللہ کہ اگر میں کسی کو خلیفہ نہ بنا کر جاؤں تو کیا حرج ہے کیونکہ مجھ سے بہتر ذات رسول اللہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا

نوٹ۔ سنی بھائیوں کی وہی مثال ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست۔ خلیفے تو کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ نے خلیفہ نہیں بنایا اور سنی کہے جارہے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کو نبی نے خلیفہ بنایا۔ پس یا تو سُنی جھوٹے ہیں یا ان کے خلیفے جھوٹے ہیں۔

۵۴۔ سُنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر و عمر و عثمان نہ ہی گناہ سے پاک تھے اور نہ ہی خدا و رسول نے انہیں خلیفہ بنایا تھا۔

تحفہ اثنا عشریہ باب ۷ ص۱۸۰

نوٹ۔ چلو چھٹی ہو گئی ایک تو اہلسنت کے خلفاء منصوص نہیں اور دوسرا یہ کہ ان کا کردار بھی داغدار ہونے سے پاک نہیں کیونکہ وہ گناہ بھی کرتے تھے۔ چلو بڑے نہیں تو چھوٹے گناہ ہی سہی۔ مثلاً اگر زنا نہیں کرتے ہونگے تو بوسے تو لیتے ہونگے۔

۵۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر و عمر کو گالیاں دینا کفر نہیں۔

شرح فقہ اکبر ص۸۲

۵۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے یزید کی بیعت کے متعلق کہا کہ یہ بیعت اسی طرح ہے جس طرح اللہ اور نبی کی بیعت ہوتی ہے۔

بخاری شریف ص۵ ج۹

نوٹ۔ فقہ نعمان تیرے قربان جس نے یزید جیسے فاسق و فاجر بدکردار لعنۃ اللہ علیہ کے لئے خلافت کی گاڑی میں سے سیٹ نکال لی۔

نیز بخاری شریف کتاب الاحکام ص۷۸ ج۹ میں لکھا ہے کہ عبداللہ

بن عمر نے عبدالملک بن مروان جیسے بدکردار کو بھی خلیفہ رسول سمجھا ہے

فقہ حنفیہ کے بارہ خلیفے

۴۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص۲۷ مطبوعہ مصر۔ ذکر خلفا

فالاثنا عشر ھم الخلفاء الراشدون الاربعۃ و معاویۃ

وابنہ یزید و عبدالملک بن مروان و اولادہ الاربعۃ

و بینھم عمر بن عبدالعزیز

ترجمہ۔

پس (اہلسنت کے) وہ بارہ خلیفے یہ ہیں۔ پہلے چار خلیفے

اور معاویہ اور اس کا بیٹا یزید اور عبدالملک بن مروان اور

اس کے چار بیٹے اور عمر بن عبدالعزیز (و العبارۃ اخری)

بارہ خلیفے یہ ہیں۔ ۱۔ ابوبکر ۲۔ عمر ۳۔ عثمان ۔ ۴۔ مولا علی علیہ السلام

۵۔ معاویہ بن ابوسفیان ۔ ۶۔ یزید بن معاویہ علیہ اللعن ۔ ۷۔ عبدالملک

بن مروان ۔ ۸۔ ولید بن عبدالملک ۔ ۹۔ یزید بن عبدالملک ۔ ۱۰۔ سلیمان

بن عبدالملک ۔ ۱۱۔ ہشام بن عبدالملک ۔ ۱۲۔ عمر بن عبدالعزیز۔

نوٹ۔ فقہ اہلسنت کے بارہ خلیفے جس میں چھٹا خلیفہ کا نام یزید ہے ۔

یہی مسئلہ ۱۹۷۷ء میں جب میں نے ٹھٹھی بالا راجہ ضلع جھنگ میں

عشرہ محرم الحرام کی مجالس کے دوران سید کمال شاہ اور سید غلام عباس شاہ

کے عزاخانہ میں بیان کیا تھا تو اہلسنت دوستوں کو مرچیں لگ گئی تھیں

اور میری شکایت پر ہوم سیکرٹری نے کرکے جہلم تک مجھ پر ضلع جھنگ میں مجالس کی پابندی لگوادی تھی۔ پھر بھی یہی مسئلہ میں نے ۱۹۷۸ء میں وہاڑی شہر ریل بازار اہلحدیث کی مسجد کے سامنے عاشورا کے روز بیان کیا تھا تو اہلحدیثوں کے رنگ بدل گئے تھے اور مجھ پر کیس کر دیا جس میں تقریباً ایک سال تک مجھے پریشان کیا۔

اہلسنت دوستو! میرا صرف یہی قصور تھا کہ میں نے شرح فقہ اکبر کی عبارت پڑھ کر اس کا ترجمہ حاضرین مجلس کو سنایا تھا۔ اور پھر بخاری شریف سے یزید کی بیعت کی توثیق عبداللہ بن عمر کے قول سے مولوی غلام محمد بانٹھ کے ترجمے اور اپنے سر پر قرآن رکھ کر پیش کی تھی۔

سنی بھائیو! بات انصاف کی ہے جب بیان کیا تو ڈرنا کیا۔ جب اہلسنت کے علماء یزید کو خلیفہ رسول لکھ گئے ہیں تو پھر عجب ہم وہی بات کریں جو انہوں نے لکھی ہے تو سنی ملوانوں کو تکلیف کیوں ہوتی ہے۔ سنی ملوانوں کی یہ بددیانتی ہے کہ پیٹ کے لالچ میں اور عوام کے ڈر سے یزید کی خلافت کا برملا اقرار نہیں کرتے۔ ورنہ تقریباً اکثر ملوانے اہلسنت کے یزیدی ہیں اور یزید کو خلیفہ حق مانتے ہیں لیکن ہم شیعہ یزید پر بھی لعنت کرتے ہیں اور جو شخص بھی یزید کو خلیفہ برحق مانتا ہے اس پر بھی لعنت کرتے ہیں۔

سنی عوام کے عقیدہ کی شان

۴۹ (سنی) عوام کے عقیدے کی بالکل ایسی حالت ہے جیسے گدھے کا عضو

تناسل بڑھے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں ۔

انعامات یومیہ ہیں ہے

نوٹ ۔ سنی فقہ تلے بلے ۔ سنی علماء کی زبانی یہ ہے ہمارے سُنیوں کے عقیدے کی شان ۔ بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہیئے ۔

بہ حوالہ کتابچہ " اکابرین کے جواہر پارے" مؤلف شاہد رضوی پیش کردہ جمعیت خدام رضا ص۵ سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں نشان تقیہ[۱]

نمبر۵ سنی فقہ میں ہے قال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ
حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ کرنا قیامت تک جائز ہے
بخاری شریف ص $\frac{19}{9}$ کتاب الاکراہ

نوٹ ۔ سنیوں کے نزدیک تقیہ نام ہے جھوٹ بولنے کا اور حق کو چھپانے کا ۔ پس سنیوں کو مبارک ہو کہ ان کی فقہ میں "تا قیامت حق کا چھپانا اور

---

۱ ۔ یعنی حق کو چھپانا

جھوٹ بولنا بہترین عبادت ہے۔

۵۱ ۔ سنی فقہ میں ہے کہ حضرت عمر کلمہ پڑھنے کے بعد کافروں کے ڈر سے گھر میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔

بخاری شریف باب اسلام عمر صفحہ ۵۴۲

نوٹ ۔ سنی بھائیو! یہ ہیں آپ کے رستم ملت عمر صاحب! کہ جنھیں کلمہ پڑھنے کے بعد چند دن دنیا میں گذارنے تقیہ کی مدد سے نصیب ہوئے۔ اگر عمر صاحب کلمہ پڑھنے کے بعد گھر میں چھپ کر نہ بیٹھتے تو کافروں نے طے کر لیا تھا کہ ان کا کچومر نکال دیں۔ جس تقیہ نے آپ کے عمر کو بچایا ہے اس کی مخالفت کرنے سے آپ کو شرم کرنی چاہیئے۔

۵۲ ۔ سنی فقہ میں ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق نے کہا تھا کہ ہم مومنوں کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ عمر صاحب نے نبی کریم سے عرض کی کہ آپ حکم کیوں نہیں دیتے کہ ہم اس خبیث کو قتل کر دیں تو حضور نے فرمایا اے عمر اس بات کو رہنے دے لا تحدث الناس انہ کان یقتل اصحابہ کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتا تھا۔

بخاری شریف صفحہ ۱۸۴ مطبوعہ مصر

نوٹ ۔ سنی بھائیو! مسئلہ حل ہو گیا۔ رسول پاک نے ایک خبیث مجرم کو لوگوں سے تقیہ کرتے ہوئے قتل نہ کیا اور عمر صاحب کے مشورے کو ٹھکرا دیا۔ ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں کہ جناب امیر نے بھی کئی خبیثوں کو اس لئے قتل نہ فرمایا تھا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ علی حکومت کے لالچ میں مسلمانوں کو قتل

کر رہے ہیں۔

۵۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ ان کے بزرگ علما کانوا خائفین من یزید والحجاج وزیاد۔ یزید حجاج اور زیاد کے ظلم سے ڈرتے تھے اور ان کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھاتے تھے۔

شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۴۸ مطبوعہ مصر

۵۴۔ سنی فقہ میں ہے وفی الصحیحین من کرہ امیر شیئا فلیصبر کہ جو کسی حاکم سے کوئی اذیت دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے۔

نیز مسلم میں لکھا ہے کہ جو اپنے کسی حاکم سے اللہ کی نافرمانی دیکھے تو وہ اس حاکم کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے

شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۴۸ مطبوعہ مصر

نوٹ:۔ سنی بھائیو۔ صرف لفظ تقیہ سے آپ کو نفرت ہے ورنہ آپ کے تمام بزرگ ظالم حکمرانوں کے زمانہ میں تقیہ کی حالت میں رہتے بلکہ اپنی جان بچانے کی خاطر حدیث بنانے کا فراڈ بھی انہوں نے اختیار کیا کہ ظالم بادشاہ کی اطاعت بھی فرض ہے اور اس کی نافرمانی بے دینی ہے

سنی فقہ میں علم مناظرہ و علم کلام کی شان

۵۵۔ سنی فقہ میں ہے قال الامام الشافعی حکمی فی اہل الکلام ان یضربوا بالجرید والنعال۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ سنی

مناظرین کے بارے میں میرا یہ حکم ہے کہ ان کو جوتے مارے جائیں
اور چابک بارے جائیں ویطاف بھم فی الاشاعرۃ والقبائل
ان کا منہ سیاہ کرکے انہیں لوگوں میں پھرایا جائے نیز قال الامام
ابو یوسف العلم بالکلام ھو الجھل کہ علم مناظرہ جہالت ہے نیز
من طلب العلم بالکلام تزندق جو مناظرانہ سے علم
حاصل کرے وہ زندیق بنے گا۔ نیز عن ابی یوسف لا تجوز الصلوٰۃ
خلف المتکلم کذر مناظر کے پیچھے نماز جائز نہیں نیز لا تقبل
روایتہ کہ کسی راوی اگر مناظر ہے تو اس کی روایت قبول نہیں
نیز علم کلام و مناظرہ کو اختیار کرنے کے بارے میں کئی سنی علماء
حرمت کا فتوے دیا ہے شرح فقہ اکبر ص۲

نوٹ۔ مولوی عبدالستار تونسوی اور مولوی اللہ یار چکڑالوی کو شیعوں کے
خلاف مناظرانہ طرز پہ لکھنے کا بہت شوق ہے لیکن اگر ان کے امام شافعی آج
زندہ ہوتے تو ان دونوں کو وہ جوتے مارتے اور امام ابو یوسف کے فتوے
کے مطابق یہ دونوں زندیق اور کافر ہیں۔ نہ ان کی گواہی قبول ہے اور نہ ہی
ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔

سنی پیر اور ایک کنجری کا مناظرہ

پیر ضامن علی جلال آبادی شہر سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے
ہوئے تھے شاہ صاحب کی سب کنجری مریدنیاں ان کی زیارت کے لئے آئیں لیکن

ایک کنجری نہ آئی۔ شاہ صاحب نے اسے بلا بھیجا۔ جب وہ رنڈی پیر صاحب کے سامنے آئی تو پیر صاحب نے پوچھا بی تم کیوں نہیں آئی تھی۔ اس نے کہا حضور گنہگار ہوں اسی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ پیر صاحب بولے بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون۔ وہ تو وہی ہے۔ رنڈی یہ سن کر آگ بگولا ہو گئی اور ناراض ہو کر کہا لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی

ماخوذ از اکابرین کے جواہر پارے صہ

نوٹ۔ بات کسی حد تک کنجری کی ٹھیک ہے جو شخص خیر و شر من اللہ تعالیٰ کا عقیدہ رکھتا ہو اس کے منہ پر پیشاب بھی نہ کیا جائے کیونکہ اس میں پیشاب کی توہین ہے

اہلسنت کی فقہ اور انکے چاروں مذاہب کی شان

۵۷۔ اہلسنت کے امام شاہ عبدالعزیز کو خواب میں جناب امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ شاہ صاحب نے مولا علی سے پوچھا کہ آپ ہمارے چار مذہبوں اور چاروں فقہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ مولا علی نے فرمایا میرے نزدیک یہ چاروں ٹھیک اور درست نہیں ہیں۔ فتاویٰ عزیزی صہ

نوٹ ۔ سنی بھائیوں کو مبارک ہو کہ مولا علیؑ نے ان کی تمام فقہ کو ٹھکرا دیا ہے اور جس فقہ کو حیدر کرار ٹھکرا دے اس فقہ کو شیعان حیدر کرارؑ ہرگز قبول نہیں کریں گے ۔

غوث الاعظم گیارہویں شریف والے عبدالقادر نے فقہ حنفیہ کو ٹھکرا دیا ہے

۵۸ ۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عبدالحی صہ ۱۷۱
شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم پہلے شافعی تھے اور پھر حنبلی مذہب اختیار کیا ۔

نوٹ ۔ سوالاکھ مبارکاں پاکستان کے حنفیوں کو ۔ زندگی گزر گئی گیارہویں شریف مناتے ہوئے لیکن گیارہویں کا تمام دودھ اور حلوے حرام ہو گئے جس فقہ کا حنفی دم بھرتے ہیں وہ فقہ ان کے غوث الاعظم کو بھی نامنظور تھی پس جب شیعوں نے بھی اس فقہ کو نامنظور کیا تو حنفیوں کو تکلیف کیوں ہوتی ہے ۔ بقول حنفی دوستوں کے کہ فقہ نعمان کا مخالف اسلام کا دشمن ہے تو ہم عرض کرتے ہیں کہ پہلا دشمن اسلام آپ کا غوث الاعظم ہے کیونکہ وہ فقہ ابوحنیفہ کا دشمن تھا ۔ اور نیز غوث الاعظم نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین صہ ۱۳۶ ذکر تہتر فرقوں کا ، میں بیچارے حنفیوں کو نہ صرف اہل سنت و الجماعت سے نکال دیا ہے بلکہ بیچارے حنفیوں کو ایک دوزخی فرقہ مرجیہ کی شاخ

قرار دیا ہے۔

قارئین۔ یہ ہے حنبلہ گیارہویں کے جلیبے اور دودھ کا غوث الاعظم کے نام پر حنفی احباب مرید حلوہ پلاؤ اور دودھ بھی تقسیم کریں اور مزا چکھیں۔

۵۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ الاختلاف من آثار الرحمۃ فمہما کان الاکثر کانت الرحمۃ آوفر کہ دین کے مسائل میں بیسوں کے اماموں میں جو اختلاف ہے یہ رحمت خداوندی کی نشانی ہے اور شریعت کے مسئلوں میں اختلاف جتنا زیادہ ہوگا اتنی ہی رحمت زیادہ ہوگی۔

الدر المختار دیباچہ ص۳

نوٹ:۔ قارئین! دیکھا آپ نے ان دین کے ٹھیکیداروں کی چالاکی کو اہلسنت کے اماموں نے شریعت کے مسائل میں جو بھانت بھانت کے فتوے دیئے ہیں انہیں ملوانوں نے کس مکاری سے درست کر لیا اگر ان فتووں کو جمع کیا جائے تو دین اسلام میں کوئی شئے نہ ہی نجس رہتی ہے اور نہ ہی حرام رہتی ہے اور امام اعظم نعمان کے متعلق ایک ڈھکوسلا یہ بھی گھڑ لیا ہے کہ انا افتخر برجل من امتی اسمہ نعمان وکنیتہ ابو حنیفہ وھو سراج امتی (حضور پاک نے فرمایا) کہ میں اپنی امت کے ایک مرد پر فخر کروں گا۔ جس کا نام نعمان ہے اور کنیت ابو حنیفہ ہے وہ میری امت کا چراغ شاہ ہے (اور قوم کا بجلا ہے)

در مختار دیباچہ ملاحظہ ہو)

نوٹ:۔ اس حدیث کو خود اہلسنت کے عالم ابن جوزی نے سفید جھوٹ

قرار دیا ہے اور ہم بھی ابن جوزی کی تائید کرتے ہیں کیونکہ نعمان کی وجہ سے بروز قیامت ہمارے نبی کو دوسرے نبیوں کے سامنے شرم اٹھانی پڑے گی نیز حنفیوں کا ایک ڈھکوسلا یہ بھی ہے کہ نعمان صاحب ہمارے پیغمبر کا ایک معجزہ ہے ۔ درمختار دیباچہ دیکھیں

نوٹ نمبر ۱۔ ہاں یہ معجزہ ہے جو اسی برس معجزہ نما کے بعد ظاہر ہوا اگر حضور کے زمانے میں یہ معجزہ ظاہر ہوتا تو پھر دین اسلام کی راسکاتی جیرا ہی بھی اور بی بی عائشہ کے بابا جی کو بھی خلافت کا موقعہ نہ دیتا۔

نوٹ نمبر ۲۔ اب ہم اس کے بعد حقیقہ مسائل ذکر کریں گے ۔ اور نیز معیشت کے مسائل میں اہلسنت کے اماموں نے جو پھلجھڑیاں چھوڑی ہیں اور دین حق کا جس طرح خانہ خراب کیا ہے اسے قارئین کے سامنے بیان کریں گے۔

عجب بات وہ گفتار کا یار کہتا ہے
کہ شعر وہ ہے جو نتو نوار کہتا ہے

سنی فقہ میں طہارت و نجاست کی شان

اہلسنت کا امام مالک فرماتا ہے کہ کتا پاک ہے اور خنزیر بھی پاک ہے نیز سنیوں کا امام داؤد فرماتا ہے کہ شراب بھی پاک ہے۔ نیز اہلسنت کے چاروں اماموں کا فتویٰ ہے کہ کافر مشرک بھی پاک ہیں۔ نیز سنیوں کے امام شافعی اور امام احمد حنبل فرماتے ہیں کہ منی بھی پاک ہے ۔ نیز ابو حنیفہ نعمان کے نزدیک سگ کی کھال اور دیگر مردار کی کھال

رنگنے سے پاک ہوجاتی ہے

میزان الکبریٰ کتاب الطہارۃ ص۱۱ مؤلف عبدالوہاب شعرانی

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ کتاب الطہارۃ مؤلفہ مولوی

محمد بن عبداللہ عثمانی

نوٹ۔ یعنی فقہ بیلتے بیلتے یہ جس میں کتا بھی پاک۔ خنزیر بھی پاک۔ شراب بھی پاک۔ کافر و مشرک بھی پاک۔ منی بھی پاک ہر مردار کی کھال بھی رنگنے سے پاک۔

قارئین! آپ خود ہی انصاف کریں کہ اگر یہ سب چیزیں پاک ہیں تو پھر نجس کیا رہ گیا۔ مذکورہ تمام چیزیں نجس ہیں اور آل نبیؐ نے ان تمام چیزوں کے نجس ہونے کے احکام پہنچائے ہیں۔

۱۶۔ ابو حنیفہ کے نزدیک تیل کے علاوہ ہر آب مضاف سے نجاست دور ہو سکتی ہے خواہ وہ تھوک ہی کیوں نہ ہو اور دلیل یہ ہے۔

عن عائشہ انہا کانت اذا اصاب ثوبہا دم حیض بصقت علیہ ثم فاذکتہ لیعود حتی تزدل عینہ وبدلیل ضحۃ صلوٰۃ المستجمر بالحجر ولو بقی ھنالک اثر النجاستہ

ترجمہ۔ بی بی عائشہ کے کپڑے پر جب خون حیض لگ جاتا تھا تو بی بی اس پر تھوک دیتی تھی اور پھر لکڑی سے اس کو کھرچ دیتی تھی۔ نیز جو شخص ڈھیلے یا پتھر سے مقام پاخانہ صاف کرے اور پانی سے نہ دھوئے اگرچہ کچھ اثر نجاست کا باقی رہ بھی جائے تو اس شخص کی نماز صحیح ہے

میزان الکبریٰ کتاب الطہارت

نوٹ - لعنہ نعمان تیرے قربان اور بی بی عائشہ کے بھی قربان جو خون حیض کپڑوں پر تھوک کر پاک کر لیتی تھیں اور منی کو کپڑوں سے کھرچ کر کپڑا پاک کر لیتی تھیں۔

بھلے لوگو! منی اور خونِ حیض سے کپڑا نجس ہو جائے تو تھوکنے یا کھرچنے سے پاک نہیں ہوتا۔

۶۲ - سنی فقہ میں ہے کہ اذا اصابت النجاسۃ لبعض اعضائہ ولحس بلسانہ حتیٰ ذہب اثرہا - جب انسان کے کسی بھی عضو پر کوئی نجاست لگ جائے اور آدمی اس کو چاٹ لے یہاں تک کہ اس نجاست کا نشان ختم ہو جائے تو وہ عضو پاک ہے۔

فتاوی قاضی خاں کتاب الطہارۃ صہ ۱۱

نوٹ - حضرت نعمان امتِ محمدؐ کے چراغ شاہ نے کیا پھلجھڑی چھوڑی ہے نعمان کے مذکورہ فتوے کا یہ مطلب ہوا کہ اگر کسی کے آلہ تناسل پر منی یا پیشاب لگ جائے اور وہ خود تکلیف کر کے اسے چاٹ لے یا کسی حنفی بھائی سے چٹوا لے تو آلہ تناسل پاک ہے۔

۶۳ - سنی فقہ میں ہے کہ پیشاب کے چھوٹے چھوٹے قطرات پاک ہیں۔

فتاوی عبدالحیؒ صہ ۱۰

نیز فتاوی قاضی خاں اور فتاوی سراجیہ کتاب الحظر میں لکھا ہے کہ قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا جائز ہے (نعوذ باللہ)

۶۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ قال احمد ینقض الطہارۃ بلمس الذکر بظہر الکف سنیوں کا امام احمد فرماتا ہے کہ آلۂ تناسل کو اگر ہاتھ کی پشت لگے تو وضو باطل ہے اور ہتھیلی لگ جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ میزان الکبریٰ باب اسباب الحدث صفحہ ۱۱۸

نوٹ۔ سنی فقہ بنانے والے یہ فلسفہ کسی عقلمند کی سمجھ میں نہیں آتا کہ ہتھیلی میں کیا رکھا ہے کہ اگر وہ آلۂ تناسل سے لگ جائے تو وضو باطل ہے نہ یہ اسلام نہیں سنی فقہ کے خرافات ہیں۔

۶۷۔ سنی فقہ میں ہے فالنقض بالامرد خاص باراذل الناس وعدم النقض باشراف الناس کہ اگر خوبصورت لڑکے کو عوام الناس رذیل قسم کے لوگ ہاتھ لگائیں تو ان کا وضو باطل ہے اور اگر اشراف لوگ ملوانے ہاتھ لگائیں تو وضو باطل نہیں۔
میزان الکبریٰ باب اسباب الحدث صفحہ ۱۲۰

نوٹ۔ دین اسلام کے احکام سب لوگوں کے لئے یکساں و برابر ہیں یہ نہیں ہے کہ شریف کے لئے اور حکم ہو اور کمینے کے لئے اور حکم ہو۔ پس یہ سنی فقہ کے خرافات ہیں۔

۶۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ نقض الطہارۃ بلمس النساء خاص باعاذ الناس واما عدم النقض بلمس هن فخاص باهل الکمال اگر عوام الناس عورت کو چھوئیں تو ان کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کمالِ باسب کمال والے لوگ عورت کو چھوئیں تو ان کا وضو باطل نہیں ہوتا۔ میزان الکبریٰ صفحہ ۱۲۱

نوٹ ۔ اللہ کا حکم امیر اور غریب یا عوام اور خواص سب کے لئے برابر ہے پس ان لوگوں کا احکام میں فرق کرنا سنی فقہ کے خرافات ہیں ۔ قرآن وسنت اس کی تائید نہیں کرتے ۔

۶۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ قال ابو حنیفہ واصحابہ تنقض الوضو بالقہقہہ ابو حنیفہ اور اس کے اصحاب کہتے ہیں کہ جو زور سے ہنسے اس کا وضو باطل ہے ۔

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ کتاب الطہارۃ صفحہ ۱۴

نوٹ ۔ یہ نعمانی گھسلا ہے اور اس کا ثبوت قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے ۔

۷۰۔ سنی فقہ میں ہے کہ گدھے کی کھال پر جبکہ اس سے بنا ہوا جوتا پاؤں میں مسح کرنا جائز ہے اور آدمی کے چمڑے پر مسح جائز نہیں ہے ۔

بخاری شریف کتاب الوضو باب المسح علی الخفین صفحہ ۲۸

نوٹ ۔ کتاب رحمۃ الامہ میں لکھا ہے کہ مروی عن ابن عباس انہ قال فرضھما المسح کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ دونوں پاؤں کا مسح کرنا فرض ہے ۔ نیز قرآن پاک میں بھی اللہ تعالےٰ نے مسح کا حکم دیا ہے لیکن اس مسئلہ میں امام اعظم صاحب نے اللہ تعالےٰ سے اختلاف کیا ہے اللہ فرماتا ہے مسح کرو اور امام صاحب کہتے ہیں کہ دھو ڈالو

۷۱۔ سنی فقہ میں ہے مسح الرقبۃ لیس ھو بسنۃ بل ھو بدعۃ (امام نووی نے شرح مہذب میں فرمایا ہے کہ وضو میں) گردن کا مسح کرنا سنت نہیں ہے بلکہ بدعت ہے ۔ نیل الاوطار صفحہ ۱۹۳ باب مسح العنق

نوٹ :- نیز فتاوی قاضی خاں صـ۲۷ ذکر وضو میں لکھا ہے کہ گردن وضو میں نہ ہی سنت ہے اور نہ ہی آداب میں ہے۔ پس حنفی ملا اگر ان سے کوئی پوچھے کہ جب یہ نہ سنت ہے اور نہ ہی آداب میں بلکہ بدعت ہے تو اس بدعت میں آپ نے بیچارے عوام کو کیوں پھنسایا ہوا ہے۔

سُنی فقہ میں استنجاء کی شان

۲۷۔ قال ابو حنیفہ ان صلی ولم یستنج صحت صلوٰتہ۔ ابوحنیفہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص استنجاء نہ کرے یعنی مقام پاخانہ کو پانی سے نہ دھوئے اور نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے

رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ صـ۱۵ فصل فی الاستنجاء

نوٹ :- حنفیوں کو موسم سرما میں بڑے مزے ہیں نازک جگہ پر کون ٹھنڈا پانی ڈالے۔ بغیر گانڈ دھوئے نماز پڑھیں اور امام اعظم کو دعائیں دیں

۲۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ یجب الاستبراء بالمشی او التنحنح وقیل یکتفی بمسح الذکر واجتذابه ثلاث مرات پیشاب کے بعد استبراء کرنا واجب ہے اور وہ چند قدم چلنے سے یا کھانسنے سے اور یا آلہ تناسل کو نچوڑنے سے ہوگا اور تین مرتبہ پھر آلہ تناسل کو کھینچے۔ فتاوی عبدالحی صـ۸۰ باب الاستنجاء

نیز غنیۃ الطالبین صـ۵۲

نوٹ :- اگر حنفی احباب استبراء کے لیے آلہ تناسل کو ہر روز کھینچتے رہیں

تو پھر کسی طلاء کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ امام اعظم کی برکت سے آلۂ تناسل آخر عمر تک گھوڑے کے آلۂ تناسل کے برابر ہو جائے گا۔

سنی فقہ میں غسل کی شان

نمبر ۷۔ ابو سلمہ اور عائشہ کا بھائی کہتا ہے کہ ہم عائشہ کے پاس آئے اور عائشہ سے اس کے بھائی نے پوچھا کہ نبی غسل کس طرح کرتے تھے۔

فدعت بانآء نحو امن صاع فاغتسلت وافاضت علی رأسھا پس بی بی عائشہ نے ایک صاع تقریباً تین سیر کی مقدار پانی منگوایا اور سر پر بہایا اور اس میں غسل کر کے دکھایا۔

بخاری شریف کتاب الغسل ص۵۶

نوٹ۔ مذکورہ واقعہ سے ابوبکر اور نبی کریم اور بی بی عائشہ کی سخت توہین ثابت ہوتی ہے اور ابو سلمہ راوی کی اور امام بخاری کی بے شرمی کا ثبوت بھی اس سے ملتا ہے کیا صحابہ کو غسل جنابت سکھانے کے لئے بی بی عائشہ کے علاوہ اور کوئی استانی نہیں ملتی تھی۔ فقہ حنفیہ بتر سے صدقے جاواں۔ عورتیں غیر مردوں کو غسل جنابت سکھاتی ہیں یہ سنت عائشہ ہے اور فقہ حنفیہ کا مایۂ ناز مسئلہ ہے

نمبر ۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ قال داؤد وجماعۃ من الصحابہ بان الغسل لا یجب الا بالانزال یعنی داؤد اور صحابہ کی ایک جماعت کا فتویٰ ہے کہ غسل جنابت منی نکلنے کے بغیر واجب

نہیں ہے۔ میزان الکبریٰ باب الغسل ص ۱۲

نوٹ۔ سنی لوگوں کے بڑے مزے ہیں بیشک ہمبستری کرتے رہیں اگر منی خارج نہ ہو تو صبح بغیر غسل کے نماز پڑھیں اور صحابہ کرام کو اپنی نیک دعائ سے ساتھ یاد کریں۔ مذکورہ فتوے شرع پاک کے خلاف ہے کیونکہ دخول یا انزال ان دونوں صورتوں میں غسل جنابت واجب ہے

۵۶۔ سنی فقہ میں ہے قال ابو حنیفہ لا یجب الغسل فی وطی البھیمۃ الا بالانزال کہ ابو حنیفہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص چوپائے سے بدفعلی کرے تو اس پر غسل بغیر انزال کے واجب نہیں۔

میزان الکبریٰ باب الغسل ص ۱۳

۵۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابو ہریرہ کہتا ہے کہ ایک دن نبی کریم مصلی پر پہنچ گئے تو ہم ذکر اتنے جنابت پھر یاد آیا کہ مجھے غسل جنابت کرنا ہے پھر واپس آگئے اور غسل کر کے آئے۔

بخاری شریف کتاب الغسل ص ۵۹

نوٹ۔ بخاری شریف تیرے صدقے جاواں کیا شان رسالت بنائی ہے جس بندے کو یہ بات بھی یاد نہ رہی ہو کہ آج اس نے ہمبستری کی ہے اور مجھے غسل بھی کرنا ہے اور پھر نماز پڑھانے کے لئے مصلے پر پہنچ جائے ایسے شخص کو اگر نبوت مل جائے تو وہ دین خدا پہنچانے میں بھی گھبلا ماریگا۔

سنی فقہ میں میت کی شان

۷۸۔ سنی فقہ میں ہے شہید پانچ ہیں

۱۔ جو طاعون کی بیماری میں مرے

۲۔ الاسہال (جو دستوں اور ہیضہ کی بیماری میں مرے

۳۔ جو غرق ہو کر مرے

۴۔ جو دیوار کے نیچے دب کر مرے

بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ صہ ۱۲۸

نوٹ۔ سنی بھائیوں کی بخاری شریف نے تو دین اسلام پر جھاڑو پھیر دیا ہے اور شہادت اتنی سستی کر دی ہے کہ اگر کسی ملا نے کو جمال گوٹا کی گولیاں دے کر مار ڈالا جائے یا وہ زیادہ حلوہ کھا کر دستوں کی بیماری میں مر جائے تو وہ شہید ہے اسی کا نام ہے کم خرچ اور بالا نشین۔

۷۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ موت کے فرشتہ کو موسیٰ نبی کی طرف بھیجا گیا۔ پس موسیٰ نے اس پر تھپڑ مارا اور فرشتہ واپس رب کی طرف لوٹ گیا۔

بخاری شریف باب وفات موسیٰ صہ ۱۵۱ ج ۲

نوٹ۔ اور صحیح مسلم باب فضائل موسیٰ میں لکھا ہے کہ موسیٰ نے اس کو ایسا تھپڑ مارا کہ اس کی آنکھ نکل گئی۔ مذکورہ واقعہ میں موسیٰ اور ملک الموت دونوں کی توہین ہے۔

۸۰۔ سنی فقہ میں ہے ان العبد لیعمل عمل اھل الجنۃ وانہ من

اھل النار وانما الاعمال بالخواتیم کبھی بندہ زندگی بھر جہنمی لوگوں والے کام کرتا ہے اور ہوتا وہ دوزخی ہے کیونکہ اعمال کا قبول ہونا خاتمہ بالخیر پر ہے۔

بخاری شریف باب فی القدر صفحہ ۲۴

نوٹ ۔ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ کچھ اصحاب ایسے بھی تھے کہ جو زندگی بھر نیک کام کرتے رہے لیکن ان کا خاتمہ بالخیر نہیں ہوا۔ پس ایسے اصحاب سے ہم شیعہ بیزار ہیں۔

۸۱ ۔ سنی فقہ میں ہے کہ آدمی جب مر جائے تو کچھ مقدار روئی اس کے مقام پاخانہ میں ٹھونس دی جائے۔

فتاوی قاضی باب غسل میت صفحہ ۹

نوٹ ۔ معلوم ہوا کہ حنفی لوگ اپنی میت کو اگاند گرتے ہیں اور پھر چونکہ پاخانہ کا مقام کھل جاتا ہے پھر اس میں روئی بھر دیتے ہیں ۔ حنفی لوگ بے شرم اتنے ہیں کہ اپنی میت کا گزخود کرتے ہیں اور الزام بیچارے شیعوں کے سر تھوپ دیتے ہیں۔

۸۲ ۔ سنی فقہ میں ہے کہ میت پر پانچ تکبیر نماز جنازہ بلکہ سات اور نو تکبیر نماز جنازہ بھی جائز ہیں بلکہ امام محمد اور ابن سیرین کے قول پر تین تکبیر بھی جائز ہیں۔ میزان الکبریٰ کتاب الجنائز صفحہ ۲۲۴

نوٹ - فقہ نعمان نے سے صدیقے جا ڈالی جنازے کے بارے میں سنی فقہ میں بھانت بھانت کے فتوے موجود ہیں۔

۸۳ - سنی فقہ میں ہے کہ میت کے پلیہ جسم کو غسل سے پہلے چومنا عبادت ہے کیونکہ احمد بن تیمیہ جب مرا تھا تو وہاں اہلحدیث عورتیں اور مرد غسل سے پہلے اس کے پلیہ جسم کو چومتے رہے تھے۔

البدایہ والنہایہ ج ۱۴ ص ۱۳۵ ذکر سنہ ۷۲۸ ھ

نوٹ - روضہ رسول کی جالی چومنا بدعت کہنے والے کچھ شرم کریں اگر ابن تیمیہ کا پلیہ مردہ چومنا عبادت تھا تو شیعہ لوگ جیسے خاک کربلا چومتے ہیں تو وہابیوں اور اہلحدیثوں کو کیا اعتراض ہے۔

۸۴ - سنی فقہ میں ہے والسنۃ فی القبر التسطیح وقال ابوحنیفہ التسنیم اولی لان التسطیح صار شعارا للشیعۃ والروافض

رحمۃ الامۃ ص ۸۹ کتاب الجنائز ، میزان الکبریٰ ص ۲۲۲

کہ قبر کو اوپر سے ہموار بنانا سنت ہے ۔ اور امام شافعی کا بھی یہی فتوی ہے لیکن ابوحنیفہ کہتا ہے کہ چونکہ قبر کو ہموار بنانا شیعوں کی علامت بن گئی ہے لہذا اے سنیو تم قبر کو ہان نما بناؤ۔

نوٹ - امام اعظم پہلے پہل یہ تو وہی مثال ہی کہ ایک نمبر دار نے نماز کی نیت کی کہ چار رکعت نماز ظہر پڑھتا ہوں خدا تعالیٰ کے لئے اس کے شہر کا دوسرا چوہدری سن رہا تھا اس نے سوچا کہ نمبردار میرا مخالف ہے لہذا جو نیت نماز یہ کر رہا ہے میں نہیں کروں گا اور اس نے یوں نیت کی سات رکعت نماز

پڑھتا ہوں ظہر کی واسطے رب تعالیٰ کے ۔ اور یہاں امام اعظم صاحب کا بھی کچھ یہی حال ہے کہ شیعوں کی مخالفت میں سنت عمل کو ترک کر دیا ہے

۸۵ - سنی فقہ کیا ہے کہ میت کے مقام شرم کے بال مونڈھ سے جائیں تو کوئی گناہ نہیں ۔ رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۸۲

نوٹ - میت کے مقام شرم کے بال مونڈھنے - اس میں میت کی تذلیل ہے نیز اس کے مقام شرم کو دیکھنا گناہ ہے اگر سنی بھائیوں نے خواہ مخواہ مونڈھنے ہی ہیں تو ایک مشورہ ہمارا بھی مان لیں اور وہ یہ ہے کہ اگر میت کا ختنہ نہیں ہوا تو وہ نیا غسل کے پہلے ہی اس کا ختنہ بھی کر دیں تاکہ وہ اکا مسلمان ہو جائے ورنہ وہ ان شاء اللہ ہندو رہ جائے گا ۔

۸۶ - سنی فقہ میں غائبانہ نماز جنازہ بھی جائز ہے ۔
رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۳۱ باب الجنائز

نوٹ - شیل مثل ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بندہ کہیں مرا پڑا ہے اور جنازہ کہیں ہو رہا ہے - یہ اسلام نہیں بلکہ فراڈ ہے ۔

سنی فقہ میں اذان کی شان

۸۷ - سنی فقہ میں ہے قال ابراھیم لاباس ان یوذن علی غیر وضو
ملا ابراہیم کہتا ہے کہ بے وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں ہے
بخاری شریف باب الاذان صفحہ ۱۲۵

نوٹ - بخاری شریف نے سنی بھائیوں کے مزے بنا دیئے کہ ہوا بھی خارج

کرتے رہیں اور اذان بھی دیتے رہیں ۔ کیا ہی سیرت شیخین ہے اور فقہ نعمان ہے ۔

۸۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ الصلوٰۃ خیر من النوم احدثہ عمر عمر لقال ابنہ بدعتہ ۔ مذکورہ کلمہ اذان میں عمر نے جاری کیا اور ان کے بیٹے عبداللہ نے ڈٹ کر ان کی مخالفت کی ہے ۔

افسوس تو سنی بھائیوں پر ہے کہ اس بدعت کو مانتے بھی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں ۔

۸۹۔ سنی فقہ میں ہے کلمہ حی علی خیر العمل اذان میں عبداللہ بن عمر فرماتے تھے اور آئمہ اہلبیت میں سے امام علی بن الحسین مذکورہ کلمہ اذان میں فرماتے تھے اور آنجناب نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہی پہلی اذان ہے ۔ سنن الکبریٰ باب ماروی فی حی علی خیر العمل صہ ۴۲۴ ج ۱

نوٹ ۔ سنی بھائیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم آل رسول کو مانتے ہیں ۔ اور آل رسول کا مذہب یہ ہے کہ مذکورہ کلمہ (حی علی خیر العمل) اذان میں کہا جائے ۔ لیکن سنی بھائی اذان میں جو بدعت عمر ہے اس کو تو کرتے رہیں اور جو آل رسول کا طریقہ ہے اس سے انہیں نفرت ہے معلوم ہوا کہ یہ آل رسول کے پیروکار نہیں ہیں ۔

اہلسنت حنفیوں کی مایہ ناز نماز

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان یعنی وفیات الاعیان ذکر سلطان محمود غزنوی ص ۱۱۳ ج ۲

۹۰ ثم صلی رکعتین علی ما یجوزہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فلبس جلد کلب مدبوغا ثم لطخ ربعہ بالنجاسۃ وتوضأ بنبیذ التمر وکان فی صمیم الصیف فی المفازۃ واجتمع الذباب والبعوض وکان وضوءہ منکسا منعکسا ثم استقبل القبلۃ واحرم بالصلوٰۃ من غیر نیتہ فی الوضوء وکبر بالفارسیۃ خدا بزرگ دبرتراست ثم قرأ آیۃ بالفارسیۃ دو برگ سبز ثم نقر نقرتین کنقرات الدیک من غیر فصل ومن غیر رکوع وتشہد وضرط فی آخرہ من غیر نیتہ السلام وقال ایہا السلطان ہذہ صلوٰۃ ابی حنیفہ فقال السلطان ان لم تکن ہذہ الصلوٰۃ ابی حنیفہ لقتلتک لان مثل ہذہ الصلوٰۃ لا یجوزہا ذو دین فانکرت الحنفیۃ ان تکون ہذہ صلاۃ ابی حنیفہ فامر القفال باحضار کتب ابی حنیفہ وامر السلطان نصرانیا کاتبا یقرأ المذہبین جمیعا فوجدت الصلوٰۃ علی مذہب ابی حنیفہ علی ما حکاہ القفال فاعرض السلطان عن مذہب ابی حنیفہ وتمسک بمذہب

ترجمہ

(سلطان محمود غزنوی نے شافعی مذہب اور حنفی مذہب کے علماء کو جمع کیا اور ان سے احادیث کو سنا۔ احادیث مذہب شافعی کے زیادہ مطابق تھیں۔ پھر اس نے دونوں مذہبوں کے فقہا کو جمع کیا اور فرمائش کی کہ ان دونوں میں سے جو سچا مذہب ہے اس کو ترجیح دیں۔ پس یہ طے پایا کہ دو دو رکعت نماز دونوں مذہبوں کے مطابق سلطان محمود کے سامنے پڑھی جائے اور فیصلہ خود سلطان ہی کریں گے پس قفال مروزی نے دو رکعت نماز فقہ شافعی کے مطابق پڑھ کر دکھائی۔ پھر اس نے دو رکعت نماز فقہ ابوحنیفہ کے مطابق اس کیفیت سے پڑھ کر دکھائی۔ پہلے نجس کتے کا چمڑا پہنا پھر اس کے چوتھے حصے کو نجس کر دیا۔ پھر کھجوروں کے نبیذ سے جو نجس ہو سکے ان سے وضو کیا۔ اور یہ واقعہ موسم گرما میں ایک صحرا میں پیش آیا مکھیاں اور مچھر اکٹھے ہو گئے اور پھر اس نے الٹا وضو کیا یعنی پہلے پاؤں دھوئے پھر ہاتھ اور پھر منہ۔ پھر بغیر نیت کے نماز شروع کی اور فارسی زبان میں تکبیر کہی "خدا بزرگ تر است"۔ پھر ایک آیت کا فارسی میں ترجمہ کیا مدہامتان۔ دو برگ سبز پھر بلا فاصلہ مرغ کی طرح دو ٹھونگیں ماریں رکوع اور تشہد بغیر اطمینان کے کیا اور آخر نماز میں بغیر نیت سلام

پس بادشاہ نے کہا اگر یہ ابو حنیفہ کی نماز ثابت نہ ہوئی تو آپ کو قتل کر دوں گا۔ کیونکہ یہ نماز کوئی دیندار جائز نہیں سمجھے گا۔ اور حنفی فقہاء نے بھی انکار کیا۔ پس سلطان نے قفال مروزی کو حکم دیا کہ ابو حنیفہ کی کتابیں حاضر کرے اور سلطان نے اپنے عیسائی منشی کو حکم دیا کہ دونوں مذہبوں کے مطابق نماز کی تحقیق کرے۔ پس جس طرح قفال مروزی نے ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق نماز پڑھ کر دکھائی تھی ابو حنیفہ کی کتابوں سے اسی طرح ثابت ہوئی۔ پس سلطان محمود نے اس دن سے ابو حنیفہ کے مذہب سے تبرا کیا اور مذہب شافعی کو اختیار کیا

نیز اس واقعہ کو امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک جوینی نے اپنی کتاب مغیث الخلق فی اختیار الاحق میں تحریر کیا ہے۔

نوٹ:- ارباب انصاف! یہ ہے سنی بھائیوں کی نماز۔ جس مفتی نے نماز جیسی اعلیٰ عبادت کا اس طرح خانہ خراب کیا ہے ایسے مفتی کو کیا کہا جائے۔ ننگی نہاد تراں کی تے تجھ نہ ناکی۔ جب امام اعظم نے نماز کا یہ برا حال کیا ہے تو باقی اسلام کا ان کے فتووں کے مطابق حال پتلا ہی ہو گا۔

بیوی کے رانوں کے محراب میں نماز

(۱) عن عائشة قالت كنت انام بين يدي رسول الله ورجلاي في قبلته فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي فاذا قام بسطتهما

ترجمہ:- بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم کے سامنے سو جاتی تھی

اور میرے دونوں پاؤں حضور کے قبلہ کی طرف میں ہوتے تھے
جب حضور پاک سجدہ میں جاتے تھے تو میرے پاؤں کو گداز
دبایا کرتے تھے۔ پس میں اس وقت اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی
پھر جب حضور کھڑے ہوتے تو میں اپنے پاؤں پھر پھیلا دیتی تھی۔

بخاری شریف کتاب الصلاۃ باب صلاۃ علی الفراش ص ۸۲

نوٹ۔ سنی بھائیوں کو سنت رسول پر عمل کرنا چاہیے۔ پس نماز پڑھتے وقت بیوی کو سامنے لٹائیں اور اس کی رانوں کو خراب بنائیں پھر ایک تو بیوی سے ہاتھا پائی کے مزے لوٹیں اور دوسرے یہ کہ رب کو بھی راضی کریں یا سی کا نام ہے ہم خرما و ہم ثواب۔ سنی بھائیوں کو چاہیے کہ ہمیں فقہ جعفریہ پر عمل کرنے کے لیے مجبور نہ کریں مثل مشہور ہے۔ ٹھک سٹ کے کدی نہ چھٹنی ہے۔ فقہ نعمان سے ہماری توبہ ہے۔

سنی فقہ میں ہاتھ باندھنے کے بارے میں
بھانت بھانت کے فتوے

۹۲ اس مسئلہ میں اہلسنت نے خوب قلابازیاں کھائی ہیں آئیے ہم آپ کو ہاتھ باندھنے کے بارے میں گلشن احکام کی سیر کرائیں۔

پہلا حکم تو یہ ہے کہ وضع الید علی الید احد التکاسیر بغیر مشروع و یبطلہا حالت نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا شرع شریف کے مخالف ہے اور اس فعل سے نماز باطل ہے

بحر الزخار الجامع لمذاہب علماء الامصار ص ۲۴۱ مولف احمد بن یحییٰ۔

اور دوسرا حکم یہ ہے کہ یکبس ہ ولا تفسد کہ حالت نماز میں ہاتھ باندھنا مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہیں ہے ۔ بحرالرمختار ص۲/۱۴۲

تیسرا حکم یہ ہے کہ ان من السنۃ وضع الیمین علی الشمال تحت السرۃ سنت ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا جائے ناف کے نیچے ۔

الھدایۃ مع الدرایۃ کتاب الصلوٰۃ ص۱/۱۰۲

نیز در مختار کتاب الصلوٰۃ ص۳۶

چوتھا حکم یہ ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنا مباح ہے اور آدمی کو اختیار ہے خواہ باندھے یا نہ باندھے وروایۃ ثالثۃ انہ مخیر بینھما ولا ترجیح و بھا قال الاوزاعی وابن المنذر ۔ تیسری روایت یہ ہے کہ ہاتھ باندھنے میں آدمی کو اختیار ہے اور یہی فتویٰ امام اوزاعی اور ابن منذر کا ہے ۔

نووی شرح صحیح مسلم ص۱/۱۷۳ باب وضع یدہ الیمنیٰ

پانچواں حکم یہ ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھے وعن مالک میر سلھما امام مالک نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے ۔

نووی شرح صحیح مسلم ص۱/۱۷۳	عمدۃ القاری ص۱۵
نیل الاوطار ص۲/۲۰۸	میزان الکبریٰ ص۱۸۱
شرح وقایہ ص۱/۴۲	ہدایۃ مع الدرایۃ ص۱۰۲
کنزالدقائق ص۳۱	الرحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص۳۷

تمام کتب کی کتاب الصلوٰۃ ملاحظہ ہو

امام مالک کے علاوہ دوسرے سنی علما بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے

وحکی ابن المنذر عن عبد اللہ بن زبیر والحسن البصری وابن سیرین انہ یرسلھما ابن منذر بیان کرتا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اور حسن بصری اور ابن سیرین نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے۔

بنز نیل الاوطار صفحہ ۱۸۷ میں ہے کہ ابراہیم نخعی بھی نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے اور لیث بن سعد بھی نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے

ایک دلچسپ لطیفہ

۶۲ صاحب تنویر العینین صفحہ ۲۲ کما نقل فی فلک النجاۃ صفحہ ۲۰۲

وحکی أن الامام مالک حکم بالارسال مع أنہ کان مشہور فی القرن الاول واتفق علیہ اکثر العلماء فی القرون الاخر وقالوا ایضا ان ھذا الفعل فی ھذا لبلاد تشبیہ بالروافض حیث ترک سوی مذھب الحنفیۃ فلم یبق فی علاوہ غیر الشیعۃ وقد قال النبی اتقوا من مواضع التھم قلنا ھذا من قصورکم حیث ترکتموہ فصار شعار لھم فعلیکم بالاتفاق علی فعلہ لئلا یبق مختصاً بہ وترک السنۃ للتحرز عن التشبیہ بالفرق الضالۃ غیر مشروع۔

ترجمہ۔ بیان کیا گیا ہے کہ امام مالک کا یہ حکم ہے کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھی جائے اور یہ حکم مشہور تھا پہلے زمانہ میں اور اس پر اکثر علماء کا بھی اتفاق تھا۔ نیز بیان کیا گیا ہے کہ یہ فعل (نماز میں ہاتھ کھولنا) ان شہروں میں شیعہ اور روافض سے مشابہ ہے کیونکہ اہلسنت کے مذاہب میں سے سوائے مذہب حنفیہ کے باقی چھوڑ دیئے گئے بس نماز میں ہاتھ چھوڑنے والے سوائے شیعوں کے اور لوگ باقی نہیں رہے اور نبی پاک نے فرمایا ہے کہ تہمت کے مقامات سے بچو اور ڈرو بس اگر ہم سنی نماز میں ہاتھ کھولیں تو ہم پر شیعہ ہونے کی تہمت لگ جائے گی ہم کہتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ کھولنا یہ تمہاری کوتاہی ہے کہ تم نے اسے چھوڑ دیا اور یہ شیعوں کا نشان ہو گیا۔ تم پر فرض ہے کہ تم سنی ہاتھ کھولنے پر اتفاق کر جاؤ تاکہ ہاتھ کھولنا شیعوں کی نشانی نہ رہے اور سنت کو چھوڑنا اس ڈر سے کہ شیعوں سے مشابہت ہو جائے گی یہ شرع شریف میں جائز نہیں ہے۔ انتھی

نیز ہدیۃ المھدی صفحہ ۱۶۲ کمان فلک النجاۃ صفحہ ۲۰۶

فمن جعل الارسال من سمات الروافض فقد اخطاء

جو شخص نماز میں ہاتھ کھولنا شیعوں کی نشانیوں میں شمار کرتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

تو نتیجہ ارباب انصاف! دیکھا آپ نے سنی مذہب میں ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ یہی سنت نبوی ہے اور یہی طریقہ عترت رسول ہے۔ لیکن

بیچارے سنی ہاتھ اس لئے نہیں کھولتے کہ ان پر شیعہ ہونے کی تہمت لگ جائے گی
اور ہم عرض کرتے ہیں کہ سنی مذہب کے تمام مسلمانوں کو داڑھیاں منڈوا ڈالنا چاہئیں
کیونکہ جب وہ سامنے نظر آتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ کوئی امرتسری سکھ آ رہا ہے۔
کیونکہ داڑھی کو قینچی نہ لگوانا یہ سکھوں کی علامت ہے۔ نماز میں ہاتھ کھولنا
شیعوں کی نشانی ہے۔ پس جس طرح یہ دلیل ملا شیعوں کی نشانی سے پرہیز کرتے
ہیں اسی طرح سکھوں کی نشانی سے بھی پرہیز کریں۔ لیکن سکھوں کی نشانی سے
پرہیز نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سکھوں سے کوئی پیار کا رشتہ ہے اور
بیچارے شیعوں سے ان کو کوئی پرانی دشمنی ہے

نماز میں کون ہاتھ باندھیں اور کون نہ باندھیں

۹۴ وھو خاص بالاکابر من العلماء والاولیاء بخلاف الاصاغر فان
الاولیٰ لھم ارخاء الیدین وبہ قال المالک

ترجمہ۔ ہاتھ باندھنا نماز میں یہ حکم بزرگ علماء اور اولیا سے
مختص ہے اور چھوٹے لوگ یعنی ایرے غیرے کے لیے نماز میں ہاتھ
کھولنا بہتر ہے میزان الکبریٰ صفحہ ۱۵۰

کس نماز میں ہاتھ باندھے جائیں اور کس میں نہ باندھے جائیں

۹۵ وعن مالک ایضاً استحباب الوضع فی النفل والارسال
فی الفرض

امام مالک کا فتوی ہے نافلہ نماز میں ہاتھ باندھنا بہتر ہے اور فرض نماز میں ہاتھ کھولنا سنت ہے۔ نووی شرح مسلم ص۲۳

نیز عیدین کی تکبیروں میں ہاتھ چھوڑ دیں اور نہ باندھیں

شرح وقایہ ص۸۴ صفۃ الصلوۃ

الھدایہ مع الدرایہ ص۱۰۲

نیز قال ابو حفص السنۃ فی صلاۃ الجنازۃ وفی تکبیرات العیدین الارسال ابو حفص کہتا ہے کہ نماز جنازہ اور عیدین کی تکبیرات میں ہاتھ کھلے رکھنا سنت ہے۔ ھدایہ مع الدرایہ ص۱۰۱

حاشیہ ۲۶ درر الاحکام فی شرح غرر الاحکام ص۳۳

باب صفۃ الصلوۃ

نماز میں ہاتھ کہاں باندھے جائیں

۹۶ الوجہ الثالث فی مکان الوضع فعندنا تحت السرۃ وعند الشافعی علی الصدر۔ تیسرا اختلاف ہاتھوں کے بارے میں یہ ہے کہ ان کو باندھنے کے بعد کہاں رکھا جائے ہم (حنفیوں) کے نزدیک ناف کے نیچے باندھے جائیں اور امام شافعی کے نزدیک ہاتھ چھاتی پر باندھے جائیں

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری

ص۳ ج۳

نماز میں ہاتھوں کے باندھنے میں راز

۹۷ هو اقرب الی ستر العورة وحفظا للازار عن السقوط

(ہاتھ باندھنے) کا زیادہ فائدہ یہ ہے کہ اس سے مقام شرم کا

چھپ جانا زیادہ قریب ہے نیز ہاتھ باندھنے سے دھوتی کھلنے سے

محفوظ رہتی ہے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۱۶ ص ۶

نوٹ۔ ارباب انصاف! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نماز میں ہاتھوں کے باندھنے کے بارے میں سنی بھائیوں کے علماء نے کس طرح بھانت بھانت کے نکتے بیان کئے ہیں جس مذہب کو یہ بھی پتہ نہیں کہ رسول پاک حالت نماز میں ہاتھ کہاں رکھتے تھے انہی نے اب بیڑا اٹھایا ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں تمام دنیا کو اسلام محمدی اور نظام مصطفےٰ سکھائے گا۔ جس بے عقل قوم کو یہ بھی پتہ نہیں کہ حضور نماز کس طرح پڑھتے تھے وہ تمام اسلام کو کیا جانے۔ مثل مشہور ہے کی جانے لونگاں دا بھا۔ بچہ داند لور نہ لذت ادرک۔ بندر کو کیا معلوم کہ ادرک کا ذائقہ کیا ہے۔

قدر پھلاں دی بلبل جانے صاف دماغاں والی
قدر پھلاں دی گرج کی جانے مردے کھاون والی

اگر کسی نے اسلام سیکھنا ہے تو علیؑ اور اولاد علیؑ کے دروازے پر جھکے۔ جو آل رسول ہیں عترت نبی ہیں۔ جن کی شان میں آیت تطہیر اتری ہے۔ جو شہر علم نبوت کے دروازے ہیں جن کے گھر میں نبی آیا۔ جبریل آیا۔ قرآن اترا۔ چالیس

سالہ بت پرست بت چھوڑ کر کلمہ پڑھنے والے اسلام محمدی کے احکام کی دنیا کو کیا رہنمائی کریں گے

سنی بھائیو! توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور مثل مشہور ہے ڈلھیاں بیراں دا اجے کچھ نہیں دگڑیا۔ جب تک آپ دنیا میں ہیں آپ کے لئے موقعہ ہے کہ تو ر تائب ہو جائیں اور آل رسول کے دروازے پر جھک جائیں یہاں سے آپ کو صحیح اور اصلی اسلام ملے گا گر آپ نے خواہ مخواہ ڈالڈا اور بناسپتی اسلام لینا ہے تو پھر آپ کی مرضی۔

مانیں نہ مانیں مالک و مختار آپ ہیں
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جائیں گے

فقہ حنفی میں امام مسجد کی شان

۹۸ اہلسنت کی معتبر کتاب الدر المختار کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ

ثم الاکبر رأسا والاصغر عضواً۔ حنفی مذہب میں یہ قانون ہے کہ جب ایک مسجد میں جماعت کرانے کی خاطر دو امام موجود ہوں تو زیادہ حق کس کا ہے تو اس کی پہچان کے چند طریقے ہیں

۱۔ جس کے پاس مال زیادہ ہو وہ جماعت کرانے کا حق دوسرے سے زیادہ رکھتا ہے ۲۔ جس کی شان و شوکت زیادہ ہو

۳۔ یا پھر جس کی بیوی زیادہ خوبصورت ہو

۴۔ یا پھر جس کا سر بڑا ہو اور عضو تناسل چھوٹا ہو

نوٹ :۔ بڑے بڑے ادفقہ نعمان ہے شعر وہ ہے جو گنتو کو بار کہتا ہے ۔ مثل مشہور ہے ڈھولی داڑھی نتنے آنا خراب ۔ کتنا بے شرم ہے وہ مفتی کہ جس نے یہ فتوے دیا ہے کہ دولہن کا آلہ تناسل ناپ لو ۔ مشکل تو یہ ہے کہ ناپے گا کون ۔ کیا اس مفتی کی بیوی یہ خدمت دین انجام دے گی یا خود تمہاری ہی کو چاہیے کہ وہ جیب میں ہر وقت ایک پیمانہ رکھے تاکہ ضرورت کے وقت مشکل پیش نہ آئے اور یا وہ دونوں امام ہی پیمائش داری سے بتادیں کہ کس کا بڑا ہے اور کس کا چھوٹا ہے ۔ یہ فلسفہ کسی عقلمند کی سمجھ میں نہ آیا کہ اگر بالفرض امام مسجد کا آلہ تناسل بڑا بھی ہو تو اس سے نمازیوں کو کیا خطرہ ہے ۔ بڑا آلہ تناسل نماز جماعت یا نماز کی قبولیت میں کوئی رکاوٹ نہیں بن جاتا پس جس طرح اکھڑے منہ وچوں لانڈیں دی بو آوے اسی طرح فقہ حنفیہ سے بھی بے شرمی اور بے حیائی کی بو آتی ہے

سنی فقہ میں نماز تراویح کی شان

99 ایک رات عمر صاحب اپنے دور حکومت میں رمضان المبارک کے مہینے میں مسجد میں آئے دیکھا کہ لوگ الگ الگ نماز نافلہ پڑھ رہے ہیں ۔ پس عمر صاحب نے سب کو جمع کر کے کہا کہ ابی بن کعب کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھو ۔ پھر عمر صاحب ایک دن چیکنگ کے لئے آئے تو دیکھا کہ سب لوگ ابی بن کعب کے پیچھے نماز نافلہ باجماعت پڑھ رہے ہیں ۔ اس وقت عمر صاحب نے کہا نعم البدعۃ ھذہ

یہ بہت اچھی بدعت ہے رجو میں نے جاری کر دی ہے

بخاری شریف کتاب الصوم صفحہ ۳

نوٹ ۔ بلیے تیرے فاروق اعظم دین اسلام میں کیا کیا بدعات جاری کیں عمر صاحب کی جاری کردہ بدعت صرف تراویح شریف ہی نہیں بلکہ فقہ حنفیہ عمر صاحب کی بدعات کا پلندہ ہے۔

سنی فقہ میں نمازی کے مصلّے کی شان

۱۰۱ حنفی فقہ میں اگر کتے کی کھال رنگی ہوئی ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

تحفہ اثنا عشریہ کید ۱۰۳ صفحہ ۹۴

نوٹ ۔ گھبرا کے بھیڑ کے داڑھی پچ ۔ نعمان صاحب نے تو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کا خانہ خراب ہی کر دیا ہے ۔ بقول حنفیوں کے اگر کتے کی کھال رنگنے سے پاک ہے تو پھر پاکستان چونکہ ایک غریب ملک ہے اور اسے زرمبادلہ کی بہت ضرورت ہے لہذا حنفی مدارس کے کارکن اپنے ملک کی خدمت کریں اور کتے کی کھالیں بھی رنگ کر دوسرے ممالک کو سپلائی کریں ۔ اس مبارک کاروبار میں انشاء اللہ بادانے امیر وکبیر ہو جائیں گے ۔ کتا نجس ہے اور اس کی کھال رنگنے سے پاک نہیں ہوتی ۔ نماز مومن کی معراج ہے ۔ جب حنفی کتے کی کھال کے مصلّے پر کھڑے ہوں گے تو ذلیل معراج ہو جائے گی اور یہ نماز قیامت کے

دن پہلے پہل ہی قبول ہوگی۔

سنی فقہ میں روزہ کی شان

۱۰۱ سنی فقہ میں ہے کان رسول اللہ یمص لسان عائشہ فی الصوم کہ رسول کریم حالت روزہ میں بی بی عائشہ کی زبان چوستے تھے

مشکوٰۃ شریف باب تنزیہ الصوم صفحہ ۱۷۹

نوٹ۔ سنی فقہ نے بیچارے اسلام پر کیا جھرلو پھیرا ہے۔ فتاویٰ قاضی خان کتاب الصوم میں ہے کہ امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ روزہ کی حالت میں بغیر وضو کی ضرورت کے یا کسی اور خاص مجبوری کے منہ میں پانی نہ ڈالا جائے لیکن دین کے بادشاہ نے فقہ نعمان کو اپنی محبوبہ بیوی پر قربان کر دیا اور روزہ کی حالت میں اپنی پیاری بیوی عائشہ صاحبہ کی زبان چوستا رہا۔ اگر فقہ حنفیہ درست ہوتی تو نبی کریم ہرگز بی بی عائشہ کی تھوک روزہ کی حالت میں اپنے منہ میں نہ لیتے۔

۱۰۲ حضرت عمر صاحب روزہ کی حالت میں ایک کنیز سے ہمبستری کرتے تھے

کنز العمال کتاب الصوم صفحہ ۳۲۷

نوٹ۔ فاروق اعظم زندہ باد۔ سنی بھائیوں کو چاہیئے تھا کہ مذکورہ نیکی کے صلے میں عمر صاحب کو نبی مانتے تو بیچارے شیعہ لوگ ان کا کیا بگاڑ لیتے۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب خود نبی کریم بقول سنی فقہ کے روزہ کی حالت میں بیوی کی

زبان چومتے تھے تو ان کے مایہ ناز خلیفے نے ذرا ایک قدم اور آگے رکھ لیا اور کنیز سے بحالت روزہ ہمبستری کر لی تو اس میں آخر حرج ہی کیا ہے اور ایسی باتوں سے حنفیوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثل مشہور ہے

مَن بھنے دا سیلہ گور دہنے دا جیلہ

۱۰۶ عن عائشہ قالت کان النبی یقبّل و یباشر وھو صائم

بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور پاک روزہ کی حالت میں (اپنی بیویوں کو) چومتے بھی تھے اور دوسرے طریقوں سے لطف اندوز بھی ہوتے تھے اور مباشرت بھی کرتے تھے۔

بخاری شریف کتاب الصوم صفحہ ۳۰/۳

نوٹ۔ بلے بلے بخاری شریف۔ فتاویٰ قاضی خاں کتاب الصوم میں لکھا ہے کہ امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ روزہ کی حالت میں بیوی کو گلے لگانا مکروہ ہے اور سعید بن جبیر کا فتویٰ ہے کہ روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا یا اور کوئی بھی لذت حاصل کرنا اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ امام اعظم کے فتوے کی روشنی میں جب نبی کریم اپنی پیاری بیوی عائشہ ما جبر کو پیار کرتے تھے تو روزہ باطل کر بیٹھتے تھے۔

۱۰۷ اذا نظر الی امرأۃ فامنی لا یفسد صومہ کہ انسان جب کسی (خوبصورت) عورت کو دیکھے اور اس کی منی نکل آئے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

الھدایہ کتاب الصوم

اگر کوئی شخص کسی چوپائے یا مردہ عورت سے زنا کرے یا مشت زنی کرے

۱۰۵ اداجعت بھیمۃ او میتۃ او نکح یدہ ولم ینزل لا تفسد صومہ

اور اس کی منی خارج نہ ہو تو ان تینوں صورتوں میں اس کا روزہ باطل

نہیں ہوتا۔ فتاویٰ قاضی خان کتاب الصوم ص۹۵ ج۱

نوٹ۔ کیا کہنا فقہ حنفیہ کا کہ جس میں روزہ کی حالت میں خواہ حیوان سے

وطی کرے خواہ مردے سے زنا کرے خواہ ہاتھ سے زنا کرے خواہ عورت

کو شہوت سے دیکھنے پر منی نکل آئے۔ خواہ بحالت روزہ بیوی کی زبان چوستا رہے

خواہ سنت فاروق کے مطابق کنیز سے ہمبستری کرتا رہے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہ روزہ روز قیامت جہنم کی آگ سے بچانے کے لیئے ڈھال ثابت ہوگا۔

حق یہ ہے کہ مذکورہ تمام باتیں فقہ حنفیہ کے خرافات ہیں۔

۱۰۶ لو ادخل اصبعہ فی دبرہ لا تفسد صومہ۔ اگر کوئی شخص روزہ

کی حالت میں اپنی گانڈ میں انگلی داخل کرے تو اس کا روزہ باطل نہیں

فتاویٰ قاضی خاں۔ کتاب الصوم

نوٹ۔ فقہ نعمان تیرے قربان۔ ملاؤں کے مزے بن گئے بیٹے ٹھک سے

دن روزے کی حالت میں پمپنگ کریں اور رحمِ نعمان کے لیئے ایک الٹا

پڑھیں اور موج کریں۔

سنی فقہ میں حج کی شان

۱۰۷ عن سعید بن مسیب قال اختلف علیؑ و عثمان فی المتعۃ فقال علی ما ترید الا عن تنھی عن امر فعلہ النبی ؑ

جناب امیرؑ اور عثمان کا متعۃ الحج میں اختلاف ہوا۔ مولا علیؑ نے فرمایا کہ عثمان تیرا ارادہ صرف یہ ہے کہ تو اس عبادت سے روکے جسے نبی نے سرانجام دیا ہے

بخاری شریف کتاب الحج باب التمتع ص۱۳۳

نوٹ:۔ بخاری شریف کے اسی باب میں یہ بھی لکھا ہے کہ عمران بن حصین بیان کرتا ہے کہ تمتعنا علی عھد رسول اللہ صلعم نزل القرآن فقال رجل برایہ ما شاء کہ ہم نے متعۃ الحج رسولؐ پاک کے زمانہ میں کیا ہے قرآن میں اس کا حکم ہے اور وہ مرد (عمر صاحب) اپنی رائے سے جو دل میں آیا کہتا رہا۔

مذکورہ دونوں حوالوں سے معلوم ہوا کہ متعۃ الحج اسلام میں جائز ہے نبی کریمؐ اور ابوبکر کے زمانہ میں مسلمان اسے کرتے رہے لیکن عمر صاحب نے اپنی اس خاص غرض کی وجہ سے لوگوں کو اس کے کرنے سے روک دیا۔ جیسا کہ تفسیر کبیر ص۱۹۵ ج۳ آیۃ متعہ۔ نیز شرح ابن الحدید ص۲۴ ج۲ باب مطاعن عمر طعن نمبر ۱۱ میں لکھا ہے روی عن عمر انہ قال فی خطبتہ متعتان کانتا علی عھد رسول اللہ انا انھی عنھما و اعاقب علیھما

ے ایسے پتھر کو پوجا جو نفع نقصان کا مالک نہیں ہے۔
اللہ پاک نے بھی بروز شوری کی ہے۔ نبی تو بنانا تھا عمر صاحب کو کیونکہ
عمر صاحب کی عقل و فکر کی بھی وہاں تک معاذ اللہ خدا اور رسول کی فکر
نہیں پہنچی تھی۔

سنی فقہ میں دشمن رسول کو خانہ کعبہ میں بھی امان نہیں مل سکتی

ثبوت ۱۱ فقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبہ فقال اقتلوہ
(فتح مکہ کے وقت) نبی پاک کو کسی نے اطلاع دی کہ آپ کا دشمن
ابن خطل کعبے کے غلاف سے چمٹا ہوا ہے۔ حضور پاک نے فرمایا
اسے وہیں قتل کر دو۔

بخاری شریف کتاب الحج باب دخول الحرم ص ۱۷

نوٹ:۔ دشمن خدا اور رسول کو اللہ کے اس گھر میں امان نہیں مل سکتی کہ
گھر کو من دخلہ کان آمنا کی سند حاصل ہے۔ ہم شیعہ عرض کرتے ہیں
پس کسی دشمن خدا و رسول کو بھی روضہ رسول میں دفن کر دینے سے کوئی
نہیں پہنچ سکتا۔

سنی فقہ میں قربانی کی شان

(۱) سنی فقہ میں ہے کہ شہری لوگ نماز عید کے بعد قربانی کریں اور غریب دیہاتی نماز عید سے پہلے قربانی کریں۔

کنز الدقائق کتاب الاضحیۃ صفحہ ۳۶۵

(۲) سنی فقہ میں ہے کہ اگر شہری لوگ نماز سے پہلے قربانی کرنا چاہیں تو جانور کو شہر سے باہر لے جاکر ذبح کریں۔

الھدایۃ کتاب الاضحیۃ صفحہ ۴۴۶

نوٹ میزان الکبریٰ کتاب الحج صفحہ ۵۲ میں لکھا ہے قال ابو حنیفہ یجوز لاھل السواد ان یضحوا اذا طلع الفجر الثانی ابو حنیفہ کا فتویٰ ہے دیہاتی لوگ نور سحر کے طلوع ہوتے وقت قربانی کا جانور ذبح کر سکتے ہیں۔

صاحب کتاب نے اس فتوے پر ابو حنیفہ کو داد دی ہے کہ امام صاحب نے بہت دور اندیشی سے کام لیا ہے کیونکہ دیہاتی لوگوں نے نماز عید پڑھنے کے لیے بھی آنا ہے اور اگر نماز کے بعد جاکر قربانی کریں گے تو ان کو دن بھر گوشت کھانا نصیب نہ ہوگا۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ امام صاحب کے فتویٰ نے دیہاتی لوگوں کے تو مزے بنادیئے ہیں لیکن شہری لوگوں کا کونڈا کر دیا ہے کیونکہ وہ نماز عید کے بعد جاکر قربانی کرتے ہیں اور سارا دن گوشت کی خاطر ان کا شکم مبارک

ایک ایسے پتھر کو چوما جو نفع و نقصان کا مالک نہیں ہے۔

اللہ پاک نے بھی زور لگا دیا کہ جوری گئی ہے نبی تو بنانا تھا عمر صاحب کو کیونکہ جو کام عمر صاحب کی عقل و فکر کرتی تھی وہاں تک معاذ اللہ خدا اور رسول کی فکر نہیں پہنچی تھی۔

سنی فقہ میں دشمن رسول کو خانہ کعبہ میں بھی امان نہیں مل سکتی

نمبر ۱۱۱ فقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبہ فقال اقتلوہ

(صبح) کے وقت نبی پاک کو کسی نے اطلاع دی کہ آپ کا دشمن ابن خطل کعبے کے غلاف سے چمٹا ہوا ہے۔ حضور پاک نے فرمایا اسے وہیں قتل کر دو۔

بخاری شریف کتاب الحج باب دخول الحرم صـ ۲۴۷

نوٹ :۔ دشمن خدا اور رسول کو اللہ کے اس گھر میں امان نہیں مل سکتی کہ جس گھر کو من دخلہ کان امنا کی سند حاصل ہے۔ ہم شیعہ عرض کرتے ہیں پس کسی دشمن خدا و رسول کو بھی روضہ رسول میں دفن کر دینے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

سنی فقہ میں قربانی کی شان

۱۱۱ سنی فقہ میں ہے کہ شہری لوگ نماز عید کے بعد قربانی کریں اور غریب دیہاتی نماز عید سے پہلے قربانی کریں۔

کنز الدقائق کتاب الاضحیۃ ص ۳۶۵

۱۱۲ سنی فقہ میں ہے کہ اگر شہری لوگ نماز سے پہلے قربانی کرنا چاہیں تو جانور کو شہر سے باہر لے جا کر ذبح کریں۔

الھدایۃ کتاب الاضحیۃ ص ۴۴۶

نوٹ: میزان الکبریٰ کتاب الحج ص ۵۲ میں لکھا ہے قال ابوحنیفۃ یجوز لاھل السواد ان یضحوا اذا طلع الفجر الثانی ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے دیہاتی لوگ نور سحر کے طلوع ہوتے وقت قربانی کا جانور ذبح کر سکتے ہیں۔ صاحب کتاب نے اس فتوے پر ابوحنیفہ کو داد دی ہے کہ امام صاحب نے بہت دور اندیشی سے کام لیا ہے کیونکہ دیہاتی لوگوں نے نماز عید پڑھنے کے لیے بھی آنا ہے اور اگر نماز کے بعد جا کر قربانی کریں گے تو ان کو دن بھر گوشت کھانا نصیب نہ ہوگا۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ امام صاحب کے فتویٰ نے بلینڈ و لوگوں کے تو مزے بنا دیئے ہیں لیکن شہری لوگوں کا کونڈا کر دیا ہے کیونکہ وہ نماز عید کے بعد جا کر قربانی کرتے ہیں اور سارا دن گوشت کی خاطر ان کا شکم مبارک

فضیلت لیڈ والحمد پڑھتا رہتا ہے۔ قربان جاؤں امام اعظم کے فیصلے کے
جس نے دیہاتیوں کا دین اسلام الگ بنایا ہے اور شہری لوگوں کا الگ۔

۱۱۳ امام اعظم کا فتوےٰ ہے کہ یجوز للمسلم ان یستنیب فی ذبح الاضحیۃ
مع الکراھۃ فی الذمی کہ مسلمان قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لئے کافر
ذمی کو اپنا نائب بنا سکتا ہے

میزان الکبریٰ کتاب الاضحیۃ صـ۵۳ جلد ۲ رحمۃ الامۃ صـ۱۴۵

نوٹ:۔ فقہ حنفی بلے بلے جس نے کفار و مشرکین کے جسم کو بھی پاک قرار دیا اور
ان کے ذبح شدہ حیوان کے گوشت کو بھی حلال کر دیا۔

سنی فقہ میں عقیقہ کی شان

۱۱۴ قال الحسن یتلی راس المولود بدمھا سنی فقہ کا امام حسن بصری کہتا
ہے کہ عقیقہ میں جو جانور ذبح کیا جائے اس کا خون بچے کے سر پر ملا
جائے میزان الکبریٰ باب العقیقہ صـ۲ رحمۃ الامۃ کتاب الاضحیۃ

نوٹ:۔ معلوم سنی بھائیوں نے اپنے امام حسن بصری کے فتویٰ کو کیوں ترک
کیا ہے۔ شاید اس فتویٰ پر عمل کرتے تو ہوں لیکن چھپ کر کیونکہ خون نجس
ہے ورنہ نجس خون بچے کے سر پر ملیں گے تو اس میں کوئی برکت نہیں ہے۔
اہل تشیع کی ملامت کے ڈر سے سنی اس فتوےٰ پر چھپ چھپ کر عمل کرتے

ہوں گے۔

سنی فقہ میں ختنہ کی شان

۱۱۵ عن ابی ھریرۃ قال اختتن ابراھیم بعد ثمانین سنۃ اختتن بالقدوم

ترجمہ۔ ابو ہریرہ راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسّی برس کے بعد اپنا ختنہ تیسے کے ساتھ کیا۔

بخاری شریف کتاب الاستئذان باب الختان صفحہ ۹۲

نوٹ۔ ابوہریرہ نے کیا عمدہ خبر پہنچائی ہے کہ ۸۰ برس کے بعد ابراہیم نبی اپنا ختنہ کر رہے ہیں اور ختنہ بھی اس آلے کے ساتھ کیا جس سے ترکھان (بڑھئی) لکڑی کاٹتے اور اسے تراشتے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اسی برس کی عمر میں حضرت ابراہیم کا مقام ختنہ کیا لکڑی کی طرح سخت ہو گیا تھا کہ اسے تیسے کے ساتھ کاٹنا پڑا۔ یہ بات ابوہریرہ کی خرافات میں سے ہے اور امام بخاری کی بیوقوفی کی بھی داد دینی چاہیئے جس نے بغیر سوچے سمجھے یہ خرافات بخاری میں لکھ دیئے۔

سنی فقہ میں عید کی شان

۱۱۶ عن عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ وعندی جاریتان تغنیان فاضطجع علی الفراش وحول وجھہ ودخل ابوبکر فانتھرنی وقال مزامیر الشیطان فی بیت رسول اللہ فقال رسول اللہ یا ابابکر دعھما ان لکل قوم عیدا وھذ

ترجمہ۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ گھر میں تشریف لائے اور میرے پاس دو کمنیزیں گا رہی تھیں حضور بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ پھر ابوبکر آئے اور مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطانی باجے بھی کے گھر میں؟ نبی کریم نے فرمایا کہ چھوڑ دو ابوبکر ان کو رمورح میلہ گرنے دو) ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ (شیطانی باجے) ہماری عید ہے۔ صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فی العیدین ص۱۶۴

نوٹ۔ بلے بلے نقر لعان۔ عید کے دن بی بی عائشہ کے گھر میں قوالی ہو رہی تھی عورتیں گا رہی تھیں اور گھڑا تھالی بجا رہی تھیں۔ نیز بخاری شریف کے اسی باب میں لکھا ہے کہ عید کے دن حضور پاک نے عائشہ کو حبشیوں کا ناچ اور گتکے بازی بھی دکھائی ۔۔ سنی فقہ بلے بلے حضور پاک کے گھر شریعت کدہ تھا یا کوئی سٹوڈیو تھا جس میں عید کے روز ڈھولک بجتی تھی۔ حنفی علماء کو چاہیے کہ عید کے دن سنت عائشہ زندہ کریں اور اپنی بیویوں کو سینما ہاؤس لے جا کر کوئی اچھا سا شو دکھائیں اور اس نیک عمل کا ثواب بی بی عائشہ کی روح کو ہدیہ کریں

خطبہ نماز عید سے پہلے پڑھنا سنت مرداں ہے

(۱) فقال ان الناس لم یکونوا یجلسون لنا بعد الصلوٰۃ فجعلتها قبل الصلوٰۃ۔

(ابو سعید خدری کہتا ہے کہ نبی کریم خطبہ، وعظ و نصیحت، نماز عید کے بعد کرتے تھے۔ بنو امیہ کے دور میں جب مروان حاکم مدینہ تھا اور عید کا دن تھا مروان جب نماز عید کے لیے آیا تو اس نے خطبہ نماز عید سے پہلے پڑھنا چاہا فقلت له غیرتم والله تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم تم نے دین کو بدل دیا ہے) مروان نے کہا رکھیا گیا لوگ لوگ نماز عید کے بعد ہم سے خطبہ سننے کے لیے بیٹھتے نہیں اس وجہ سے میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔

صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب العیدین صد ۱۸۱/۲

نوٹ۔ بنو امیہ اپنے خطبوں میں عترت رسول کی توہین کرتے تھے اور لوگ ایسے خطبوں سے نفرت کرتے ہوئے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ لہٰذا مروان نے یہ چالاکی کی کہ خطبہ نماز عید سے پہلے پڑھنا شروع کر دیا۔ اور یہی سنت مروان سنی بھائیوں میں آج تک چل رہی ہے۔

سنی فقہ میں جمعہ کی شان

۱۱۸ قال کنا نصلی مع النبی الجمعۃ ثم ننصرف ولیس للحیطان ظل نستظل فیہ

سلمہ بن اکوع کہتا ہے کہ میرے باپ نے مجھے خبر دی ہے کہ ہم نبی پاک کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ کر جب واپس آتے تو دیواروں کا اتنا سایہ بھی نہ ہوتا تھا کہ جس میں ہم کھڑے ہو سکیں۔

بخاری شریف باب غزوہ حدیبیہ صد ۱۲۵

نوٹ۔ سنی بھائیوں نے آجکل کرسی کے لالچ میں سنت رسول کو چھوڑ دیا ہے اور سنی علما سیاسی تقریر کی خاطر جمعہ کی نماز دیر سے پڑھاتے ہیں کیونکہ انہیں بھی مروان کی طرح خطرہ ہے کہ اگر نماز جمعہ بر وقت پڑھا دی تو بعد میں ہماری تقریر سننے کے لیے کوئی بھی نہیں بیٹھے گا۔

سنی فقہ میں زکواۃ کی شان

۱۱۹ انہ لا تجب الزکواۃ الا علی من یری لہ ملکا مع اللہ

اما من لا یری لہ ملکا مع اللہ کشفا و یقینا فلا زکواۃ علیہ

زکواۃ اس شخص پر واجب ہے کہ وہ دنیاوی چیزوں کا اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو بھی مالک سمجھتا ہو اور جو شخص دنیاوی چیزوں کا اپنے آپ کو مالک نہیں سمجھتا اس بات کا اسے کشف اور یقین ہوا ہے اور اس کے نزدیک ہر شئے کا مالک صرف اللہ ہے ایسے شخص پر زکواۃ دینا واجب نہیں ہے۔

میزان الکبریٰ باب زکواۃ الذہب ص۲

نوٹ ۱۔ ارباب انصاف دیکھا آپ نے ان مولویوں کی عیاریوں اور مکاریوں کو کس کس چالاکی سے انہوں نے ملوانہ برادری کو زکواۃ کا فریضہ ادا کرنے سے بچا لیا ہے کیونکہ یہ ملوانے عارف لوگ ہیں اور یہ ہر چیز کا مالک حقیقی اللہ کو

سمجھتے ہیں پس ان پر زکواۃ واجب نہیں ہے اور باقی رہے غریب غربا اور جاہل عوام ۔ تو وہ چونکہ بدھو ہوتے ہیں اور انہیں معرفت نہیں ہوتی اس لئے وہ زکواۃ والی چکی میں ساری زندگی پستے ہیں ۔

نوٹ ۲ زکواۃ کے باب میں سنی بھائیوں کے اماموں سے بھانت بھانت کے فتوے ہیں ۔ مثلاً ان کا امام اوزاعی کہتا ہے کہ زکواۃ میں نیت شرط نہیں ہے ۔ ان کا امام اعظم کہتا ہے کہ بچہ اور دیوانہ خواہ جتنے سرمایہ دار ہوں ان پر زکواۃ نہیں ہے ۔ نیز امام اعظم کہتا ہے کہ جس آدمی پر زکواۃ واجب تھی اور وہ مرگیا ہے تو زکواۃ اسے معاف ہے ۔ لیکن باقی تینوں امام کہتے ہیں کہ اس سے زکواۃ معاف نہیں ہے ۔ نیز امام اعظم کہتا ہے کہ زمین کی پیداوار خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اس میں زکواۃ واجب ہے نصاب کی کوئی قید نہیں ہے اور یہ فتویٰ ابو نعمانی بقول قاضی عبدالوہاب اہلسنت کے اجماع کے خلاف ہے ۔ نیز سنی فقہ میں ہے کہ کپاس میں زکواۃ نہیں ہے ۔ نیز اگر زمین ٹھیکہ پر دی جائے تو امام اعظم کہتا ہے کہ پیداوار کی زکواۃ زمین کے مالک پر واجب ہے اور باقی امام کہتے ہیں کہ مالک پر نہیں ہے ۔

اگر کوئی صاحب بصیرت سنی بھائیوں کی کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ کی کتاب الزکواۃ اور کتاب میزان الکبریٰ باب الزکواۃ کا مطالعہ کرے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ سنی فقہ کا باب الزکواۃ اس طرح الجھا ہوا ہے جس طرح جولاہوں کی تانی میں کوئی گدھا گھس جائے تو اس تانی کے تاگے آپس میں الجھ

سنی فقہ میں جہاد کی شان

۱۲۰ انہ اذا التقی الزحفان وجب علی المسلمین الحاضرین الثبات وحرم علیھم الفرار کہ جب دونوں لشکر میدان جنگ میں ٹکرا جائیں تو جو مسلمان میدان جنگ میں موجود ہوں ان پر ثابت قدم رہنا واجب ہے اور بھاگنا ان کے لئے حرام ہے

میزان الکبریٰ کتاب السیر ص ۱۷۵ ج ۲

نوٹ ۱: جنگ سے بھاگنا شرعاً حرام ہے اور قرآن پاک میں جنگ سے بھاگنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔ پس عمر و ابو بکر و عثمان نبی کے زمانے میں جنگ احد۔ جنگ خیبر۔ جنگ حنین میں جان بچا کر دم اٹھا کر ایسے بھاگے کہ آگے پیچھے کی کوئی خبر نہ رہی۔ پس جہاد ایک بہت بڑا فریضہ اسلامی ہے اور جن لوگوں نے اس کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے وہ خلافت حقہ کے حقدار نہیں ہیں۔

نوٹ ۲: شیعہ فقہ میں جہاد کی بہت تاکید ہے اور جو شخص میدان جہاد میں مارا جائے وہ شہید ہے اور یہ اتنی بڑی نیکی ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی نیکی نہیں۔ البتہ اس کے شرائط ہیں اور سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ امام یا نبی کے ہمراہ جہاد کیا جائے۔ سنی بھائی عام طور پر شیعوں کو یہ الزام دیتے ہیں کہ شیعہ جہاد کے منکر ہیں یہ ان کا جھوٹ اور بہتان عظیم ہے۔ کیونکہ اگر سنی بھائی جہاد کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ ہمسایہ ملکوں پر چڑھائی کی

جائے اور اسلام کے نام پر لوٹ مار کی جائے تو یہ جہاد نہیں بلکہ فساد فی الارض ہے۔ نیز اگر مذکورہ صورت میں جہاد ہے تو آجکل سنی بھائی تمام کے تمام اس فریضہ کے تارک ہیں اور گنہگار ہیں لہذا ان کا فرض ہے کہ جہاد کے نام پر بھارت، چین اور روس کے ساتھ اپنے فاروق اعظم کا نام لے کر ایک مگر آجائیں۔

ابوبکر، عمر و عثمان کے زمانے کی جتنی فتوحات ہیں وہ جہاد اور اسلامی جنگیں نہیں بلکہ وہ اسلام کے نام پر لوٹ مار تھیں اور وہی جنگیں باعث بنی ہیں کہ اقوام عالم اسلام سے متنفر ہوگئیں۔ اور انہیں جنگوں کا خمیازہ مسلمان آج بھی بھگت رہے ہیں اور ایک غیر معین عرصہ تک بھگتیں گے۔

نوٹ ۲: اور اگر اہلسنت جہاد کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ بیچارے شیعوں کو تنگ کیا جائے نہ ہی ان کو مسجد بنانے کی اجازت دی جائے اور نہ ہی امام بارگاہ کی اور نہ ہی دینی مدرسے کی۔ جیسے کہ سعودیہ میں وہابی آجکل یہی جہاد کر رہے ہیں۔ نیز یہ کہ شیعوں کا قتل عام کیا جائے ان کے مکان جلائے جائیں دیگر املاک کو نقصان پہنچایا جائے اور ان کو ہر اسم عزاداری امام حسین علیہ السلام کے ادا کرنے سے روکا جائے۔ کہیں مجلس پر پابندی لگائی جائے تو کہیں ماتمی جلوس روکا جائے اور کہیں شبیہ ذوالجناح کو نہ نکلنے دیا جائے۔ تو کسی جگہ شیعوں کی اذان پر اعتراض کیا جائے کسی جگہ کلمہ پر مقدمہ چلایا جائے نیز شیعوں کو مجبور

کیا جائے کہ وہ امام اعظم جولاہے کی فقہ پر عمل کریں ورنہ ان کی خیر نہیں۔ آجکل کے ملوانے مذکورہ باتوں میں الجھنا ہی جہاد سمجھتے ہیں۔ اگر مذکورہ باتوں میں الجھنا ہی جہاد ہے تو ہزار افسوس ہے ان ملوانوں کے جذبۂ دینی پر۔

سنی فقہ میں نکاح کی شان

جس کی بیویاں زیادہ ہوں وہ سب سے افضل ہے

(۱۲۱) قال فتزوج فان خیر ھذہ الامۃ اکثرھا نساءً

(ابن عباس نے ایک شخص سے کہا کہ بھائی) شادی کرو اس امت میں سب سے اچھا آدمی تو وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں

بخاری شریف کتاب النکاح باب کثرۃ النساء ص۷۵۸

نوٹ۔ بخاری شریف یلئے یلئے اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کہ اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ باعزت وہ شخص ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے اور پرہیزگار ہے۔ لیکن بخاری شریف یہ کہتی ہے کہ سب سے زیادہ اچھا آدمی وہ ہے جو سب سے زیادہ بیویاں کرے اور ہر وقت ان کی لڑائیوں میں الجھا رہے۔

(۱۲۲) سنی فقہ میں ہے کہ اپنی بہن اور بیٹی نیک لوگوں کو پیش کی جائے کیونکہ جب حفصہ بنت عمر بیوہ ہوئی تھی تو انہوں نے یہ رشتہ عثمان اور ابوبکر کو پیش کیا تھا لیکن ان دونوں نے حفصہ کا رشتہ لینے سے معذرت کی۔ پھر بی بی حفصہ رسول اللہ کو پیش کی گئی اور حضور نے قبول فرمالی۔

بخاری شریف کتاب النکاح ص۱۲

نوٹ ۔ بی بی حفصہ بد خلق تھی جیسا کہ معارج النبوۃ میں ہے کہ اسی بد خلقی کے باعث حضور نے اسے طلاق دی تھی اور طلاق کے بعد حضرت عمر نے سر میں خاک ڈال لی تھی ۔ سنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بد خلق عورت کو لینے سے لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا کہ اپنی بہن اور بیٹی اہل خیر کو پیش کرنا چاہیئے ۔

۱۲۳ سنی فقہ میں ہے کہ شادی کے موقعہ پر گھر میں ڈھولک بجنی چاہیئے کیونکہ ربیع بنت معوذ سے جب حضور پاک نے نکاح کیا تھا تو اس موقعہ پر طبلہ نوازی ہوئی تھی ۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب ضرب الدف فی النکاح ص۱۹

نوٹ ۔ بلے بلے بخاری شریف ۔ صرف طبلے اور ڈھولک سے کیا بنے گا ۔ کچھ کنجریاں بھی اگر منگوا لی جائیں اور تھوڑا سا مزہ بھی کروا لیا جائے تو محفل کی رونق دوبالا ہو جائے گی اور پھر اس نیک عمل کا ثواب امام بخاری کی روح کو ہدیہ کر دیا جائے تو کیا ہرج ہے ۔

۱۲۴ شادی سے پہلے دلہن کا فوٹو دولہا میاں کو دکھایا جائے کیونکہ رسول پاک کے پاس ریشمی رومال میں نکاح سے پہلے فرشتے بی بی عائشہ کی تصویر لائے تھے ۔ بخاری شریف کتاب النظر قبل التزویج ص۱۲

نوٹ ۔ اسی بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۲۳۷ پر لکھا ہے کہ فرشتوں کو تصویر سے اتنی نفرت ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل ہی نہیں

ہوتے تو پھر بی بی عائشہ کی منگنی کے وقت بیچارے فرشتوں کو کیوں بے مزا کیا گیا کر دلی بی بی عائشہ کی تصویر اٹھائے پھرتے تھے۔ تصویر کی ضرورت ہی کیا تھی جبکہ بی بی حفصہ جیسی بد خلق عورت کو حضور نے قبول کر لیا تھا درانحالیکہ وہ بیوہ بھی تھی اور شکل کی بھی پوری تھوری تھی تو بی بی عائشہ کے قبول کرنے میں حضور کو کیا رکاوٹ تھی

۱۲۵ سنی فقہ میں ہے کہ عورت سے وطی فی الدبر کرنا سنت امام مالک ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ کی بابت ان سے پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں اسی فعل سے ابھی ابھی غسل کر کے آرہا ہوں۔

تفسیر در منثور پ۲ ص۲۲۶

نوٹ:۔ اسی درّ منثور میں لکھا ہے کہ اگر اس فعل میں دقت محسوس ہو تو تیل کا استعمال بھی جائز ہے۔ سنی فقہ بلے بلے کیا عمدہ عبادت ہے سنی ملوانوں کو چاہیئے کہ اس عبادت سے غافل نہ ہوں اور اس نیک عمل کا ثواب روح امام مالک کو ہدیہ کریں۔

۱۲۶ لو لاط امرأۃ لا یحرم علیہ امّھا و ابنتھا۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے وطی فی الدبر کرے تو فاعل پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام نہیں ہے۔

فتاوی قاضی خاں کتاب النکاح ص۱۶۶

نوٹ:۔ فقہ حنفیہ بلے بلے۔ فاعل کے تو مزے بن گئے۔ کچھ دن مذکورہ فعل کیجیئے ایک عورت کو استعمال کرنے اور پھر اس کی ماں یا بیٹی سے بھی نکاح

کرے اور پھر ان کو استعمال کرتا رہے اور روح لقمان کے لیے ایک الڈ فاتحہ بھی پڑھتا رہے۔

۱۲۷ ولنبیل فی اللیل تفتح الخلوۃ فی المسجد کما فی الحمام رات لگے وقت مسجد میں بیوی سے خلوت کرنا اور ہمبستری کرنا جائز ہے جیسا کہ یہ فعل حمام میں بھی کرنا جائز ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں کتاب النکاح صفحہ ۱۸

نوٹ۔ سنی تقریباً ملتے۔ بدبخت مسلمانوں نے جب خانہ خدا کو ویران چھوڑ دیا تو سنی مسلمانوں نے سوچا ہوگا کہ مساجد میں جب نماز والی عبادت نہیں ہوتی تو چلو اس سے ہمبستری والی عبادت کا کام لیا جائے۔ بے شک مسجد میں ہمبستری کا ثواب تراویح شریف جتنا ہوگا اور ملوانوں کو چاہیے کہ اس نیک عمل کا ثواب بھی روح عمر کو ہدیہ کیا کریں۔

۱۲۸ لاباس الرجل ان یمس فرج امرأتہ کذلک امرأتہ لاباس ان تمس فرج زوجہا لکی تتحرک قال ابو یوسف سألت اباحنیفۃ رحمۃ اللہ عن ھذا قال لاباس بہ وارجو ان یعظم اجرھما۔

اگر مرد عورت کے مقام شرم کو مس کرے اور عورت مرد کے مقام شرم کو مس کرے تاکہ اسٹارٹ ہو جائیں تو کوئی ہرج نہیں اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استادِ معظم امام اعظم ابو حنیفہ سے اس مسئلہ کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی ہرج نہیں اور میں امید رکھتا

ہوں کہ اس فعل سے دونوں کو بڑا ثواب ملیگا۔

فتاویٰ قاضی خاں کتاب الخطر صفحہ ۳/۴۱

ہدایہ شریف صفحہ ۴/۱۶۶ حاشیہ کتاب الکراہتیہ

نوٹ۔ بلّے بلّے فقہ نعمان یہ سفر وہ ہے جو نتولو ہار کہتا ہے۔ حنفی فقہ سنے مذکورہ مسئلے کی وضاحت تو حتی المقدور بہت کی ہے لیکن ایک کمی پھر بھی باقی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ لفظ مسّ کی تشریح پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ مس منہ اور لبوں سے بھی ہوسکتا ہے اور ہاتھوں سے بھی ہوسکتا ہے پس اگر دونوں صورتیں جائز ہیں تو پھر حنفی بھائیوں کے گڑ میں رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ جاتا رہے اور وہ چوستی رہے اور اس عبادت کا ثواب آٹومیٹکلی روح نعمان کو پہنچتا رہے۔

۱۲۹ سنی فقہ ہی ہے کہ جنت میں خدا ایک ایسی مخلوق پیدا کرے گا کہ نصفہم الاعلیٰ کالمذکور والاسفل کالاناث جس کا اوپر والا آدھا حصہ مردوں کی طرح ہوگا اور نیچے والا حصہ عورتوں کی طرح ہوگا۔ اور اہل جنت ان سے وطی فی لدبر کریں گے۔

الدر المختار کتاب الحدود باب الوطی صفحہ ۲/۸۵

نوٹ۔ فقہ نعمان تیرے قربان یہ مذہب علّتہ المشائخ کا اتنا رسیا ہے کہ فردوس بریں میں بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کو یہ عادت پورا کرنے کے اسباب میسر ہوں۔

نیز اطفاف ہونا چاہیئے کہ اگر جنت میں یہ فعل ہوگا تو جو لوگ دوزخ میں چلے جائیں گے ان کا کیا بنے گا۔ لیکن سنی بھائیوں کی کتاب الاخبار الاول میں لکھا ہے کہ ایک سنی کو مرد لانے کی عادت تھی جب وہ مر گیا تو اس کا دوست کو خواب میں اس کی زیارت ہوئی دوست نے پوچھا کہ سنائیے قبر نقل ہے آجکل کہاں رہتے ہو اس نے کہا بھائی جان آجکل دوزخ میں بڑی ٹھاٹھ سے رہتے ہیں۔ دوست نے پوچھا کہ پھر آپ کو اپنی کھجلی کا بھی کوئی علاج ملا کہ نہیں تو اس نے کہا کہ ہمارے چھٹے خلیفے حضرت معاویہ کے صاحبزادے حضرت یزید رضی اللہ عنہ وہاں دوزخ میں میرے قریب ہی رہتے ہیں اور جب مجھے خواہش ہوتی ہے تو خلیفہ صاحب کی خدمات حاصل کرتا ہوں۔

۱۳۰ سنی فقہ میں ہے کہ جب رات کو گھر میں کوئی میت ہو جائے تو اسی رات بیوی سے ہمبستری کرنا سنت حضرت عثمان ہے کیونکہ ام کلثوم زوجہ عثمان نے جس رات وفات پائی تو عثمان نے اسی رات اپنی دوسری بیوی سے ہمبستری کی تھی

بخاری شریف کتاب الجنائز باب من یدخل قبر المرأۃ صفحہ ۹۱

نوٹ ۔ بلے بلے بخاری شریف! میت کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے کیا نیک عمل تجویز کیا ہے سنی بھائیوں کو چاہیئے کہ اس عبادت سے کوتاہی نہ کریں۔ جب بھی موقعہ آئے تو یہ عبادت ضرور سرانجام دیں اور اس کا ثواب اپنی میت اور روح عثمان کو ہدیہ کریں۔

۱۳۱ والنکاح ینعقد بلفظۃ البیع کہ نکاح لفظ البیع کے ساتھ واقع ہو جاتا ہے

ہدایہ مع الدرایہ کتاب النکاح صفحہ ۳۰۵

نوٹ - کیا کہنا فقہ نعمان کا کیونکہ لثبت کا معنی ہے میں نے بیچا - گویا نعمانی فقہ میں بیوی اور بکری میں تمیز نہیں رکھی گئی - بیچی اور خریدی تو بکری جاتی ہے یا اس کے مثل دوسری اشیاء۔

۱۳۲ سنی فقہ میں ہے کہ نکاح ایک ایسی عبادت ہے جو آدم کے زمانے سے شروع ہوئی ہے اور جنت میں بھی جاری رہے گی۔

الدر المختار کتاب النکاح ص۱

نوٹ - رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ کتاب النکاح ص۲۶ میں لکھا ہے کہ نکاح تمام عبادات سے افضل ہے حتیٰ کہ جہاد سے بھی افضل ہے - بلے بلے فقہ نعمان جس میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے کا اتنا ثواب ہے جس طرح ایک کافر مارنے کا ثواب ہے اور اگر کوئی شخص نامرد ہو یا بوڑھا ہو تو وہ پٹھان کی طرح ماچس کی تیلی جلا دے اور کافروں کی پوری کالونی کو ہی آگ لگا دے قیامت کے دن یہ شخص بھی فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کی صف میں کھڑا ہو گا۔

۱۳۳ - قال ابو حنیفہ لو تزوج وھو بالمشرق امرأۃ وھی بالمغرب واتتہ بولد لستۃ اشھر من العقد کان الولد ملحقا بہ وان کان بینھما مسافۃ لا یمکن ان یلتقیا اصلاً

امام اعظم کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص مشرق میں رہتا ہے اور کوئی عورت مغرب میں رہتی ہے اور ان کے درمیان اتنی مسافت ہے کہ ان کا

آپس میں ملاقات کرنا ناممکن ہے اور پھر ان دونوں کا نکاح کر دیا جائے اور پھر وہ عورت چھ ماہ کے بعد بچہ جنے تو وہ بچہ اسی مرد کا شمار ہوگا ۔

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۲۹ ج ۲ کتاب النکاح

الدر المختار صفحہ ۲ ج ۲ کتاب النکاح فصل فی ثبوت النسب

میزان الکبریٰ کتاب اللعان صفحہ ۱۲۸ ج ۲

نوٹ ۔ سچ ہے جہاں عقل ہے وہاں سنی نہیں اور جہاں سنی ہے وہاں عقل نہیں ۔ جب کسی مرد نے اپنی بیوی سے ملاقات ہی نہیں کی اور بقول صاحب درّ مختار کے ان دونوں میں اتنی مسافت ہے کہ ایک سال میں طے ہوگی ۔ پس جب مرد نے ہمبستری ہی نہیں کی تو پھر اس عورت سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس مرد کا نہیں ہوگا ۔ بلکہ وہ بچہ حرامی ہے لہٰذا دنیا کے تمام ولد الزنا حرامی لوگوں کو امام اعظم کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور اس کی ایسی فقہ کو اپنانا چاہیئے کیونکہ امام نے ان کے لیئے شریعت میں کافی گنجائش رکھی ہے ۔

۱۳۴ قال ابو حنیفۃ انہ لو تزوج امرأۃ و غاب عنھا سنین فاتاھا خبر وفاتہ فاعتدت ثم تزوجت و اتت باولاد من الثانی ثم قدم الاول ان الاولاد یلحقون بالاول

امام اعظم کہتا ہے کہ ایک مرد نے کسی عورت سے شادی کی پھر وہ مرد کہیں کئی برس تک چلا گیا ۔ پھر اس عورت کو اس مرد کی موت کی خبر پہنچی اور اس عورت نے اس مرد کی عدت وفات گزار کر کسی دوسرے مرد سے شادی کر لی اور پھر اس مرد سے کئی بچے جنے ہیں پھر اتفاق سے وہ

پہلا شوہر بھی آگیا (امام اعظم کہتا ہے کہ) وہ تمام بچے اسی پہلے شوہر کے ہیں۔ میزان الکبریٰ کتاب اللعان صفحہ ۱۲۰/۲

رحمتہ الامۃ فی اختلاف الائمہ کتاب اللعان صفحہ ۶۹/۲

فتاویٰ قاضی خاں کتاب النکاح صفحہ ۱۷/۱ فصل فی مسائل النسب

نوٹ:۔ قاضی خاں کی عبارت یہ ہے رجل غاب عن امرأتہ فتزوجت بزوج آخر فولدت کل سنۃ ولدا" قال ابو حنیفہ الاولاد للاول کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے غائب ہوگیا اور اس بیوی سے اس نے ہمبستری نہیں کی اسے کنواری ہی چھوڑ گیا پھر اس عورت نے دوسرے مرد سے شادی کی اور ہر سال ایک عدد بچہ جنا امام اعظم کہتا ہے کہ وہ تمام بچے پہلے شوہر کے ہیں۔ بلے بلے۔ نقہ نعمان بطرز شعر وہ ہے جو فقط لو یار کہتا ہے دنیا کے عقلمند ٹل کر دماغ لڑائیں اور یہ فیصلہ دیں کہ جب ایک مرد نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور اسے کنوارے پن ہی چھوڑ کر چلا گیا ہے پھر اس عورت نے دوسرا نکاح کر کے ایک درجن بچے جنے ہیں۔ یہ بچے پہلے شوہر کی اولاد کیسے بن گئے۔

ایک لطیفہ

ہم پہلے بھی عرض کر آئے ہیں کہ تمام حرامی لوگ امام اعظم کا شکریہ ادا کریں کیونکہ نعمان نے ان کی لاج رکھ لی۔ اب لطیفہ ملاحظہ فرمائیے۔

لوگوں میں مشہور ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے پیر غوث الاعظم کی گیارہویں دینے میں کچھ کوتاہی کی تھی پس پیر نے ناراض ہو کر اس بڑھیا کے بچے کی بارات جو ایک کشتی میں جا رہی تھی کشتی سمیت دریا میں غرق کر دی۔ پھر وہ بوڑھی چالیس سال تک عاجزی کرتی رہی۔ پھر غوث الاعظم نے وہ بارات کشتی سمیت دریا سے نکال دی۔ جب باراتی چالیس سال کے بعد گھر آئے تو ان کی بیویوں نے دوسری شادیاں کر کے کئی درجن بچے بھی جن دیئے تھے پس ان باراتیوں نے اپنی بیویاں تو واپس لے لیں اور چونکہ وہ سارے حنفی تھے انہوں نے فقہ نعمان کے مطابق ان بچوں کے لینے کا بھی مطالبہ کیا لیکن وہ دوسرے شوہر جن کے بچے تھے وہ شافعی اور حنبلی تھے انہوں نے کہا ہم فقہ نعمان کو نہیں مانتے۔ خود پسند ایک کر کے ہم نے محنت کی ہے لہذا بچے ہمارے ہیں۔ پس جھگڑا ہو گیا۔ پھر بات بڑھ کر بغداد کے محلہ اعظمیہ میں امام اعظم کی قبر پر آ پہنچی اور وہاں اپنا رونا رویا امام اعظم کی قبر سے آواز آئی کہ یہ مقدمہ جا کر غوث الاعظم عبد القادر جیلانی کی عدالت میں پیش کرو۔ پھر فریقین غوث الاعظم کے سپریم کورٹ میں حاضر ہو گئے غوث الاعظم نے فریقین کے بیان سن کر فیصلہ سنایا کہ یہ بچے نہ تو پہلے شوہروں کے ہیں اور نہ ہی دوسرے شوہروں کے ہیں بلکہ یہ سب بچے میرے ہیں اور پھر ان بچوں کو حکم دیا کہ تم عرب اور ایشیا میں مت رہو۔ کیونکہ یہاں کے لوگ تو رسول کو بھی جادوگر سمجھتے تھے میں آپ کو ولایت دیتا ہوں سب ہندوستان چلے جاؤ۔ وہاں کے لوگ بدھو اور الو کے پٹھے ہیں وہاں

تمہاری کافی آؤ بھگت ہوگی ۔ اور جب تم مر گئے تو تمہاری قبریاں بنیں گی اور منبر کئے جائیں گے، تمہاری قبروں کی خوب پوجا کریں گے۔

سنی فقہ میں طلاق کی شان

۱۳۵ ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم، ابوبکر اور عمر کی خلافت کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں جو ایک دفعہ دی جائیں یا ایک طہر میں دی جائیں وہ ایک ہی شمار ہوتی تھیں فقال عمر ان الناس قد استعجلوا فی امر قد کانت لھم فیہ اناۃ تو عمر نے کہا کہ جس بات میں لوگوں کو مہلت دی گئی ہے انہوں نے اس میں جلدی کی ہے۔ لہذا بہتر ہے کہ ہم ایک دفعہ کی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کریں

صحیح مسلم کتاب الطلاق ص۴۷۷ ج۱

نوٹ:۔ ہدایہ شریف کتاب الطلاق ص۳۵۵ ج۲ میں لکھا ہے کہ وطلاق البدعۃ ان یطلقھا ثلاثا بکلمۃ واحدۃ او ثلاثا فی طھر واحد فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا طلاق بدعت یہ ہے کہ کوئی شخص ایک کلمہ سے تین طلاق دے یا طہر میں تین طلاقیں دے جب اس طرح کوئی کرے گا تو وہ طلاق جو اس نے دی ہے درست ہے لیکن وہ شخص گنہگار ہے۔

نوٹ ۲:۔ مذکورہ طلاق کو سنی بھائی بدعت بھی کہتے ہیں اور گناہ بھی لیکن عمر صاحب کی غلطی کو چھپانے کی خاطر اس برائی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ان

کی نقد کی نتیجہ ہے کہ جس عورت کو ایک وقت میں تین طلاقیں ہو جائیں تو وہ اس شخص پر حرام ہو جاتی ہے اور جب تک کسی دوسرے مرد سے اس عورت کا نکاح نہ کیا جائے اور پھر وہ دوسرا نکاح کے بعد اسے طلاق نہ دے تو وہ پہلے شخص کے لئے حلال نہیں ہوتی ۔ اور اسی ہیرا پھیری کا نام سنی بھائیوں میں ہے "حلالہ" اور یہ حلالہ زنا سے بھی بدترین ہے کیونکہ زنا میں کم از کم طرفین تو راضی ہوتے ہیں لیکن حلالہ میں عورت دل سے دوسرا شوہر کرنے پر راضی نہیں ہوتی اور اگر دوسرا بالفرض پسند آ بھی گیا تو پھر دل سے پہلے پر راضی نہیں ہوتی ۔

سنی فقہ میں حلالہ کی شان

۱۴۶ واذا تزوجها بشرط التحلیل فالنکاح مکروہ "اگر کوئی شخص کسی عورت سے حلالہ کی خاطر شادی کرے تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔"

ہدایہ مع الدرایہ ص ۴ ج ۲ کتاب الطلاق باب الرجعۃ

نوٹ ۔ اس عبارت کے بعد صاحب ہدایہ نے پیغمبر کی یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے کہ لعن اللہ المحلل والمحلل لہ اللہ تعالیٰ نے اس مرد پر لعنت بھیجی ہے جو حلالہ کے لیے کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اس مرد پر بھی لعنت بھیجی ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں دے کر پھر حلالہ کی خاطر دوسرے کو دے دی ۔

سنی بھائی بیچارے شیعوں پر مسئلہ متعہ کے بارے خوب برستے ہیں اور

"متعہ کنجری بازی ہے۔ رنڈی بازی ہے۔ بے غیرتی ہے۔ بے
حیائی ہے۔ بے شرمی ہے۔ متعہ سے بستیاں چکلے بن گئے
متعہ سے تو ہیرا منڈی کے جلوے نظر آتے ہیں۔ ہیرا منڈی
کی سوسائٹی میں پیدا ہو جاتی ہے۔ متعہ کا جس عورت کو چسکا
پڑ جائے وہ تمام عمر عصمت فروشی کرتی ہے وغیرہ وغیرہ"

مذکورہ اقوال ہم نے رسالہ حرمت متعہ ص۸ سے نوٹ کئے ہیں۔ رسالہ کے مؤلف نے اپنے نام کو یوں چھپایا ہے جیسے کوئی ولدالزنا (حرامی) اپنا نسب چھپاتا ہے۔ نیز فیض احمد اویسی نے مسئلہ متعہ یا زنا کے بارے میں رسالہ "متعہ یا زنا" تحریر فرما کر ہمارے دکھے ہوئے زخموں کو اور بھی دکھایا ہے اگر کبھی توفیق ہوئی تو ہم بھی ایک رسالہ مسئلہ متعہ پر لکھ کر ان ملوانوں کے قرضے مع پرافٹ سمیت لوٹائیں گے۔ سردست ہم اتنا عرض کریں گے کہ سنی بھائیوں کی کتاب "ہدایہ" گواہ ہے کہ حلالے کا کاروبار کرنا حنفی لوگوں کا کاروبار ہے اور جتنے الزامات وہ متعہ کے بارے میں پیش کرتے ہیں یا جو بھی مرچ مصالحہ، رنگ روغن، مسئلہ متعہ کو لگا کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں یہ سب کچھ حنفی لوگوں کے مسئلہ حلالہ پر فٹ آسکتا ہے۔ اور اگر سنی ملوانوں نے ہمیں زیادہ ستایا تو یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ جس بدنصیب بیچاری حنفی عورت کو تین طلاقیں ہو جاتی ہیں اور پھر اس کو حلالہ نکلوانے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہی منظر ہوتا ہے جو ایک مشکی ہوئی کتیا کا ہوتا ہے۔ جب کوئی کتیا مشکی ہوئی ہوتی ہے تو کئی

معیار دار خواہشمند کتے جمع ہو جاتے ہیں اور پھر ایک اس کے اوپر چڑھ
جاتا ہے اور باقی اپنی باری کے انتظار میں گمن ہوتے ہیں اور کبھی کبھی آپس
میں چپقلش بھی ہو جاتی ہے۔ بس امام اعظم کے مذہب میں حلالہ بھی کچھ اسی
قسم کا جلوہ دینا ہے کہ اس عورت کا بے غیرت خاندان
اور اس مرد کا بے شرم قبیلہ جمع ہو جاتے ہیں کہ اس مائی کے لیے کون سا
سانڈ منتخب کیا جائے۔ جس خوش نصیب کے نام پہ قرعہ آتا ہے اس کے
گرد میں دبنے ہوتے ہیں اور اگر ایک شخص سے پوری طرح حلالہ نہ نکل سکے
تو اس کو اس عورت سے اتار کر دوسرے کو چڑھا دیا جاتا ہے۔ چھوڑ تے
تنہا ہیں جب غوث الاعظم کے نام کے واسطے دیتی ہے۔

سنی فقہ میں مختلف جرائم اور ان کی سزائیں معاف

ا لو تزوج بذات رحم محرم نحو البنت والاخت والام والعمة و
الخالة وجامعها لاحد علیه فی قول ابی حنیفة وان قال
علمت انها علی حرام عند ابی حنیفة ولو تزوج امراة
لها زوج فوطیها لاحد علیه عند ابی حنیفة

ترجمہ۔ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس سے نکاح
کرنا حرام ہے مثلاً بیٹی - بہن - ماں - پھوپھی - خالہ اور پھر
ان سے ہمبستری بھی کرے اور یہ بھی کہے کہ میں جانتا تھا کہ یہ عورتیں

مجھ پر حرام ہیں تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر کوئی حد یعنی سزائے شرعی نہیں ہے۔ نیز اگر کوئی شخص شوہردار عورت سے نکاح کرے اور پھر ہمبستری کرے اور یہ بھی دعویٰ نہ کرے کہ میں اس کو حلال سمجھتا تھا تو بھی امام اعظم کے نزدیک اس پر حد نہیں ہے۔ نیز لو استاجر امرأة لیزنی بھا فزنی بھا لا یحد فی قول ابی حنیفہ۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کو زنا کے لیے کرایہ پر لائے اور پھر اس سے زنا کرے تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ اس پر بھی سزائے شرعی نہیں ہے نیز رجلٌ زنی بصغیرۃ لا تحتمل الجماع فافضاھا لاحد علیہ اگر کوئی شخص ایسی کمسن بچی سے زنا کرے جو ہمبستری کے قابل نہ تھی اور اس کو افضاء (یعنی اس کے حیض و پیشاب کے مقام کو ایک) کردے تو اس پر بھی کوئی حد نہیں ہے

فتاویٰ قاضی خان کتاب الحدود صفحہ ۸۲۱/۲

۱۳۱ ومن اتیٰ امرأۃ فی موضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلاحد علیہ عند ابی حنیفہ اگر کوئی شخص عورت سے وطی فی الدبر کرے یا مردوں سے برا فعل کرے تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ اس پر کوئی حد (یعنی سزائے شرعی) نہیں ہے۔

الھدایہ کتاب الحدود صفحہ ۵۱۶/۲

نوٹ۔ ع۔ قیاس کن زگلستان من بہار مرا ــــ فقہ حنفیہ بلکہ ایسے جس میں کوئی شخص ماں سے نکاح کرے یا زنا کرے اس پر کوئی حد

شرعی نہیں ہے تو پھر کسی اور مجرم کو کیا ڈر ہے۔ نیز کرائے کی عورتوں سے زنا کرنا۔ عورتوں کی گانڈ مارنا۔ لڑکوں سے بُرا فعل کرنا امام اعظم کے نزدیک یہ ایسے گناہ نہیں جن کی کوئی سزائے شرعی ہو۔ پس حنفی بھائیوں کو چاہیئے کہ امام صاحب کی اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مذکورہ عمل خیر بجا لائیں اور اس کا ثواب روح نعمان کو ہدیہ کریں۔

۱۳۹ فان اقر بعد ذهاب رائحتها لم يحد عند ابی حنیفه اگر کوئی شخص شراب پینے کا اقرار اس وقت کرے جبکہ اس کے منہ سے شراب کی بو ختم ہو چکی ہو تو امام اعظم اور قاضی ابو یوسف کے نزدیک اس شخص پر کوئی سزائے شرعی نہیں ہے۔ نیز اگر کسی شخص پر شراب پینے کی گواہی دے اور اس کے منہ سے شراب کی بو ختم ہو چکی ہو اس پر بھی حد نہیں ہے۔ نیز ومن اقر بشرب الخمر ثم رجع لم یحد جو شخص شراب پینے کا اقرار کرے اور پھر مکر جائے تو اس پر بھی حد نہیں ہے۔ الهدایه باب حد الشرب صفحہ ۲/۴۹۴

۱۴۰ ولا قطع فیما یتسارع الیه الفساد کاللبن واللحم والفواکه الرطبته جو شخص ایسی چیز کی چوری کرے جو دیر تک صحیح نہیں رہتی مثلاً دودھ، گوشت اور تازہ میوے وغیرہ تو ایسی چوری کرنے میں چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ نیز ولا فی سرقته المصحف وان کان علیه

حلیہ۔ جو شخص قرآن مجید چوری کرے اگرچہ قرآن پر کوئی قیمتی غلاف یا اس کے مثل کوئی اور چیز ہو تو ایسے چور کے بھی ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ نیز دلائل فی الدفاتر کا تھا اور ہر قسم کی کتابوں کی چوری میں بھی چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ نیز دلائل تسلی النباش جو شخص قبر کھود کر مردے کا کفن چوری کرے اس کے ہاتھ بھی نہ کاٹے جائیں۔

الہدایہ کتاب السرقۃ صفحہ ۵۳۱/۲

نوٹ۔ ہم نے نمونہ کے طور پر صرف چند چوریوں کا ذکر کیا ہے جنہیں فقہ نعمان نے چھوٹ دی ہے اور اگر تفصیل پڑھیں تو فقہ حنفیہ نے اس باب میں بھانت بھانت کے فتوے دیئے ہیں۔

سنی فقہ میں قضاوت کی شان

الہدایہ یجوز التقلد من السلطان الجائر کما یجوز من العادل لان الصحابة تقلدوا من معاویہ والحق کان بید علیؑ انما لتابعین تقلدوا من الحجاج وھو کان جائرا

ترجمہ۔ ظالم بادشاہ کی طرف سے قاضی بننا اور فیصلے کرنے کے لیے جج بننا جائز ہے کیونکہ صحابہ کرام معاویہ کی طرف سے قاضی بنے ہیں جبکہ حق علیؑ کے ساتھ تھا نیز صحابہ کے بعد تابعین اور حجاج کی طرف سے قاضی بنے ہیں اور حجاج بھی ظالم تھا۔

[illegible] ۱۳۳

نوٹ ۔ سنی بھائیوں کا اہل تشیع پر ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ اگر ابو بکر و عمر و عثمان ظالم تھے تو حضرت علی علیہ السلام نے ان کی حکومت کے زمانہ میں ان کی طرف سے قضاوت کرنا کیوں قبول کیا ۔ اور ثلاثہ کو مشورے کیوں دیئے ۔ مشکل مسائل میں فیصلے کیوں کئے ۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے ثلاثہ کی طرف سے ہرگز یہ عہدہ قضاوت قبول نہیں کیا بلکہ اس زمانے میں شرعی حاکم خود حضرت امیر علیہ السلام تھے اور انہوں نے اپنے وظیفہ شرعی پر عمل کیا ہے اور اگر اسی طرح سنی بھائیوں کی تسلی نہیں ہوتی تو پھر ہم یوں عرض کریں گے کہ ثلاثہ ظالم بادشاہ تھے۔ اور سنی بھائیوں کی کتاب الھدایہ گواہ ہے کہ ظالم کی طرف سے قاضی بن کر لوگوں میں فیصلے کرنا کوئی بری بات نہیں ہے اور اس چیز سے فیصلہ کرنے والے کی شان میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور وہ ظالم بادشاہ ظالم ہی رہے گا اس کی عدالت ہرگز ثابت نہیں ہوگی ۔

سنی فقہ میں حلال اور حرام جانوروں کے احکام

۱۸۱ قال الشعبی لو ان اھلی اکلوا الضفادع لا طعمتھم ولم یری الحسن بالسلحفاۃ باسا ۔ ایک سنی عالم شعبی کہتا ہے کہ اگر میرے اہل و عیال مینڈک کھانا پسند کریں تو میں ان کو مینڈک ہی کھلاؤں اور حسن بصری کہتا ہے کہ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں ۔

بخاری شریف کتاب الصید صفحہ ۸۲۶

۱۸۲ امام شافعی کے نزدیک دریائی کتا ۔ دریائی خنزیر اور دریائی انسان

کا گوشت کھانا حلال ہے۔

الھدایہ کتاب الذبائح ص۴۴۲

۲۴۴ سنی مذہب میں ہے کہ سرطان۔ دریائی کتا۔ مینڈک اور خنزیر یہ حلال ہیں،

میزان الکبریٰ ص۵۱ باب الاطعمۃ

نیز قال اصحاب الشافعی وھو الاصح عندھم انہ یوکل جمیع

ما فی البحر شافعی مذہب کے علما فرماتے ہیں اور یہی قول ان کے

نزدیک صحیح ہے کہ دریا کے تمام جانور حلال ہیں (مطلق کہ نگر مچھ بھی)

میزان الکبریٰ کتاب الاطعمۃ ص۵۸

نوٹ۔ سنی بھائیوں کے بڑے مزے ہیں مہنگائی کا زمانہ ہے اور پھر گوشت

تو بہت ہی مہنگا ہے خدا بخشے امام بخاری کو جو مینڈک اور کچھوا حلال کر

گئے اور پھر امام مالک اور امام شافعی کو بھی خدا بخشے جو دریائی کتا اور خنزیر

بھی حلال کر گئے۔ سنی بھائیوں کو چاہیئے کہ مینڈک۔ کچھوے۔ کتے اور خنزیر

کے کباب بنائیں اور اپنے اماموں کے نام پر خیرات کریں اور رمضان المبارک

میں اپنے مسلمان بھائیوں کے انہیں کبابوں سے روزے افطار کرائیں۔

۲۴۵ سنی مذہب میں ہے کہ امام مالک کے نزدیک شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا۔ گیدڑ

ریچھ۔ بلّا اور ہاتھی حلال ہیں۔ نیز امام شافعی اور احمد کے نزدیک لومڑ

بجّو۔ سوسمار (گوہ) اور چوہا حلال ہیں۔ نیز امام مالک اور شافعی کے نزدیک

جھاپا اور سانپ حلال ہیں۔

میزان الکبریٰ کتاب الاطعمۃ ص۵۸

رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ
کتاب الاطعمۃ برحاشیہ میزان ص۱۵۱

۱۴۱ عن ابن عباس اباحتہ لحوم حمر الاھلیۃ ابن عباس کے نزدیک پالتو گدھے بھی حلال ہیں۔ نیز امام مالک کے نزدیک عقاب، باز، شکرا، شاہین بھی حلال ہیں اور امام شافعی کے نزدیک طوطا، چمگادڑ اور اُلو بھی حلال ہیں۔ رحمتہ الامہ فی اختلاف الائمہ کتاب الاطعمہ

نوٹ۔ کتاب المیزان الکبریٰ مؤلف عبدالوہاب شعرانی نے اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے کہ ہمارے تمام اماموں کے تمام فتاویٰ کو نور شریعت کی شعاعیں شامل ہیں اور ان سائر آئمۃ المسلمین علی ھدی من ربھم فی کل حین کہ سب امام رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور لا نری قولا واحدا منھا خارجا عن مشر لعینۃ المطھرۃ کہ کسی امام کا فتویٰ بھی شریعت سے باہر نہیں ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں بلکے بلکے سنی فقہ۔ ان کے اماموں نے تو شریعت پاک پر چھُری تو پھیر دیا ہے اور جو اندھیر سنی مذہب میں ہے وہ اور کہیں بھی نہیں ہے۔ ایک امام کہتا ہے گیدڑ اور لومڑ حلال ہے تو دوسرا کہتا ہے حرام ہے ایک کہتا ہے کہ دریائی کتا اور خنزیر حلال ہے تو دوسرا کہتا ہے کہ حرام ہے اور بخاری شریف کے تو وارے وارے جاؤں جس نے کھیرا اور بینڈک بھی حلال کر دیا

— ⁂ —

باب المتفرقات

۱۴۷ سنی فقہ میں ہے کہ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ کہ جب کسی کی پینے والی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیئے کہ دو لیسے غوطہ دے کر نکالے۔ بخاری شریف کتاب بدء الخلق ص ۱۳۴

نوٹ۔ صرف ڈبونے سے کیا بنے گا تھوڑا سا نچوڑ بھی لیں اور پھر وہ دودھ یا چائے ابوہریرہ کی روح کو ہدیہ کر دیں۔

۱۴۸ سنی فقہ میں ہے کہ منی پاک ہے۔ بحر الزخار ص ۹

نیز سنی فقہ میں منی کھانا بھی جائز ہے۔ فقہ محمدیہ ص ۱ مصنفہ مولوی ابوالحسن سن

(منقول از اکابرین کے جواہر پارے)

۱۴۹ سنی فقہ میں گیلا کتا اگر کسی کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو دونجس نہیں ہوتے۔ بہشتی زیور ص ۱۴ (منقول از اکابرین کے جواہر پارے)

۱۵۰ سنی فقہ میں ہے ان البسملۃ لیست من الفاتحۃ عند ابی حنیفہ کہ بسم اللہ قرآن پاک کی سورۃ فاتحہ کا جز نہیں ہے اسی لئے اس کا نماز میں پڑھنا واجب نہیں ہے۔ میزان الکبریٰ ص ۱۵۳ باب صفۃ الصلوٰۃ

۱۵۱ سنی فقہ میں ولد الزنا اور اعرابی کے پیچھے نماز پڑھنا اور ہر قسم کے فاسق و فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ صحابہ کرام حجاج بن یوسف

کے پیچھے نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ
اور تابعین کا فاتح ہے اور امام احمد کے نزدیک عورت نماز تراویح
مردوں کو پڑھا سکتی ہے۔ میزان الکبریٰ صفحہ ۱۹۲ باب صلوٰۃ الجماعتہ

۱۵۲ - سنی فقہ میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھنا جائز
ہیں اور یہ حکم عوام الناس کے لئے ہے علماء نے ملا کر نہ پڑھیں۔
میزان الکبریٰ صفحہ ۱۹۵ باب صلوٰۃ المسافر

۱۵۳ سنی فقہ میں ہے کہ ان کے امام شعبی اور محمد بن جریر فرماتے ہیں کہ نماز
جنازہ بغیر وضو کے پڑھنا جائز ہے اور یہ حکم علماء کے لئے ہے اور
عوام الناس کو چاہیئے کہ وہ وضو کر کے نماز جنازہ پڑھیں
میزان الکبریٰ صفحہ ۲۲۴ کتاب الجنائز

۱۵۴ سنی فقہ میں ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنیں الا انہ من شعائر
الروافض فیجب التحرز منہا لیکن چونکہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی
پہننا شیعہ اور رافضی ہونے کی نشان ہے اس لئے اس سے پرہیز کرنا
واجب ہے۔
الدر المختار فصل فی اللبس صفحہ ۲۴۴

۱۵۵ عن الحسن انہ قال ان ارتضع الجدی بلبن الخنزیر
لا باس فیہ حسن بصری کہتا ہے کہ جب بکری کا بچہ مادہ خنزیر کے
دودھ سے پالا جائے تو وہ حلال ہے اس کے کھانے میں کوئی
حرج نہیں۔ فتاویٰ قاضی خان کتاب الحظر صفحہ ۶۸۱

۱۵۶ سنی فقہ میں ہے کہ بھیڑ کے بچے جن میں روح داخل نہ ہو اور انڈہ جو مردہ مرغی سے نکلے اور اسی طرح دودھ جو مردہ بکری کے پستان سے اور وہ بچہ جو اونٹ یا بکری کی مینگن سے نکلیں ان سب کا کھانا جائز ہے۔ نیز چوہے کی مینگن اگر روٹی کے لقمے میں نظر آئے اور وہ مینگن سخت ہو تو اسے پھینک دے اور روٹی کا لقمہ کھانا جائز ہے۔

فتاویٰ سراجیہ کتاب الکراہیتہ صفحہ ۷۴

۱۵۷ قال عمر ما كانت بيعة ابى بكر الا فلتة" حضرت عمر کہتے ہیں کہ ابو بکر کی بیعت (بغیر کسی پروگرام کے) اچانک ہو گئی تھی۔

بخاری شریف صفحہ ۱۶۸

۱۵۸ سنی فقہ کا اٹل فیصلہ ہے کہ عورتوں کی زیادہ تعداد دوزخ میں جائے گی۔ بخاری شریف کتاب النکاح باب کفران العشیر صفحہ ۲۱

۱۵۹ سنی فقہ میں عورتوں پر آوازے کسنا سنت عمر ہے۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب خروج النساء لحوائجهن صفحہ ۲۸

۱۶۰ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ سوسمار (گوہ) حرام نہیں ہے اس کا کھانا جائز ہے۔

بخاری شریف کتاب الاطعمہ صفحہ ۱۲

۱۶۱ سنی فقہ میں ہے کہ اسماء ابو بکر کی بیٹی کہتی ہے کہ ہم نے نبی کریم کے زمانہ میں گھوڑا حلال کر کے کھایا تھا۔

بخاری شریف کتاب الذبائح باب النحر والذبح

۱۶۲ سنی فقہ میں ہے کہ مولا علیؑ کے نام سے بغض رکھنا سنت عائشہ ہے

بخاری شریف کتاب الطب باب اللدود صفحہ ۱۲۷

۱۶۳ قالت عائشہ کنت اغتسل انا والنبی من اناء واحد

عائشہ کہتی ہے کہ میں اور نبی کریم غسل (جنابت) ایک ہی وقت میں ایک ہی برتن سے کرتے تھے۔

بخاری شریف کتاب اللباس صفحہ ۱۹۸

۱۶۴ ابوہریرہ نے جناب ابوبکر و عمر کے بخیل ہونے کی شکایت کی ہے

بخاری شریف باب ما جاء فی الرقاق صفحہ ۱۶۸

۱۶۵ سنی فقہ میں ہے کچھ اصحاب بروز قیامت حوض کوثر سے دھتکار کر ہٹا دیئے جائیں گے۔

بخاری شریف صفحہ ۱۲۸ ذکر حوض کوثر

۱۶۶ سنی فقہ میں ہے کہ اگر کسی پر جرم کی سزا آگئی ہو اور وہ نماز پڑھ لے تو سزا معاف ہے بخاری شریف صفحہ ۱۶۷ کتاب المحاربہ

۱۶۷ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم اور زمانہ ابوبکر میں شراب پینے کی سزا چالیس کوڑے تھی پھر عمر نے بڑھا کر اسی کوڑے کر دیئے۔

بخاری شریف صفحہ ۱۵۸ کتاب الحدود

۱۶۸ سنی فقہ میں ہے کہ عمر صاحب قرآن کو مکمل نہیں سمجھتے تھے اور وہ آیہ رجم کو بھی قرآن میں داخل کرنا چاہتے تھے مگر لوگوں کے ڈر سے ایسا نہ کیا بخاری شریف صفحہ ۶۹ کتاب الاعتصام

۱۶۹ سنی فقہ میں ہے کہ عمر نے کہا تھا کہ ان ستخلف فقد ترک من ھو خیر منی کہ اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو کیا حرج ہے۔ مجھ سے بہتر ذات نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ یعنی رسول اللہ نے ابوبکر کو خلیفہ نہیں بنایا۔

بخاری شریف صہ ۸۱/۹ کتاب الاحکام باب الاستخلاف۔

۱۷۰ ابوبکر وعمر نبی کی بارگاہ میں شور مچاتے تھے اور بے ادبی کی خدمت میں آیت اتری کہ لا ترفعوا اصواتکم کہ اپنی آوازوں کو مت بلند کرو نبی کے سامنے۔ بخاری شریف صہ ۹۹/۹ کتاب الاعتصام

۱۷۱ سنی فقہ میں ہے کہ جناب امیر اور جناب عباس نے عثمان ان اباکر فیھا کذا کہ جناب امیر و عباس ابوبکر کو جھوٹا اور گنہگار سمجھتے تھے۔

جیسا کہ مسلم شریف باب الفئی میں وضاحت موجود ہے

بخاری شریف کتاب الاعتصام

ایضاً بخاری شریف صہ ۹۹/۹ کتاب الاعتصام

۱۷۲ سنی فقہ میں ہے کہ ران ننگا رکھنا سنت نبی ہے

بخاری شریف کتاب الاعتصام صہ ۱۰۷/۹

۱۷۳ سنی فقہ میں ہے کہ ابوہریرہ کہتا ہے میں تو مسکین تھا صرف پیٹ کی خاطر رسول اللہ کو چمٹا ہوا تھا۔ اور مہاجرین دوکانداری میں اور انصار زمینداری میں مگن تھے۔ پس ان کو دین کی کیا خبر؟

بخاری شریف کتاب الاعتصام صہ ۱۰۸/۹

۱۷۴ سنی فقہ میں ہے کہ حضور نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ عمار کو گروہ باغی

قتل کرے گا۔ بخاری شریف ص۱۲ باب فضل الجہاد

۱۷۵ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا پس نبی نے ان چیونٹیوں کی پوری کالونی جلا دینے کا حکم دے دیا (یہ نبی کی طرف ظلم کی نسبت ہے)
بخاری شریف۔ کتاب الجہاد ص۴۲

۱۷۶ سنی فقہ میں ہے کہ غضبت فاطمة بنت رسول اللہ علی ابی بکر فھجرتہ کہ فاطمہ بیٹی رسول اللہ کی ابوبکر پہ ناراض ہوئی اور اس سے کلام کرنا ترک کر دیا۔
بخاری شریف باب فرض الخمس ص۹۰

۱۷۷ صلح حدیبیہ کے وقت عمر نے رسول اللہ سے کہا تھا کہ یہ صلح دین میں کمینگی ہے۔ بخاری شریف ص۱۰۳ کتاب الجہاد

۱۷۸ سنی فقہ میں ہے کہ ابراہیم نے صرف تین جھوٹ بولے ہیں
بخاری شریف ص کتاب بدء الخلق

۱۷۹ سنی فقہ میں ہے کہ چھپکلی کو قتل کرو کیونکہ وہ ابراہیم نبی کے خلاف آگ کو بھڑکاتی تھی۔

(عمر بھی آل ابراہیم اولاد نبی کا گھر جلانے آیا تھا پس چھپکلی کی طرح واجب القتل ہو گیا) بخاری شریف ص کتاب بدء الخلق

۱۸۰ سنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر کی خلافت کے وقت جب الیکشن ہوا تو انصار نے ووٹ دینے سے انکار کیا اور کہا منا امیر و منکم امیر۔
بخاری شریف ص باب فضائل اصحاب النبی

۱۸۱ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم نے اپنے چچا حمزہ کے قاتل سے فرمایا تھا
کہ وحشی ان تغیب
بخاری شریف جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ باب قتل حمزہ

۱۸۲ سنی فقہ میں ہے کہ حضرت علی نے ابوبکر کی چھ ماہ تک بیعت نہیں کی تھی۔
ان چھ ماہ میں اگر ابوبکر غلطی پر تھا تو بعد میں بھی ٹھیک نہیں ہوا
بخاری شریف صفحہ ۱۳۹ باب غزوہ خیبر

۱۸۳ جنگ سے بھاگنا کفار کے ڈر سے سنت عمر ہے
بخاری شریف صفحہ ۱۵۵ باب غزوہ حنین

۱۸۴ ایک دن نبی کریم عائشہ کی رانوں پر سر رکھ کر سو گئے اور ابوبکر نے آکر
عائشہ کو مکے مارے۔ بخاری شریف صفحہ ۵ فضائل اصحاب

۱۸۵ عمر بوقت موت بنی ہاشم پر ظلم کرنے کے باعث بیقرار تھے۔
بخاری شریف صفحہ ۱۳ باب فضائل اصحاب

۱۸۶ عثمان جنگ احد میں نبی کریم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے
بخاری شریف صفحہ ۱۵ باب مناقب عثمان

۱۸۷ عمر کی بوقت موت آخری غذا شراب تھی
بخاری شریف مناقب عثمان صفحہ ۵ فضائل اصحاب النبی

۱۸۸ حضرت عمر زیادہ بد خلق تھا بخاری شریف صفحہ ۱۱ باب مناقب عمر

۱۸۹ عائشہ نے بوقت موت عمر گریہ کیا تھا۔ (شاید اس لیے کہ ڈر تھا کہ عمر جو وظیفہ زیادہ دیتا تھا عثمان بند کر دے گا

بخاری شریف ص۱۷

۱۹۰ سنی فقہ میں ہے فاطمۂ زہرا بنت رسول اللہ نبی پاک کے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے جناب سیدہ کو ناراض کیا اس نے نبی کریم کو ناراض کیا۔ (ابوبکر نے فدک غصب کر کے بی بی پاک کو ناراض کیا ہے)

بخاری شریف باب مناقب قرابت رسول ص۲۱

۱۹۱ ابن زیاد نے امام حسین کے سر کو طشت میں رکھ کر تازیانے مارے

بخاری شریف ص۲۶ باب مناقب امام حسینؑ

۱۹۲ سنی فقہ میں ہے سعد بن معاذ کی موت پر عرش خدا کانپا تھا (شیعہ کہتے ہیں کہ آل نبی کے قتل پہ عرش خدا کانپا تھا تو سنی مذاق کیوں کرتے ہیں)

بخاری شریف ص۲۵ باب مناقب سعد

۱۹۳ سنی فقہ میں ہے کہ سوکن پر غیرت اور اس کا گلہ کرنا سنت عائشہ ہے کیونکہ وہ خدیجۃ الکبری کا گلہ کرتی تھی۔

بخاری شریف باب مناقب خدیجہ ص۲۹

۱۹۴ سنی فقہ میں ہے کہ نماز پچاس رکعت فرض ہوئی تھی پھر حضرت موسیٰ کی سفارش سے سترہ رکعت ہوئی۔

بخاری شریف ص۵ باب المعراج

۱۹۵ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ نماز دو رکعت فرض ہوئی

پھر اللہ میاں کو خیال آیا کہ یہ تو بالکل کم ہے پس دو رکعت اور بڑھادی

بخاری شریف صفحہ ۶۸ باب اقامت المہاجر بمکہ

۱۹۶ سنی فقہ میں ہے کہ جوتوں پہ اور جرابوں پہ مسح کرنا جائز ہے نیز عمامہ پہ بھی مسح کرنا جائز ہے۔ بخاری شریف کتاب الوضو صفحہ ۲۸

۱۹۷ سنی فقہ میں ہے کہ انس بن مالک کہتا ہے کہ صحابہ نے حضور کے بعد نماز ضائع کردی۔

بخاری شریف صفحہ ۱۰۸ باب تضیع الصلواۃ

۱۹۸ سنی فقہ میں ہے کہ جمعہ کے دن تیسری اذان عثمان کی جاری کردہ بدعت ہے۔ بخاری شریف کتاب الجمعہ صفحہ ۹

۱۹۹ سنی فقہ میں ہے کہ حالت نماز میں داہنی طرف تھوکنا جائز ہے

بخاری شریف صفحہ ۶۵ باب البصاق فی الصلواۃ

۲۰۰ سنی فقہ میں ہے کہ نماز میں لشکر کی تیاری کے بارے میں سوچنا سنت عمر ہے

بخاری شریف صفحہ ۱۶۷ باب فکر الرجل فی الصلواۃ

۲۰۱ بی بی عائشہ نے وصیت کی تھی کہ مجھے روضہ نبی میں دفن نہ کیا جائے (کیونکہ اپنے کرتوت جانتی تھی)

بخاری شریف صفحہ ۱۰۳ ماجاء فی قبر النبی

۲۰۲ سنی فقہ میں ہے کہ حضرت عمر نے آرزو کی تھی کاش میں

پاخانہ ہوتا نورالابصار ذکر عمر صہ ۸۹

۲۰۳ سنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر و عمر کو گالیاں دینا کوئی کفر نہیں

شرح فقہ اکبر صہ ۴۲

۲۰۴ سنی فقہ میں ہے بیٹی سے یہ مسئلہ پوچھنا کہ عورت کتنی مدت کے بعد شوہر کے لئے بیقرار ہوتی ہے۔ یہ سنت حضرت عمر ہے۔

ازالۃ الخفا صہ ۱۸/۲ کراچی

۲۰۵ سنی فقہ میں ہے اپنی بیوی سے غیر فطری ہمبستری کرنا سنت عمر ہے

ترمذی شریف کتاب التفسیر پارہ ۲۵ صہ

۲۰۶ سنی فقہ میں ہے کہ نمازیوں پر کوڑے برسانا سنت عمر ہے۔

الامامت والسیاست صہ ۲۰/۱

۲۰۷ سنی فقہ میں ہے کہ حالت جنابت میں نماز پڑھنا سنت عمر ہے

کنزالعمال کتاب الصلوٰۃ صہ ۲۲۳/۴

۲۰۸ سنی فقہ میں ہے کہ غصبی مال کو غاصب جب چبا کر باریک کر دے تو اس کے لئے حلال ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں کتاب الخطر صہ ۲۲۹/۴

۲۰۹ سنی فقہ میں ہے کہ بیوی سے دوڑ میں مقابلہ کرنا سنت نبی ہے کیونکہ حضور دوڑ میں عائشہ سے مقابلہ کرتے تھے۔

مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء صہ ۱۲/۲

۲۱۰ سنی فقہ میں ہے کہ پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا جب آدمی صحرا

میں شر نبویہ سلمت عبد اللہ بن عمر سے ہے۔
مشکوٰۃ باب آداب السفر ص ۳۳۸

۱۱۲ سنی نقل ہیں سے کہ من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ
کہ جو شخص کسی مشرک کے ساتھ رہے اور اس کے ساتھ رہائش رکھے
وہ اس مشرک کے مثل ہے۔ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد ص ۳۳ ج ۲
نوٹ۔ معاذ اللہ اگر حضرت ابو طالب صاحب ایمان نہ تھے تو نبی کریم ان کے
ساتھ کیوں رہے۔

کلمہ شریف کی آڑ میں سنی ملوانوں کے ڈھکوسلے

آجکل سنی علماء یہ ڈھنڈورا زیادہ زور سے پیٹ رہے ہیں کہ شیعوں نے کلمہ شریف میں گڑبڑ کر دی ہے۔ اور ہم عرض کرتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔ ہم نے ہرگز کلمہ میں کوئی گڑبڑ نہیں کی۔ بات صرف یہ ہے کہ سنی بھائیوں میں رواجی طور پر بھی چھ کلمے ہیں

۱۔ کلمہ استغفار　۲۔ کلمہ ردکفر　۳۔ کلمہ طیبہ

۴۔ کلمہ شہادت　۵۔ کلمہ تمجید　۶۔ کلمہ توحید

کلمہ ایمان اور کلمہ اسلام کا اہلسنت کے کلموں میں نام تک نہیں ہے اور اہل تشیع میں تین کلمے رواجی طور پر ہیں۔

۱۔ کلمہ توحید اور وہ یہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک له

۲۔ کلمہ رسالت اور وہ یہ ہے اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

اور یہ دونوں کلمے مل کر کلمہ اسلام کہلاتے ہیں۔ ان کے معنیٰ پر ایمان رکھنے والا شخص مسلمان کہلاتا ہے۔

۳۔ کلمہ ولایت۔ اور وہ یہ ہے اشہد ان علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلافصل۔

شیعہ ہونے کے لئے یہ کلمہ پڑھنا ضروری ہے اور اس کو ہم کلمہ ایمان کہتے ہیں۔

پس سنی ملوانے جو عوام کو بدھو بنا رہے ہیں ہمیں یہ بتلائیں کہ ہم نے کس

کلمہ میں اور کس کیفیت سے کمی بیشی کی ہے۔ کلمہ توحید کا معنیٰ یہ ہے کہ معبود برحق خدا وحدہٗ لاشریک ہے۔ اس میں زیادتی کا مطلب تو یہ ہے کہ معبود برحق کے علاوہ کسی اور خدا کی الوہیت کا عقیدہ رکھا جائے۔ اور اس میں کمی کا مطلب یہ ہے کہ معبود برحق کے اختیارات اور کمالات میں سے بعض کا عقیدہ نہ رکھا جائے۔ اور اس کے بعض احکامات سے انکار کیا جائے۔ اگر ملوانوں کا مدعا یہ ہے کہ مذکورہ کمی اور زیادتی کا شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں تو یہ صاف جھوٹ ہے۔ ہم صرف معبود برحق خدا کو مانتے ہیں اور اس کے تمام اختیارات و کمالات پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کے ہر حکم کو واجب الاطاعت سمجھتے ہیں۔

دوسرا کلمہ رسالت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں اس میں زیادتی کا مطلب یہ ہے کہ حضورؐ کے بعد کسی اور شخص کی نبوت کا عقیدہ رکھا جائے۔ اور کمی کا مطلب یہ ہے کہ حضور کے بعض کمالات اور اختیارات اور احکامات کا انکار کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت عمر نے نبی کریم کے اس حکم کا انکار کیا تھا کہ کاغذ قلم لاؤ۔ اگر سنی دوستوں کا مدعا یہ ہے کہ ہم نے مذکورہ معنوں کے لحاظ سے کلمہ میں کمی یا زیادتی کی ہے تو یہ بھی ان کا سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ ہم حضور پاک کے بعد کسی شخص کو نبی نہیں مانتے اور حضور کے تمام کمالات و اختیارات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور حضور کے تمام احکامات کی اطاعت ضروری سمجھتے ہیں۔

تیسرا کلمہ ہے ولایت۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اللہ کے ولی ہیں اور حضور پاک کے وصی ہیں اور آنجناب کے بعد مولا علی حضور کے خلیفہ بلافصل ہیں۔ اگر ہمارے سنی دوستوں کا مدعا یہ ہے کہ یہ کلمہ شیعوں نے خود بنایا ہے اور اس کا ثبوت قرآن پاک اور سنت متواترین نہیں ہے تو یہ بھی سفید جھوٹ ہے کیونکہ علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ کہ علیؑ اللہ کا ولی ہے اور رسول کا وصی ہے۔ ان دو جملوں کے معنی تو اہلسنت درست بھی عقیدہ رکھتے ہیں اور جو انکار کرے وہ اہلسنت نہیں ہے۔ باقی رہ گیا خلیفتہ بلافصل یہ جملہ بلوائیوں کے دل پر اس طرح لگتا ہے جس طرح تھری ناٹ تھری کی گولی لگے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ اس جملے کا نبی کریم نے میدان غدیر خم میں اعلان فرمایا ہے اور حدیث سفینہ حدیث مدینہ حدیث منزلت۔ حدیث غدیر۔ حدیث ثقلین حدیث علی مع الحق۔ حدیث علی مع القرآن۔ حدیث رایت۔ حدیث نور۔ حدیث خیبر اور دیگر متعدد احادیث اس کا ثبوت ہیں۔ اور آیۂ تطہیر۔ آیۂ بلغ ما۔ آیۂ الیوم اکملت۔

آیۂ مباہلہ آیۂ مودت۔ آیۂ حبل اللہ اور دیگر آیات اس کا ثبوت ہیں۔

یہ جملہ خلیفتہ بلافصل جس کا مطلب ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نبی کے بعد حضور کے خلیفہ بلافصل ہیں اور ابوبکر عمر عثمان خلیفے نہیں ہیں۔ اس کے بارے میں تو پیغمبر کی وفات کے بعد فوراً ہی مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ بعض اصحاب نے حضرت علی کو نبی کے بعد خلیفہ بلافصل مانا وہ شیعہ کہلائے اور بعضوں نے حضرت علی کو چھوڑ کر ابوبکر کو خلیفہ مانا وہ بعد میں چل کر

اہلسنت کھلاتے اور یہی جھگڑا چودہ سو سال سے شیعہ اور سنیوں میں چلا آرہا ہے۔ اور آج ملوانوں کے شور و غل سے ختم نہیں ہو سکتا۔

ملوانوں نے آجکل یہ تحریک چلائی ہے کہ کلمہ شریف ٹرکوں پہ اور ٹرالیوں پہ اور بسوں پہ اور دوکانوں پہ اور اسی طرح ہوٹل اسٹیشن رہائشی مکان۔ اسکول۔ مدرسے۔ مساجد ہسپتال وغیرہ پہ کلمہ شریف لکھ دیا جائے تاکہ عوام الناس یہ سمجھیں کہ بس کلمہ یہی ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ سنی ملوانوں کا یہ ایک فریب ہے اور مکاری ہے اور ان چالاکیوں سے حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل پہ پردہ نہیں ڈالا جاسکتا۔ کیونکہ ملوانے لاکھ چھپائیں ہم اس بات کا دن رات میں پانچ مرتبہ اذان میں اعلان کرتے ہیں۔

بس ٹرکوں اور ٹرالیوں کی تحریریں۔ ہوٹلوں اور مسجدوں کے بورڈ۔ حضورؐ کی خلافت بلافصل کو نہیں چھپا سکتے

۲ اور اگر سنی بھائیوں نے بحث برائے بحث کرنی ہے تو ہم شیعوں میں تین کلمے رواجی ہیں اور سنی بھائیوں میں چھ کلمے ہیں اور ارباب انصاف خود فیصلہ کریں کہ کلمہ کونسا پڑھا جاتا ہے۔

نیز ہم سنی بھائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صرف یہی الفاظ اسی ترتیب کے ساتھ قرآن پاک کی کسی آیت میں یا کسی حدیث معتبر میں مذکور ہیں

نیز یہ بھی ثابت کریں کہ ایمان اور اسلام کے لیے یہ کلمہ ہی کافی ہے؟

بھلے لوگو۔ عوام الناس کی جہالت سے کیوں فائدہ اٹھاتے ہو کلمہ کے یہ مخصوص الفاظ مسلمانوں میں ایک رسم ہے۔ ورنہ اسلام کے لیے اور بھی بہت سی چیزوں کا اقرار ضروری ہے۔ مثلاً خلافت۔ قرآن نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکواۃ۔ جہاد۔ امر بالمعروف۔ موت۔ حیاتِ قبر۔ برزخ۔ قیامت۔ جنت۔ دوزخ وغیرہ۔ مسلمان ہونے کے لیے مذکورہ تمام باتوں پر عقیدہ رکھنا ضروری ہے۔

خلاصۂ کلام کہ علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل یہ خود ایک مستقل کلمہ ہے اور اس کے ذریعے ہی کلمہ توحید اور نہ ہی کلمہ رسالت میں کسی قسم کی زیادتی یا کمی ہوتی ہے۔

دعوت ذوالعشیرہ اور علیؑ کی ولایت کا اعلان

نبی کریم نے دعوت ذوالعشیرہ کے موقعہ پر بنی عبدالمطلب کو جمع کیا اور فرمایا

یا بنی عبدالمطلب قد جئتکم بخیر الدنیا والآخرۃ وقد امرنی ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی علی امری

ویکون اخی ووصی وخلیفتی فاحجم القوم عنہا

جمیعاً فقلت وانا احدثہم سناً انا یا نبی اللہ

انا وزیرک علیہ فاخذ برقبتی ثم قال ان ھذا

اخی ووصی وخلیفتی فیکم فاسمعوالہ واطیعو

فقام القوم یضحکون امرنا ان سمع لعلی و

نطیع — تفسیر مظہری سورہ الشعراء صفحہ ۸۴

ترجمہ۔ حضور نے دعوت ذوالعشیرہ کے موقعہ پہ فرمایا کہ اے

بنی عبدالمطلب میں آپ کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی

لایا ہوں اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اس

کی طرف دعوت دوں اور آپ میں جو بھی اس دعوت میں

میری مدد کرے گا میرا بھائی ہوگا۔ میرا وصی ہوگا میرا

خلیفہ ہوگا۔ تو سب ترم سن کر خاموش ہوگئے۔ جناب علیؑ

فرماتے ہیں میں سب سے کمسن تھا۔ اور اٹھا اور عرض کی

یا نبی اللہ اس دعوت میں میں آپ کا وزیر بنوں تو

نبی پاک نے حضرت علیؑ کی گردن پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ

ان ھذا اخی ووصی وخلیفتی کہ یہ علیؑ میرا بھائی ہے میرا وصی

ہے میرا خلیفہ ہے تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

قارئین یہ دعوت اسلام کا آغاز ہے۔ بعثت کے صرف تین برس

گزرے ہیں اور ابھی تک حضور نے کسی کو روزہ حج زکواۃ کا حکم نہیں دیا

صرف توحید اور رسالت کا اعلان کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ حضرت علی کی ولایت کا اعلان کر رہے ہیں اور حضرت علیؑ کی اطاعت فرض کر رہے ہیں۔ کلمہ اطیعو پر ذرا غور فرمایئے اور علیؑ کا رُخ بھی دیکھیئے۔

اب جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے یا نبیؐ کی۔ تو اسے پہلے ایمان لانا چاہیئے اللہ اور رسول پہ اور جو علیؑ کی اطاعت کرتا ہے اسے علیؑ کی خلافت پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور ایمان ایک امر قلبی ہے جب تک اس کا اظہار نہ کیا جائے اس وقت تک معلوم نہیں ہوتا اور اس اظہار کا نام ہے کلمہ۔ لہٰذا لا الٰہ الا اللہ خدا پر ایمان لانے کا اعلان ہے محمد الرسول اللہ نبی پر ایمان لانے کا اعلان ہے اور علیؑ ولی اللہ حضرت علیؑ پر ایمان لانے کا اعلان ہے تو جب نبی نے فرمایا کہ فاسمعوا و اطیعوا تو سماعت اور اطاعت بغیر ایمان کے معقول نہیں۔ تو جب اطاعت اور ایمان دونوں حضرت علیؑ کے متعلق فرض ہیں تو پھر اس کے اظہار اور اعلان میں کیا ہرج ہے اور یہی علیؑ ولی اللہ کا اعلان ہے جو کہ حضورؐ نے بعثت کے چوتھے برس مکہ میں فرمایا۔ البتہ ابولہب اور اس قماش کے لوگوں کو یہ اعلان ناگوار گزرا اور ان جیسے جو لوگ بھی دنیا میں ہیں ان پہ یہ اعلان ناگوار گزرتا ہے۔

بلا فصل کا ثبوت

وفی حدیث آخر انت منی بمنزلۃ ھرون من موسیٰ ومعناہ انت متصل بی ونازل منی منزلۃ ھرون من موسیٰ وفیہ تشبیہ ووجہ التشبیہ مبھم وبینہ بقولہ الا انہ لا نبی بعدی یعنی ان اتصالہ لیس من جہۃ النبوۃ فبقی الاتصال من جہۃ الخلافۃ۔

ترجمہ: ترجمہ نبی پاک نے فرمایا یا علیؑ آپ کو مجھ سے منزلت ہے جو ہارون نبی کو موسیٰ سے تھی۔ اس حدیث میں تشبیہ ہے اور وجہ تشبیہ مبہم ہے اور وجہ تشبیہ کو اس قول الا ان لا نبی بعدی سے بیان کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا اتصال میرے ساتھ جہت نبوت سے نہیں بلکہ آپ کا اتصال میرے ساتھ جہت خلافت سے ہے اور یہ اتصال خلافت کا تب صحیح ہے جب نبی کریم اور حضرت علیؑ کے درمیان اور کوئی خلیفہ نہ ہو اور یہی معنیٰ بلا فصل کا ہے۔

ختم شد

مومنین حضرات

مسئلہ ماتم ہو یا مسئلہ خلافت ، کسی بھی نوع کا کوئی حوالہ معلوم کرنا ہو تو جوابی خط لکھیں فوراً جواب دیا جائے گا ۔

اس کے علاوہ جہاں کہیں مذہب شیعہ پر حملہ ہو ، کوئی مولوی ملاں تنگ کرے ، تحریراً تقریراً جس قسم کی ضرورت پیش آئے فوراً رجوع کریں انشاءاللہ فوراً عملی اقدام کر کے آپ کو مطمئن کیا جائے گا ۔

★

پتہ

حجتہ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب قبلہ نجفی فاضل عراق
سرپرست شعبہ تبلیغ و مدرس مدرسہ

جامع المنتظر

ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور